قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون ۔ (بخاری)

300

تین سو سے زائد فتاویٰ جات و تحریرات

اور جمہور علماء کرام زید مجدہم کا موقف

مکے از خدام فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ العالی

رئیس جامعہ خلفائے راشدین کراچی پاکستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... ڈیجیٹل تصویراورویڈیوکی حرمت پرتین سوسے زائد فتاوی جات وتحریرات اور جمہورعلماء کرام کاموقف

مرتب .... یکے از خدام فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ العالی رئیس جامعہ خلفائے راشدین کراچی (شعبہ تحقیق وتالیف قرآن وسنت اکیڈمی پاکستان)

کمپوزنگ وسیٹنگ .... حافظ شہزادگل حفظہ اللہ تعالیٰ پشاور

تعداد 1100

طبع اول .... ذوالحج ۱۴۴۰ھ بمطابق اگست ۲۰۱۹ء

ناشر .... مکتبہ حیدر کرار نزد تبلیغی مرکز تلہ گنگ چکوال
واٹس ایپ:0323-3505211

قیمت 400روپے

ملنے کاپتے:

مکتبہ جامعہ خلفائے راشدین ماڑی پور کراچی 033321178751

فہرست

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد فرحان فیروز میمن صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

(خانقاہ غرفۃ السالکین کراچی)

کسی کتاب کے لیے کچھ لکھنا یہ بڑے لوگوں کا کام ہے لیکن میرے محترم دوست نے میرے والد محترم عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم کی نسبت سے کچھ لکھنے کا حکم فرمایا، اس لیے کچھ سطور لکھ رہا ہوں۔

یہ بات تو کسی سے چھپی نہیں کہ موجودہ دور میں تصاویر کھینچنا ایک وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے، ہر خاص و عام چھوٹا بڑا (الا ماشاء اللہ) تصویر کھینچنے میں لگا ہوا ہے حتیٰ کہ حرمین شریفین، مساجد اور مقدس مقامات تک اس سے محفوظ نہیں اور پھر بعض علماء کا اپنی تصویر کھنچوانا اور اپنے واٹس ایپ اور فیس بک پر اپنی تصاویر لگانے سے عوام میں مزید جرأت کا اضافہ ہوتا ہے۔

ماشاء اللہ! ہمارے ان دوستوں نے جو کاوش کی ہے دل سے دعا ہے اللہ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائیں، اس کتاب کے فیض کو پوری دنیا میں عام فرمائیں تاکہ تصاویر کی برائی اور حرمت سارے عالم کے مسلمانوں کے دل میں بیٹھ جائے۔ اگر بغرض انصاف دیکھا جائے تو اس میں کوئی شک نہیں عام کیمروں کے مقابلے میں موبائل کی تصاویر میں ابتلائے عام ہے اور تصاویر کی حرمت آہستہ آہستہ دلوں سے نکلتی جا رہی ہے۔

آخر میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر نقل کرتا ہوں، اربابِ اہل علم و اہلِ فتوی جو کہ ڈیجیٹل تصاویر کی حرمت کے قائل نہیں، ان سے ایک طالب علم کی درخواست ہے کہ وہ اس تحریر پر غور فرمائیں اور موبائل وغیرہ کی تصاویر کے فتاوی کے لیے یہ طرز اگر اختیار فرمائیں تو کم از کم عوام کی جرأت کم ہو جائے گی۔

فرمایا کہ ''مفتی کو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اس کے فتوے کا اثر اور نتیجہ کیا ہوگا؟ چنانچہ بعض اوقات کسی مسئلے کا ٹھیٹھ فقہی حکم بیان کرنے سے مفاسد کا اندیشہ ہوتا ہے مثلاً ایک چیز فی نفسہٖ مباح ہے لیکن اس کی کھلی چھوٹ دے دینے سے اندیشہ یہ ہے کہ بات معصیت تک پہنچے گی اور لوگ اپنی حدود پر قائم نہیں رہیں گے، ایسے موقع پر مفتی کو یہ بھی مدنظر رکھنا پڑتا ہے کہ اُس کام کی حوصلہ افزائی نہ ہو، اور دوسری طرف فقہی حکم میں تصرّف بھی نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت والد صاحب رحمہ اللہ (حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ) فرماتے تھے کہ ایسے موقع پر مفتی کو اپنا جواب فتوے کے بجائے مشورے کے طور پر لکھنا چاہیے، ایسے موقع پر اس قسم کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ ''فلاں عمل مناسب نہیں'' یا ''درست نہیں'' یا ''اُس چیز سے پرہیز کرنا چاہیے'' (البلاغ مفتی اعظم نمبر)

لہٰذا اگر کسی اہلِ علم کی یہ رائے ہے کہ ڈیجیٹل تصویر، تصویر محرمہ کے حکم میں نہیں تو حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس تحریر کی روشنی میں ڈیجیٹل تصویر کے فتاوی میں ان کو کم از کم جائز کے بجائے اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا چاہئیں مثلاً یہ عمل مناسب نہیں یا اس سے پرہیز کرنا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو موبائل انٹرنیٹ کے ہر قسم کے گناہوں سے بچائیں۔

فرحان فیروز

۱۱/شوال ۱۴۴۰ھ بمطابق ۱۵/ جون ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد اعظم ہاشمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(صدر سنی دار الافتاء فیصل آباد)

ویڈیو کی متحرک تصویر کو عکس کہہ کر جواز کا فتوی دینے والوں نے منبر ومحراب کا تقدس پامال کیا ہے اور ہر مدرسہ ومسجد کو فوٹو سٹوڈیو بنا دیا حالانکہ دار العلوم کراچی کا معتبر فتاوی، فتاوی عثمانی ص۵۲۱ ج۲ طبع ۲۰۱۳ء پر مسجد میں ویڈیو بنانے کو ناجائز لکھا ہے مگر خود دار العلوم کراچی کے ذمہ دار حضرات کو بندہ نے جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کے سالانہ جلسہ پر مسجد میں ویڈیو بنواتے ہوئے اور خوش ہوتے ہوئے دیکھا ہے جب کہ چند سالوں سے عورتوں کی طرف مجمع میں ''LCD'' اسکرین لگا کر ان کو بھی علماء حضرات کی زیارت پر مجبور کیا جاتا ہے...... ۔ عیاں را چہ بیاں

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب عالم اور مفتی مجمع عام میں مسجد کے اندر منکرات پر خوشی کا اظہار کرے تو پھر یہی کہا جائے گا۔

توں کفر از کعبہ برخیزد کجا مانند مسلمانی

جب کعبہ سے کفر اٹھے تو پھر مسلمانی کہاں ہوگی؟؟؟

بعض حضرات نے برقی ذرات کی صورت میں منتشر ہو کر غائب ہونے کا بہانہ بنا کر عکس کا نام دے دیا، اب سوال یہ ہے کہ یہ غیوبت اختیاری ہے یا غیر اختیاری؟ اگر غیر اختیاری ہے تو عکس ہے، اگر اختیاری ہے تو یہ تصویر ہے کیوں کہ بٹن دبا کر تصویر کو برقی ذرات کی صورت میں قصداً تبدیل کر کے محفوظ کر دیا گیا ہے یعنی طریقہ حفاظت بدلا ہے، پہلے نیگیٹیو کی صورت میں تصویر

محفوظ تھی اب کمپیوٹر سسٹم میں یا موبائل سسٹم میں محفوظ کیا جاتا ہے ختم نہیں کیا جاتا، دوبارہ دیکھنے کے لئے جب چاہیں بٹن دبا کر تصویر واپس لائیں اور جب تک چاہیں دیکھتے رہیں، اسے عکس کہنا یا عکس کے مشابہ کہنا شرعاً وعقلاً غلط ہے، اللہ تعالیٰ فہم نصیب فرمائے۔

غیر اسلامی خالص سودی بینکاری کو اسلامی بینکنگ کا نام دے کر سود کو رواج دیا اور خالص تصویر کو عکس یا عکس کے مشابہ کہہ کر ایک حرام کام کو مدرسہ، مسجد اور خانقاہ وغیرہ میں عام کر دیا۔ اس ویڈیو تصویر کو جائز کہنے والے علماء کرام کی گردن پر اس عوام کا گناہ ہے جنہوں نے جواز کا فتویٰ پڑھ کر یا سن کر ویڈیو بنوائی۔ اللہ تعالیٰ رجوع کی توفیق عطا فرمائے کیوں کہ ضرر متعدی کا ذریعہ بنے ہیں......الامان والحفیظ۔

ہمارے محترم بھائی نے جو محنت کی ہے، یہ حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی محنتوں اور مسلسل جدوجہد کا ثمرہ ہے، یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو امت کی اصلاح کا مقبول ذریعہ بنائے۔

محمد اعظم ہاشمی غفرلہ الغنی

صدر سنی دارالافتاء فیصل آباد

۲۹/ ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲/ اگست ۲۰۱۹ء بروز جمعۃ المبارک

03017152002

عرض مرتب

الحمدللّٰہ و کفٰی و سلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد!

اہل السنۃ والجماعۃ کے تمام علماء ومفتیان کرام مدظلہم واقبالہم ہمارے سروں کے تاج ہیں، ہمارا مقصد جمہور اکابر کے موقف کو واضح کرنا ہے۔

دینی احکامات کی قدر و قیمت فقط نوکِ زبان تک رہ گئی زندگی گزارنے کے شرعی طریقے گویا کہ بیکار وفضول ہوگئے، گھروں میں نہ گناہ پہ نکیر کی جارہی اور نہ ہی گناہ کو گناہ سمجھا جارہا اور ظلم تو یہ ہے کہ صبح سے شام اور شام سے صبح تک کیا جانے والا ہر گناہ شریعت مطہرہ مقدسہ منورہ کی چھتری تلے پناہ لینے کی مذموم کوشش کررہا، افسوس صد افسوس کہ عام مجمع میں گناہ پہ نکیر کی جائے تو اسی محفل میں اس گناہ کو شریعت بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور حتی المقدور کوشش کی جاتی ہے کہ میری بات درست سمجھی جائے۔ تجربہ شاہد ہے کہ ''اب ٹی وی دیکھنے کے فضائل بیان کیے جاتے ہیں'' ایک زمانہ تھا کہ علماء کرام مدظلہم اس منکر کے خلاف تقریباً ہر جمعہ پہ اور ہر اصلاحی مجلس میں نکیر فرمایا کرتے تھے، آج بھی علماء کرام اس منکر کے قطعاً قائل نہیں مگر عوام الناس میں ہر کسی کی دعوت سے متاثر ہونے والوں کی کمی بھی نہیں، شریعت مطہرہ نے جن چیزوں کو حرام، ناجائز کہا ان کو دائرۂ جواز میں لانے کے لیے عوامی حلقوں میں شب وروز محنت کوشش کرنا، کیا یہی فکرِ مسلماں ہے؟ شریعت قیامت تک کے لیے ہے، دین کا ہر حکم قیامت تک کے لیے، نہ اس میں کمی کرنا درست اور نہ اضافہ کرنا درست، بحث وتکرار کو چھوڑ کر صدقِ دل سے فقط ہم اکابرین اہل السنۃ والجماعۃ کے زہد وتقوی کا مطالعہ کرلیں تو بہت سے عقدے حل ہوجائیں۔ اللہ ہماری حفاظت فرما......تصویر سے متعلق قرآن وسنت کے صریح ارشادات، دلائل ہونے کے باوجود آج اس فعل بد تصویر کشی سے مدرسہ محفوظ نہ خانقاہ، تبلیغی مراکز محفوظ نہ حرمین شریفین ودیگر مساجد محفوظ، بازار کی کیا بات کی جائے جب ہمارے مقامات مقدسہ ہی کے اندر اس گناہ کو ہم ذوق وشوق سے کررہے ہیں۔ یا اللہ حفاظت فرما......اگر آج نبی مکرم ﷺ موجود ہوتے اور کسی مسجد میں بیان فرماتے تو ہم ان کے سامنے موبائل سے ویڈیو بنانے کی

جرأت کر سکتے ؟ تصویر یا ویڈیو سے متعلق یہ تاویل کر سکتے کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ عکس ہے؟ اسی طرح زمانہ صدیقی وفاروقی میں تصویر کو عکس کہہ کر ہم حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہم کی تصاویر بنا سکتے ؟ آج بظاہر دین دار آدمی تصویر سے منع کرنے پہ زیادہ غصہ کا اظہار کرتا ہے، ہم نے بہت سی جگہوں پہ جب لوگوں کو جمہور اکابرین علماء ومفتیان کرام مدظلہم کا موقف پیش کیا کہ تصاویر اور ویڈیوز نہ بنائیں تو ہمیں خوب کڑوی کسیلی سننے کے بعد یہی جواب ملا کہ یہ تصویر نہیں اور پھر کوئی شادی کی ویڈیو بنا رہا، میلے کی تصویر بنا رہا، دعا مانگتے ہوئے تصویر بنا رہا، احرام پہن کے خانۂ خدا میں تصاویر بنا رہا اور خوش ہے کہ میں تصویر نہیں بنا رہا۔ بہرحال ہمارا مقصد جمہور علماء کرام ومفتیان عظام زید مجدہم کے موقف کے مطابق حکم واضح کرنا ہے، علماء کرام دامت مجدہم سے مشورۃً درخواست ہے کہ اپنے قرب وجوار کی حد تک اس قبیح فعل کی روک تھام کے لئے اہتمام سے کوشش فرمائیں۔

ابتداء میں ہمارا ارادہ پمفلٹ شائع کرنے کا تھا، جب کام شروع کیا تو بدون استحقاق بفضل رب کریم کافی عبارتیں جمع ہوگئیں تو ارادہ تبدیل ہوگیا، اس کتاب میں جمہور امت مفتیان کرام، علماء کرام کے فتاوی جات وعبارات کو انتہائی مختصر تحریر کیا گیا ہے، مکمل فتاوی جات وعبارات جمع کرنا قدرے مشکل تھا بہرحال کوشش کی گئی ہے کہ کچھ نہ کچھ مطلوبہ عبارت لکھ دی جائے۔

تصویر کی حرمت پہ قرآن وسنت کے دلائل وافر مقدار میں موجود ہیں، تصویر سازی، تصویر کشی کی مذمت خود اللہ رب العزت نے، نبی اقدس ﷺ نے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور علماء امت نے کھلے الفاظ میں بیان فرمائی ہے اور اس فعل حرام سے نفرت کا اظہار فرمایا ہے اور اس فعل کے مرتکب کو مختلف قسم کی سزاؤں کی وعیدیں سنائی ہیں، ہم ایک آیت کی تفسیر اور چند احادیث بطور دلیل پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا. (سورة الاحزاب آية ۵۷)

ترجمہ: ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار

ہے اور ان کے لئے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔''

مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے عظیم شاگرد حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دینے والوں) سے مراد اصحابِ تصویر یعنی تصویر بنانے، بنوانے والے مراد ہیں۔

(تفسیر قرطبی پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیۃ ۵۷) (تفسیر مظھری جلد۹ صفحہ۲۸۹ طبع دارالاشاعت)

(جامع البیان عن تأویل ائ القرآن المعروف تفسیر طبری جلد۱۹ صفحہ۱۸۸ طبع قاہرہ)

(تفسیر کشاف صفحہ۸۶۴ طبع دارالمعرفۃ بیروت) (تفسیر درمنثور جلد۵ صفحہ۶۱۷ طبع ضیاءالقرآن پبلیکیشنز)

(تفسیر ابن کثیر جلد۴ صفحہ۲۶۳ طبع شمع بک ایجنسی لاہور)

(معارف القرآن جلد۷ صفحہ۲۲۷ طبع مکتبہ معارف القرآن)

حدیث نمبر۱: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا......قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ الَّذِیْنَ یُصَوِّرُوْنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ. (صحیح بخاری۲/۹۰۲)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو ان (جاندار کی) تصویروں کو بناتے ہیں۔''

حدیث نمبر۲: عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ کُنَّا مَعَ مَسْرُوْقٍ فِیْ دَارِ یَسَارِ بْنِ نُمَیْرٍ فَرَأَی فِیْ صُفَّتِہٖ تَمَاثِیْلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الْمُصَوِّرُوْن. (صحیح بخاری۲/۸۸۰ طبع قدیمی)

ترجمہ: ''آپ ﷺ فرماتے ہیں: بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب (جاندار کی) تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔''

حدیث نمبر۳: عَنْ أَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْر. (صحیح بخاری۲/۸۸۰)

ترجمہ: ''حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل

نہیں ہوتے جس میں (شوقیہ) کتا یا (جاندار کی) تصویر ہو۔‘‘

آج تصویر کا نام بدلا تو دل سے تصویر کی حرمت نکل گئی، پرنٹ شدہ تصاویر پہ بھی ہم جری ہوگئے، قارئین خود مشاہدہ فرما سکتے ہیں ڈیجیٹل تصویر کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے وہ اکابر جو علم و تقوی کے مینار تھے پوری زندگی اس فعل پر نکیر فرماتے رہے، ان حضرات کے شناختی کارڈ وغیرہ سے بھی تصویر کا پرنٹ نکال کر لوگوں نے بیچنا شروع کر دیا، اگر مسئلہ بتایا جائے تو جواب ملتا ہے کہ تصویر آج کل ضرورت بن گئی ہے وغیرہ وغیرہ، کئی دوست ملے جنہوں نے البم بنا رکھے ہیں کہ یہ ہمارے اکابر ہیں، کیا اکابر کی یہی عزت وعظمت ہے کہ ان کی تعلیمات کو بھلا دیا جائے؟ ’’اللّٰھم احفظنا‘‘

قانون شریعت پہ چل کر پستی نہیں بلکہ عزت وعظمت کی حقیقی بلندیاں نصیب ہوتی ہیں، شریعت مطہرہ پہ استقامت اختیار کرنے والوں کو کیا اللہ بے عزت و بے وقعت کر دے گا؟ کیا مسلمان کی ترقی کا راستی الگ نہیں؟ اللہ ہمیں عقل سلیم عطا فرما...... جو علماء ربانیین ویڈیو وغیرہ سے بچنے کی بھرپور کوشش فرماتے ہیں آج آپ عوام الناس میں نہیں بلکہ بعض مذہبی جگہوں پہ ان حضرات کا ذکر کر کے تجربہ کر سکتے ہیں گویا تصویر سازی اتنی اہم ہے کہ اس پر نکیر کی وجہ سے ان علماء کرام زید مجدہم کی حوصلہ افزائی کی بجائے توہین وتنقیص کی جاتی ہے، اللہ ہماری اصلاح فرمائے۔

آخر میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کسی بھی طرح سے معاونت کی، اللہ رب العزت دنیا وآخرت میں خوب خوب بدلہ عطا فرمائے، اخلاص وتقوی کی مقبول بلندیاں عطا فرمائے...... کتاب کی تصحیح کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے تاہم مزید کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمادیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے...... والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یکے از خدام

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ العالی

رئیس جامعہ خلفائے راشدین ماڑی پور کراچی

۳ ذوالحج ۱۴۴۰ھ

کچھ کتاب کے متعلق

۱۔ فتاوی جات کو مکمل بمع دلائل نقل کرنے کی بجائے مفتی صاحبان وادارہ کا موقف تحریر کیا گیا ہے۔

۲۔ جمہور اکابر مفتیان کرام مدظلہم کے موقف کی ترجمانی کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۔ اپنی طرف سے جس جگہ وضاحت کی ضرورت سمجھی ہے وہاں (......از ناقل) لکھ کر وضاحت کر دی ہے، اس کے علاوہ جہاں نہیں لکھا وہ ہماری طرف سے نہیں بلکہ اسی کتاب یا فتوی کی عبارت ہے۔

۴۔ ایک ہی مفتی یا ادارہ کی مختلف جگہ پہ تحریریں یکجا کر کے جز نمبر دے دیئے ہیں مگر شمار ایک ہی فتوی کیا ہے۔

۵۔ ایک فتوی پر اگر تین الگ مفتیان کرام کے دستخط تھے تو ان کو الگ الگ شمار کیا گیا ہے۔

۶۔ حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ ایک مفتی کا نام دوبارہ شمار نہ ہو یعنی تکرار نہ ہو۔

۷۔ جس جگہ عبارت میں کچھ وضاحت مطلوب تھی وہاں لفظ ''نوٹ'' لکھ کر وضاحت کر دی۔

۸۔ ٹی وی چینل پہ تبلیغ سے متعلق عبارات کو بھی شمار کیا گیا ہے۔

۹۔ بعض جگہ پہ حوالہ میں صرف تاریخ اور نام تحریر کیا گیا ہے۔ یہ ان خطوط کے جوابات ہیں جو ہماری طرف سے ان حضرات کو لکھے گئے ،ضرورت پہ اصل تحریر منگوائی جاسکتی ہے۔

۱۰۔ جس کتاب سے عبارت لی گئی، کوشش کی ہے کہ اس کتاب کے حوالہ سے ہی لکھا جائے۔

۱۱۔ جس کتاب میں ''مروج تصویر'' پر رد لکھا گیا ہم نے اس کتاب پہ تقریظ لکھنے والے حضرات کو بھی شمار کیا ہے۔

۱۲۔ مکمل تفصیلی دلائل اور اشکالات کے جوابات کا مطالعہ کرنے کے لئے آخر میں علمی کتب کے نام تحریر کر دیئے ہیں، مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

۱۳۔ علماء عرب کے فتاوی جات کو بھی شامل کیا گیا ہے اور زیادہ تر علماء عرب کے فتاوی جات مفتی شعیب اللہ مفتاحی صاحب مدظلہم کی کتب سے لیے گئے ہیں۔

۱۴۔ مکمل فتاوی جات و تفصیلی دلائل وعبارات تحریر نہیں کی گئی ہیں بلکہ مختصر عبارت نقل کی گئی ہے، ایک ہی فتوی یا مضمون کے الگ الگ مقامات سے لی گئی دو عبارتوں کے درمیان (......) ڈیش کا نشان استعمال کیا گیا ہے۔

۱۵۔ دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ سے (۱۰۵) فتاوی جات کے حوالوں کو ہم نے ایک شمار کیا ہے، اسی طرح جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کی ویب سائٹ پر موجود (۹۰) حوالوں کو بھی ہم نے ایک ہی شمار کیا ہے نیز جن مفتیانِ کرام کے ڈیجیٹل تصاویر یا ویڈیوز وغیرہ کی حرمت پر ایک سے زائد فتاوی جات ہیں ان کو ہم نے جز نمبر دے دیئے ہیں مگر فتوی ایک ہی شمار کیا ہے۔

۱۶۔ فہرست میں فقط ان حضرات کے نام درج کیے گئے ہیں جن کا اپنا فتوی یا تحریر ہے، جو حضرات اس فتوی یا تحریر کی تائید وتوثیق کرنے والے ہیں ان کو فہرست میں شمار نہیں کیا گیا، تفصیل کتاب کے اندر ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷۔ کافی عبارتیں مکتبہ جبریل، علم دین ڈاٹ کام سے لی گئی ہیں......اللہ رب العزت ان کی مثبت کوششوں کو قبولیت تامہ عطا فرمائے۔

۱۸۔ اس عنوان پہ مزید اگر کسی ساتھی کے پاس تحریریں، فتاوی جات ہوں تو ہمیں بھیج دیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں شامل کی جاسکیں۔ واٹس ایپ نمبر: 03233505211

نوٹ: ایسے دارالافتاء جہاں تخصص فی الفقہ کروایا جاتا ہے، دارالافتاء کی لائبریری کے لیے یہ کتاب ان شاء اللہ تعالیٰ بغیر ہدیہ کے بھیجی جائے گی۔ (ڈاک خرچ منگوانے والے کے ذمہ ہوگا)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ڈیجیٹل کیمرہ کی تصاویر اور ویڈیو کا حکم

۱۔ مفتی اعظم پاکستان استاذ العلماء والمفتین شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ تعالیٰ بانی جامعۃ الرشید کراچی کا فتوی:

جز نمبر ۱: ’’ٹی وی دیکھنا بہر حال وجوہ ذیل کی بنا پر حرام ہے......اس میں عموماً اصل کی بجائے فلم آتی ہے جو تصویر ہونے کی وجہ سے حرام ہے اور جس مجلس میں تصویر ہو وہاں جانا بھی حرام ہے......‘‘

(احسن الفتاوی ج ۸ ص ۱۹۹-۲۰۰)

جز نمبر ۲: ’’تصویر اور عکس دو بالکل متضاد چیزیں ہیں، تصویر کسی چیز کا پائیدار اور محفوظ نقش ہوتا ہے، عکس ناپائیدار اور وقتی نقش ہوتا ہے، اصل کے غائب ہوتے ہی اس کا عکس بھی غائب ہو جاتا ہے، ویڈیو کے فیتہ میں تصویر ہوتی ہے، جب چاہیں جتنی بار چاہیں ٹی وی اسکرین پر اس کا نظارہ کر لیں اور یہ تصویر تابع اصل نہیں بلکہ اس سے لاتعلق اور بے نیاز ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو مر کھپ گئے، دنیا میں ان کا نام ونشان نہیں مگر ان کی متحرک تصاویر ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہیں، ایسی تصاویر کو کوئی بھی پاگل عکس نہیں کہتا۔ صرف اتنی سی بات کو لے کر کہ ویڈیو کے فیتہ میں ہمیں تصویر نظر نہیں آتی، تصویر کے وجود کا انکار کر دینا کھلا مغالطہ ہے۔‘‘ (احسن الفتاوی ج ۸ ص ۳۰۲)

اس عبارت کی تشریح میں حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ العالی لکھتے ہیں: ’’اصل کے غائب ہوتے ہی اس کا عکس بھی غائب ہو جاتا ہے‘‘ سے معلوم ہوا کہ عکس میں تابعیت شرط ہے یعنی عکس اور معکوس دونوں کا جمع ہونا ضروری ہے، اس عبارت میں تو حضرت رحمہ اللہ نے خود تصریح فرما دی چنانچہ لکھتے ہیں: ’’عکس اصل کے تابع ہوتا ہے‘‘

(تصویر کی مختلف اقسام اور ہماری غفلت ص ۱۲ از مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم العالیہ)

جز نمبر ۳: ’’انتہائی قلق کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ تصویر کی لعنت عوام سے تجاوز کر کے خواص بلکہ علماء تک پھیل گئی ہے جس کا افسوسناک نتیجہ سامنے آ رہا ہے کہ بہت سے لوگ ان حضرات کے اس

طرز عمل کو دیکھ کر اس قطعی حرام کو حلال باور کرنے لگے۔'' (احسن الفتاوی ج ۸ص ۴۱۷،۴۱۸،۴۳۴ بحوالہ ٹی وی چینل کے ذریعہ تبلیغ اورڈیجیٹل تصویراز مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم ص ۱۱۴)

جزنمبر۴: ویڈیو کیسٹ کے مفاسد کو تفصیلاً بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''اگر یہ منطق تسلیم کر لی جائے کہ فیتے میں تصویر محفوظ نہیں بلکہ معدوم ہے اور ویڈیو کیسٹ میں محفوظ نقوش ٹی وی اسکرین پر جا کر تصویر بنا دیتے ہیں تو اس لا حاصل تقریر سے اصل حکم پر کیا اثر پڑا؟ تصویر محفوظ ماننے کی تقدیر پر ٹی وی صرف تصویر نمائی کا ایک آلہ تھا اب تصویر سازی کا آلہ بھی قرار پایا کہ صرف تصویر دکھاتا ہی نہیں بناتا بھی ہے، تو اس کی قباحت دوچند ہوگئی یک نہ شد دوشد۔ مختصر یہ کہ ٹی وی ویڈیو کیسٹ کی تصویر کے متعلق زائد از زائد یہ کہا جا سکتا ہے کہ سائنس کی ترقی نے فن تصویر سازی کو ترقی دے کر اس میں مزید جدت پیدا کر دی اور تصویر سازی کا ایک دقیق انوکھا طریقہ ایجاد کر لیا۔''

(احسن الفتاوی ۳۰۲/۸ بحوالہ مفصل ومدلل فتوی ص ۱۴۲ از مفتی نجم الحسن امروہوی مدظلہ العالی)

جزنمبر۵: ''جو لوگ ٹی وی، وی سی آر اور تصاویر کا کاروبار کرتے ہیں اُن کی روزی حرام ہے...... ٹی وی آلہ لہو ولعب ہے، اس میں حج کے مناظر، اذان، تلاوت، حمد ونعت اور دوسرے کسی بھی قسم کے دینی پروگرام نشر کرنا ناجائز اور......حرام ہے، اس گناہ کو نیکی تصور کرنے میں کفر کا اندیشہ ہے۔''

(وعظ: نفس کے بندے ص ۳۶ ناشر سادات کتاب گھر کراچی)

جزنمبر۶: ''ویڈیو کیمرے سے کسی بھی تقریب کی منظر کشی کا عمل تصویر سازی کی ایک ترقی یافتہ صورت ہے جیسے قدیم زمانے میں تصویر ہاتھ سے بنائی جاتی پھر کیمرے کی ایجاد نے اس قدیم طریقہ میں ترقی کی اور تصویر ہاتھ کی بجائے مشین سے بننے لگی جو زیادہ سہل اور دیرپا ہوتی ہے، اب اس عمل میں نئی نئی سائنسی ایجادات نے مزید ترقی اور جدت پیدا کی اور جامد وساکن تصویر کی طرح اب چلتی پھرتی، دوڑتی بھاگتی صورت کو محفوظ کیا جانے لگا۔ یہ کہنا صحیح نہیں کہ اس کو قرار و بقا نہیں۔

۱۔ اگر اس کو بقا نہیں تو وہ ٹی وی اسکرین پر چمکتی دمکتی، اچھلتی کودتی نظر آنے والی چیز کیا ہوتی ہے؟

۲۔ اس کو عکس کہنا بھی صحیح نہیں اس لیے کہ عکس اصل کے تابع ہوتا ہے اور یہاں اصل کی موت کے بعد بھی اس کی تصویر باقی رہتی ہے۔

۳۔اگر عدم بقا یا اس کا عکس ہونا تسلیم کر لیا جائے تو عوام اس دقیق فرق کو نہیں سمجھتے ، اس کی گنجائش دینے سے ان میں تصویر سازی کی لعنت کے جواز کی اشاعت اور خوب تبلیغ ہوگی اور واقعی وتنفق علیہ تصویر کو بھی جائز سمجھنے کا مفسدہ پیدا ہوگا (جیسا کہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔معاذ اللہ......از ناقل)

ماضی قریب کے بعض ملحد وگمراہ مفکرین نے سینما دیکھنے کو یہ کہہ کر جائز قرار دیا تھا کہ یہ سینما ہال میں اسکرین پر ظاہر ہونے والی صورت تصویر نہیں عکس ہے......اب یہی حال بعض علماء کی اس نئی تحقیق کا ہے کہ ویڈیو تصویر کو چونکہ قرار و بقا نہیں اس لیے یہ تصویر نہیں، اس سے وہ افراد جو ٹی وی وغیرہ کو ناجائز سمجھ کر گریزاں وترساں تھے، ان کو اس گنجائش سے کھلی چھوٹ مل گئی اور وہ جائز ومنکرات سے پاک مناظر کو دیکھنے کے بہانے رفتہ رفتہ ہر غلط پروگرام، رقص وسرور اور عریانی وفحاشی کے مناظر دیکھنے میں مبتلا ہو رہے ہیں، اس کا امکان نہیں بلکہ وقوع ہے......''

(احسن الفتاوی بحوالہ تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام ص ۱۲۲ از مفتی احسان اللہ شائق حفظہ اللہ)

جز نمبر ۷:''اس کا محض امکان نہیں بلکہ وقوع ہے کہ بعض بظاہر دین دار لوگوں نے مسلمانوں کی مظلومیت اور جہاد کے مناظر دیکھنے دکھانے کے بہانے ٹی وی اور وی سی آر خریدا اور پھر ہر فحش ڈرامہ اور فلم دیکھنے کے عادی ہوگئے۔'' (احسن الفتاوی ۹/ ۸۸)

جز نمبر ۸:''اس کو عکس کہنا بھی صحیح نہیں اس لیے کہ عکس اصل کے تابع ہوتا ہے اور یہاں اصل کی موت کے بعد بھی اس کی تصویر باقی رہتی ہے'' (احسن الفتاویٰ ج ۹ ص ۸۸)

۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی زین الاسلام قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نائب مفتی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند (انڈیا) خلیفہ مجاز مولانا شاہ احمد پرتاب گڑھی رحمہ اللہ کا فتوی:

جز نمبر ۱: ایک سوال کا جواب تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:''شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر سازی اور تصویر بنانا خواہ ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعے ہو یا دوسرے کسی قسم کے کیمروں کے ذریعے، تصویر چاہے چھوٹی ہو یا بڑی بہر صورت ناجائز اور حرام ہے......اس مسئلے میں احادیث رسول ﷺ ، افعال صحابہ رضی اللہ عنہم اور عبارات اکابرامت موجود ہیں نیز آپ کی یہ تحقیق کہ''اس جدید دور

میں کیمروں میں فرق ہوگیا ہے کہ پرانے کیمروں میں ریل اور فلم ڈالی جاتی تھی پھر فوٹو کھنچتا تھا اس کے بعداس کو دھوکر تصویر بنتی تھی لیکن اب ڈیجیٹل کیمرے آگئے ہیں جن میں فلم نہیں ہوتی بلکہ یہ عکس کوالیکٹرونک طریقے سے جذب کرتے ہیں'' یہ تحقیق اور آپ کا یہ نظریہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہے لیکن آپ کی اس تحقیق سے نفس مسئلہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ یہ بات مسلّم ہے کہ کسی شے کے حلال یا حرام ہونے میں اس کے ذرائع وآلات کا کوئی اعتبار نہیں، اگر کوئی چیز حرام ہے تو اس کا وجود ہاتھوں سے ہوا ہو یا سانچوں اور مشینوں کے ذریعے، اگر وہ حرام ہے تو اختلافِ آلات کی بنا پر اس میں کوئی فرق نہیں آتا...... نیز تصویر سازی کی حرمت کے متعلق کم وبیش چالیس حدیثیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہیں اور تمام کی تمام مطلق تصویر کے متعلق ہیں...... زین الاسلام قاسمی نائب مفتی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند/۳ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ''

☆ الجواب صحیح: حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ (صدر مفتی دارالعلوم دیوبند)

☆ محمود حسن بلند شہری (مفتی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند)

☆ وقار علی (مفتی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند)

☆ فخر الاسلام (مفتی دارالعلوم دیوبند)

(ماہنامہ انوارِ مدینہ اکتوبر ۲۰۱۴ء ص ۵۱ تا ۵۸، چند اہم عصری مسائل ص ۳۳۷ تا ۳۴۲)

جز نمبر ۲: ''ڈیجیٹل سسٹم کے تحت اسکرین پر جو مناظر یعنی تصویریں وغیرہ آتی ہیں وہ سب شرعاً تصویر کے حکم میں ہیں، یہ سینما کی تصویروں کے مثل ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ سینما میں ریز سامنے سے ڈالی جاتی ہیں اور ٹی وی میں پیچھے سے، جو مفاسد سینما کی تصویروں سے پیدا ہوتے ہیں وہی سارے مفاسد ٹی وی کی تصویروں سے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے ان تصاویر کا دیکھنا شرعاً ناجائز قرار دیا جائے گا۔ دارالعلوم دیوبند کے ارباب افتاء کا فتوی اور مؤقف یہی ہے۔ ۲۸/۴/۱۴۳۰ھ''

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتوی مع تصدیقات ص ۸، ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علماء امت کی نظر میں ص ۷۵-۷۶ از مولانا فضل کریم صاحب مدظلہ العالی صوابی)

جز نمبر۳: ''ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ محفوظ کردہ عکس کو آئینہ کے عکس کی طرح ناپائیدار قرار دے کر تصویر میں داخل نہ ماننا درست نہیں، دونوں میں واضح فرق موجود ہے......ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ محفوظ کردہ عکس اور ٹی وی اسکرین پر ظاہر ہونے والی صورتیں بھی تصویر محرم میں داخل ہیں اور مجسم تصویر سازی اور فوٹوگرافی کی طرح ناجائز اور حرام ہیں۔''

(ملخصاً چند اہم عصری مسائل پر دارالعلوم دیوبند سے صادر کیے گئے فتاوی: افادات مفتی زین الاسلام قاسمی الہ آبادی مفتی دارالعلوم دیوبند ص ۳۴۶ تا ۳۵۸ بحوالہ ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۵۸)

۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی مدظلہم مہتمم دارالعلوم دیوبند کا موقف:

جز نمبر ۱: حضرت مدظلہم نے فتاوی کے اس مجموعہ ''چند اہم عصری مسائل پر دارالافتاء دارالعلوم دیوبند سے صادر کیے گئے فتاوی'' پر مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔

(چند اہم عصری مسائل ص ۷ تا ۹ سنہ طبع ۱۴۳۳ھ ناشر مکتبہ دارالعلوم دیوبند)

جز نمبر۲: ہندوستان کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند نے ایک فتوی جاری کرتے ہوئے تصویر کشی کو غیر شرعی اور گناہ قرار دیا ہے......مفتی ابوالقاسم نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند نے پی ٹی آئی کو فون پر بتایا کہ تصویر کشی غیر اسلامی ہے، مسلمانوں کو اس وقت تک اپنی تصویر نہیں کھنچوانی چاہیے جب تک کہ یہ کسی شناختی کارڈ یا پاسپورٹ کے لیے لازم نہ ہو، انہوں نے کہا کہ شادی کہ ویڈیوگرافی یا کسی تقریب کے موقع کو محفوظ کرنے کے لئے تصاویر بنانے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ سعودی عرب میں یہ سب کیا جارہا ہے تو انہوں نے کہا انہیں ایسا کرنے دیجیے، ہم اس کی اجازت نہیں دیں گے، وہ جو بھی کرتے ہیں وہ درست ہونا ضروری نہیں ہے۔ مولانا نعمانی نے دارالعلوم (دیوبند) کے دارالافتاء کی جانب سے انجنیئر نگ کے ایک طالب کے لیے جاری کیے گئے اس فتوی سے اتفاق کیا جس میں فوٹوگرافی کو غیر اسلامی قرار دیا گیا تھا۔ یہ طالب علم فوٹو گرافی میں اپنا کیریئر بنانا چاہتا تھا اور اس سلسلہ میں اس نے علماء کی رائے حاصل کی تھی، فتوی میں کہا گیا تھا کہ حدیث شریف میں تصویر کشی کو غیر اسلامی اور گناہ قرار دیا گیا ہے اور اس کی سخت

ممانعت آئی ہے...... یہ فتوی دار العلوم کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے رکن مفتی عبد العرفان قادری رزاقی نے بھی اس فتوی سے اتفاق کیا ہے......اسی طرح کا فتوی اس وقت بھی جاری کیا گیا تھا جب ایک ٹی وی رپورٹر نے پوچھا تھا کہ کیا ویڈیو کیمرہ کے سامنے کھڑے ہو کر بولنا غیر اسلامی ہے؟ اس رپورٹر کو بھی یہی جواب دیا گیا تھا کہ اسلام میں تصویر کشی ممنوع ہے اس لیے آپ نہ تو خود تصویر لے سکتے ہیں اور نہ دوسروں کی تصویریں کھینچ سکتے ہیں، آپ نے اگر ابھی تک ایسا کیا ہے تو اس کے لیے اللہ سے توبہ کرنی چاہیے اور ایسا کام کرنا چاہیے جو شریعت میں جائز ہے۔'' (www.tameernews.com 12-09-12 / ۱۱ستمبر نئی دہلی پی-ٹی-آئی تصویر کشی غیر شرعی - دیوبند کا فتوی)

۴۔ استاذ المحدثین والمفتین حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری دامت برکاتہم شیخ الحدیث ومفتی دار العلوم دیوبند کا فتوی:

جز نمبر۱: اس کتاب ''چند اہم عصری مسائل پر دار الافتاء دار العلوم دیوبند سے صادر کیے گئے فتاوی'' پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ''......میں نے یہ تمام فتاوی بالاستیعاب پڑھے ہیں ماشاء اللہ سبھی فتاوی کافی وافی اور شافی ہیں اور حوالوں سے مدلل ہیں......خوشی کی بات ہے کہ حضرت مولانا عبد الخالق صاحب مدراسی زید مجدھم (نائب مہتمم دار العلوم دیوبند) نے جناب مولانا مفتی زین الاسلام صاحب کو متوجہ کیا کہ وہ اپنے ہزاروں فتاوی میں سے اہم اور عصری مسائل کو چھانٹ کر الگ کریں اور ان کا ایک مجموعہ مرتب کریں، حضرت اقدس مہتمم صاحب مدظلہ (مولانا مفتی ابو القاسم نعمانی) نے اس کی تائید کی تو گنج گرانمایہ مرتب ہو کر امت کے سامنے آیا۔''

(چند اہم عصری مسائل ص۱۰، ۱۱)

جز نمبر۲: ''اسی طرح ایک دلیل لوگ یہ بھی دیتے ہیں کہ ڈیجیٹل میں اور فلم میں غیر واضح ذرات کی شکل میں تصویر آتی ہے پس اس پر تصویر کا اطلاق درست نہیں مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ غیر واضح نکتے کیا کام آئیں گے؟ ان کو بہر حال صفحہ قرطاس (اسکرین) پر واضح کرنے کے لیے منتقل کیا جائے گا، پس مآلاً وہ تصویر بنیں گے، اس لیے ابتداء ہی سے وہ حرام ہوں گے۔''

(تحفۃ الالمعی شرح ترمذی ج۵ص۸۰طبع زمزم پبلشرز)

جز نمبر۳:’’ہر ظل برقرار کرنے ہی سے تو صورت بنتی ہے اور صورت کا سایہ ہونا ضروری نہیں اور مطلق صورت سے فساد پھیلتا ہے، پس جب تک وہ ظل ہے، اس کے احکام اور ہیں اور جب اس کو برقرار کرلیا جائے تو وہ تصویر بن جاتا ہے اور حرام ہوجاتا ہے۔‘‘(تحفۃ الالمعی شرح ترمذی ج۵ص۵۰)

جز نمبر۴:’’اب ٹی وی، ویڈیو، وی سی آر وغیرہ خرافات کے ذریعہ ہر جگہ یہ ننگے فوٹو پھیل گئے اور نوجوان نسل تیزی کے ساتھ ان کا اثر قبول کررہی ہے اور ظھر الفساد فی البر والبحر کا منظر عیاں ہے، مکہ اور مدینہ بھی اس سے نہیں بچے بلکہ اب تو ڈیجیٹل کیمرے موبائل میں آگئے ہیں اور ہر جیب میں موجود ہیں فالی اللہ المشتکی!‘‘(تحفۃ الالمعی ج۵ص۷۹)

۵۔ محدث کبیر فقیہ جلیل حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’تصویر کی حرمت احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے......

جب تصویر کشی حرام ہے تو اس کی جو صورت بھی ایجاد ہوگی حرام ہوگی، نام بدلنے سے یا طریقے بدلنے سے حرمت زائل نہ ہوگی......پس فوٹو کھینچنے والے اور کھنچوانے والے دونوں مرتکب گناہ کبیرہ اور بعض حدیثوں کی رُو سے ملعون (لعنتی) وفاسق ہیں، ایسے لوگوں کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔واللہ اعلم ظفر احمد عفا اللہ عنہ

۶۔ مجدد ملت حکیم الامت حضرت مولانا مفتی اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتوی:

جز نمبر۱: علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا فتوی پہ حضرت تصدیق وتوثیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ھذا ھو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال ’’یہی بات حق ہے اور حق بات کے بعد سب باتیں گمراہی ہیں۔کتبہ اشرف علی ۲۳رجب ۱۳۵۶ھ‘‘

(امداد الاحکام ج۴ص۳۸۴طبع دار العلوم کراچی بحوالہ مقالہ معراج النبی ﷺ ص۱۶۵ از مفتی اعظم ہاشمی مدظلہ)

جز نمبر۲:’’تصویر کسی طرح جائز نہیں، چاہے کسی بزرگ کی ہو یا عام آدمی کی، قرآن وحدیث کی رُو سے اس کو بنانا یا رکھنا سب حرام ہے اور اس کو مٹانا واجب ہے۔‘‘

(امداد الاحکام ج۴ص۲۴۳طبع ۱۴۳۲ھ بحوالہ تسہیل بہشتی زیور ج۲ص۲۸۵ ناشر الحجاز کراچی)

جز نمبر ۳: ''سینما میں جبکہ تصاویر محرمہ موجود ہیں اور شئ محرم سے انتفاع وتلذذ ناجائز ہونا معلوم ہے پھر سوال کی کیا گنجائش ہے......''

(امداد الفتاوی ج ۴ ص ۲۵۷ بحوالہ ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتویٰ ص ۱۳۵)

جز نمبر ۴: ''اس میں تصویروں کا استعمال اور ان سے تلذذ ہوتا ہے اور اس کے قبح میں کسی کو کلام نہیں گو عابدین ہی کی تصاویر ہوں'' (امداد الفتاوی ج ۴ ص ۳۸۵)

حکیم الامت کے فتوؤں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ پردے پر جو جاندار تصاویر کے مناظر نظر آرہے ہیں ان کی حرمت تصویر ہونا ہے، اس لیے کہ حج کے مناظر جن میں اگرچہ ظاہری مفاسد موجود نہیں بلکہ ان کو نیک مقصد کے لئے پیش کیا جارہا ہے اس کے باوجود حضرت اس کو حرام قرار دے رہے ہیں صرف اس وجہ سے کہ اس میں تصاویر موجود ہیں۔

(مفصل ومدلل فتوی ص ۱۳۶ از مفتی نجم الحسن مدظلہ)

جز نمبر ۵: ''تصویروں کے ذریعے لذت حاصل کرنے کی قباحت (وممانعت) میں کسی کو کلام نہیں اگرچہ نیک لوگوں کی تصویریں ہوں اور اگرچہ اس تصویر کی طرف کوئی اور مکروہ (نازیبا حرکت) بھی منسوب نہ ہو محض تفریح ولذت ہی کے لیے ہو (تب بھی ناجائز ہے) کیونکہ محرماتِ شرعیہ سے نظر (یعنی نگاہ) کے ذریعہ بھی لذت حاصل کرنا حرام ہے......شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً گناہ ہے خواہ کسی کی تصویر ہو، احادیث صحیحہ کی رو سے تصویر بنانا رکھنا سب حرام ہے اور اس کو زائل کرنا، مٹانا اور ختم کرنا واجب ہے اس لیے کہ یہ معاملات سخت گناہ کے ہیں۔

(بوادر النوادر بحوالہ حکیم الامت حضرت تھانوی ص ۱۰۰)

جز نمبر ۶: عکس اور تصویر میں فرق کے بارے میں حضرت رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سوال کیا گیا ''کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید عالم ہے وہ کہتا ہے کہ تصویر دستی یعنی قلم کی بنی ہوئی کا بنوانا یا مکان میں رکھنا حرام ہے لیکن فوٹو کا لیا جانا اور مکان میں رکھنا حرام نہیں ہے بایں دلیل کہ فوٹو آئینہ کا عکس ہے عام لوگ آئینہ دیکھتے ہیں؟''

الجواب: ''زید کا قول بالکل غلط ہے اور یہ قیاس مع الفارق ہے آئینہ کے اندر کوئی انتقاش

(پائیداری) باقی نہیں رہتا زوالِ محاذاۃ (سامنے کی چیز ہٹانے) کے بعد وہ عکس بھی زائل ہو جاتا ہے بخلاف فوٹو کے اور یہ بالکل ظاہر ہے اور پھر صنعت کے واسطے سے ہے اس لیے بالکل دستی تصویر کے ہے۔'' (امداد الفتاوی ج۴ص۲۵۳)

حضرت تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم لکھتے ہیں: دیکھئے! اس عبارت میں حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس قول...... '' آئینہ کے اندر کوئی انتقاش باقی نہیں رہتا زوالِ محاذاۃ کے بعد وہ عکس بھی زائل ہو جاتا ہے بخلاف فوٹو کے'' سے واضح ہوا کہ عکس میں تابعیت شرط ہے۔

اسی طرح حضرت رحمہ اللہ کے اس قول ''اور پھر صنعت کے واسطے سے ہے اس لیے بالکل دستی تصویر کے ہے'' سے بھی یہ ثابت ہوا کہ تصویر میں صنعت کا دخل ہوتا ہے اور عکس میں نہیں ہوتا۔ (تصویر کی مختلف اقسام اور ہماری غفلت ص ۱۱ از شیخ الحدیث مفتی احمد ممتاز مدظلہم کراچی)

۷۔ حکیم الاسلام مولانا قاری طیب صاحب رحمہ اللہ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کا موقف:

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم تھے اور حکیم الامت رحمہ اللہ کے خاص خلفاء میں سے تھے، تقویٰ اور علم میں ان کا مقام بہت بلند تھا اور بہر حال آج کل کے تمام علماء کرام کے وہ بڑے تھے، وہ فیصلہ کر گئے ہیں کہ ڈیجیٹل تصاویر عکس نہیں بلکہ تصویر ہی کے حکم میں ہیں۔ کتاب ''مجالس حکیم الاسلام'' میں یہ مضمون موجود ہے مصری علماء کے فوٹو کو عکس کہنے پر جو فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ '' آئینہ میں جو عکس نظر آتا ہے وہ اس وقت تک موجود ہوتا ہے جب تک ذی عکس سامنے ہو اور اگر ذی عکس کو ہٹا لیا جائے تو عکس ختم ہو جاتا ہے'' مولانا قاری طیب صاحب رحمہ اللہ کے اس قول سے پتہ چل گیا کہ عکس کیا ہے اور تصویر کیا ہے؟ یہ بات ہر شخص سمجھ سکتا ہے اس کے لیے عالم ہونا ضروری نہیں۔ (ماہنامہ الرحمانیہ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ کراچی)

۸۔ شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ فاضل دارالعلوم دیوبند و بانی جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کا موقف:

جز نمبر ا: ''تصویر خواہ کیمرے سے بنائی جائے یا پینٹنگ کے ذریعے یا پتھر اور لکڑی وغیرہ کو تراش کر بنائی جائے سب حرام ہے بشرطیکہ جاندار کی ہو......تمام متدین اور ثقہ علماء جانداروں کی ہر قسم کی تصاویر کو ناجائز تصور کرتے ہیں۔''

(دروس الحدیث ج۲ص۲۸۵، ناشر مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ طبع چہارم ۲۰۱۰ء)

جز نمبر ۲: ''جاندار کی تصویر بنانا، چھوٹی، بڑی، دستی، عکسی (کیمرے کے توسط سے) ہر طرح حرام ہے۔'' (نماز مسنون کلاں ص۵۱۲ ناشر ادارہ نشر واشاعت جامعہ نصرت العلوم فاروق گنج گوجرانوالہ اکتیسواں ایڈیشن مارچ ۲۰۱۶ء)

۹۔ شیخ التفسیر والحدیث امام اہل السنۃ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ فاضل دارالعلوم دیوبند کا موقف:

جز نمبر ا: ''میں نے کبھی بھی فوٹو کی اجازت نہیں دی، میرا مؤقف وہی ہے جو مولانا سعید احمد جلالپوری کا ہے، جس چیز میں فوٹو ہو وہ قطعاً جائز نہیں ہے، اس کے علاوہ جو چیز میری طرف منسوب ہے وہ غلط بیانی یا کج فہمی ہے......فقط ابوالزاہد محمد سرفراز......۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۱ ستمبر ۲۰۰۸ء بروز اتوار'' (بحوالہ مجلّہ صفدر شمارہ ۹ ص۳۰، ۳۱ و شمارہ ۱۱ ص۳۸)

جز نمبر ۲: ''ہماری شریعت میں جاندار چیز کی تصویر بنانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے'' (ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن ۱۶/۲۲۳ ناشر میر لقمان برادرز سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ تحت سورۃ السباء آیت ۱۳ تا ۱۷)

جز نمبر ۳: ''آپ دیکھتے ہیں کہ لوگ ایسے طریقے سے بت بناتے ہیں، تصویریں بناتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے لیکن وہ اس میں روح تو نہیں ڈال سکتے، اللہ تعالیٰ نے شکلیں بھی بنائی ہیں اور ان میں روح بھی ڈالی ہے'' (ذخیرۃ الجنان ج۱۱ ص۸۷ تحت سورۃ الحجر آیت ۸۵ تا ۹۹)

جز نمبر ۴: ''بھائی! آپ ﷺ تصویروں کی وجہ سے اپنے گھر اور حجرے میں تو داخل نہ ہوں اور ہمارے گھر جو بت خانے بنے ہوئے ہیں وہاں آپ ﷺ حاضر و ناظر ہیں، لہٰذا یاد رکھنا......عوام بیمار ہیں، غلط فہمی کا شکار ہیں، توہین کو تعظیم سمجھتے ہیں۔'' (ذخیرۃ الجنان ج۴ ص۲۹۴ تحت سورۃ النساء آیۃ ۱۳۸ تا ۱۴۱)

جز نمبر ۵: ''باطل نظریات سے صرف وہ بچ سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے اور وہ خود بچنے کی

کوشش کرے، اس وقت مغربی قوتوں نے مسلمانوں کے عقائد ونظریات اور اعمال پر یلغار کی ہوئی ہے ڈش کے ذریعے، ٹی وی کے ذریعے، رسائل کے ذریعے...... ہمارے اندر بھی غیرت ہونی چاہئے کہ ہم دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، نہ کہ ان سے متاثر ہو کر دین کے کام چھوڑ بیٹھیں اور ان جیسی وضع قطع اپنا لیں۔'' (ذخیرۃ الجنان ۴/۳۳۰ تحت سورۃ النساء آیت ۱۶۰ تا ۱۶۲)

جز نمبر ۶: ''لوگ کاغذ پر بنی ہوئی تصویروں کو جیب میں رکھتے ہیں، فریم کرا کے بیٹھک میں سجاتے ہیں تو اس کاغذ کا تو احترام نہیں کرتے؟ کاغذ تو اور بھی قیمتی سے قیمتی ہیں، اصل احترام تو اس کا ہو رہا ہے جس کی تصویر اس کاغذ پر ہے اور تصویر والے سے محبت ہو رہی ہے، حاشا وکلا......''

(ذخیرۃ الجنان ج ۵ ص ۳۴۷ تحت سورۃ المائدۃ آیت ۱۱۶ تا ۱۲۰)

جز نمبر ۷: شیخ الحدیث عبدالقدوس قارن صاحب مدظلہم جانشین وفرزند ارجمند سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ اپنے والد صاحب کو خط لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ''آپ کے بیان اور تحریروں میں تصویر کو ناجائز کہا گیا ہے خواہ کیمرہ کی یا ویڈیو سے تیار شدہ ہو۔'' (مجلّہ صفدر شمارہ ۱۱ ص ۳۸ جنوری ۲۰۱۲ء)

جز نمبر ۸: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لیے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لیے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔'' (اسلامی نظام معیشت کے تناظر میں موجودہ اسلامی بینکنگ پر ایک تحقیقی فتوی ص ۷۸-۷۹ از شیخ الحدیث مفتی اعظم مفتی حمید اللہ جان صاحب رحمہ اللہ تعالی)

۱۰۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی حافظ عبدالقدوس قارن صاحب مدظلہم کا اپنا مؤقف بھی یہی ہے۔ ذیل میں حضرت قارن صاحب مدظلہم کا مفصل مضمون ملاحظہ فرمائیں جس میں شیخ

القرآن صوفی عبدالحمید سواتی اور امام اہل السنۃ شیخ سرفراز خان صفدر رحمہم اللہ کا موقف اور بھی نکھر کر سامنے آجاتا ہے:

نوٹ: حافظ عبدالقدوس قارن صاحب مدظلہم کے تاکیدی حکم پر عبارت مکمل نقل کی جاتی ہے:

☆ تصویر کے بارہ میں حضرت امام اہلسنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر اور مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب رحمہا اللہ تعالیٰ کا نظریہ: از قلم حافظ عبدالقدوس قارن صاحب مدظلہم

اللہ تعالیٰ نے امام اہلسنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب دام مجدہم اور ان کے بھائی مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو جو علمی گہرائی، فقاہت اور وسیع المطالعہ ہونے کا شرف بخشا موجودہ دور میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے، عوام الناس ہی نہیں بلکہ جید علماء بھی پیچیدہ مسائل میں ان سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ آج کل ''اسلامی ٹی وی'' یا تصویر چینل پر علماء کی بحث چل رہی ہے اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس بارہ میں ان دونوں بزرگوں کی متفقہ رائے کو واضح کیا جائے تاکہ علماء اس کی روشنی میں کوئی رائے قائم کرسکیں۔ ان دونوں بزرگوں کی متفقہ رائے ہے کہ ''جاندار کی تصویر'' خواہ قلم سے بنائی جائے یا کیمرے وغیرہ سے بنائی جائے ہر صورت میں ''حرام'' ہے جیسا کہ آگے ان کی تحریرات سے واضح ہے اور یہی رائے اکثر بزرگ علماء کی ہے۔

اس کے برخلاف بعض علماء جن میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام مجدہم اور ان کے کچھ ہمنوا علماء اور دارالعلوم دیوبند کے موجودہ بعض مفتی حضرات نے ''ٹی وی اور ویڈیو'' کے ذریعہ سے حاصل ہونے والی ''تصویر'' کو ''عکس'' قرار دیتے ہوئے یا اس کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ''جائز'' کہا ہے، ان علماء کی قدر و منزلت مسلّم ہونے کے باوجود ان کی رائے سے اختلاف ہوسکتا ہے اس لیے کہ یہ تمام حضرات ان دو بزرگوں کے تلامذہ کے درجہ کے ہیں، ان دونوں بزرگوں کی متفقہ رائے کے مقابل ان حضرات کی رائے کو نہیں لیا جاسکتا۔ جو حضرات ''تصویر والے چینل'' کی ضرورت محسوس کررہے ہیں ان کے نظریہ کے مطابق بھی ''تصویر'' کو ''جائز'' قرار

نہیں دیا جا سکتا اس لیے کہ جواز کے لیے ''ادلہ شرعیہ'' میں سے کوئی دلیل درکار ہوتی ہے اگر اس بارہ میں کوئی ''دلیل شرعی'' ہوتی تو ہمارے اسلاف بالخصوص ان دو بزرگوں کی نظر سے اوجھل نہ ہوتی۔

آئینہ پر اس کو ''قیاس'' کرنا ''قیاس مع الفارق'' ہے اس لیے کہ آئینہ سامنے ہو تو کسی ''خارجی امر'' کے بغیر ہی ''عکس'' اس میں آ جاتا ہے جبکہ ''ویڈیو یا ٹی وی'' کے لیے اس سسٹم کو چالو کرنا ضروری ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے اس میں ''تصویر'' آتی ہے۔ پھر آئینہ میں ''عکس'' اس وقت تک ہوتا ہے جب تک وہ چیز آئینہ کے سامنے ہو جس کا ''عکس'' اس میں آیا ہے اگر وہ چیز اس کے آگے سے ہٹ جائے تو ''عکس'' بھی آئینہ میں نہیں رہتا جبکہ ''ویڈیو اور ٹی وی'' فیتوں اور سی ڈی کیسٹوں میں اس کو ضبط کر لیا جاتا ہے اور جس کی ''تصویر'' لی گئی ہے اس کے سامنے سے ہٹ جانے کے بعد بھی بلکہ اس کے مر جانے کے بعد بھی وہ ''تصویر'' اس میں ثبت ہوتی ہے۔ ''آئینہ'' میں ''عکس'' براہ راست آتا ہے جبکہ ''ویڈیو اور ٹی وی'' میں ''مواصلاتی نظام'' اور اسی مقصد کے لیے تیار کردہ مخصوص فیتوں کی مدد سے ''تصویر'' آتی ہے۔ آئینہ اگر ٹوٹ جائے تو اس کے ہر ٹکڑے میں ''عکس'' آ سکتا ہے جبکہ ''ویڈیو اور ٹی وی'' کے فیتوں کے ٹوٹ جانے سے ان کا نظام ہی باقی نہیں رہتا اس کے علاوہ بھی کئی لحاظ سے ان میں تفاوت ہے۔ ''آئینہ اور ویڈیو، ٹی وی'' کے نظام میں اس قدر تفاوت کے باوجود ''آئینہ'' پر ان کا ''قیاس'' کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

ایک صاحب نے یہ اشکال پیش کیا کہ اگر ''سائنس'' ترقی کر کے ''آئینہ'' میں ایسی صلاحیت پیدا کر دے کہ اس میں بھی ''عکس'' ثبت رہے بے شک وہ چیز اس کے سامنے سے ہٹا دی جائے جس کا ''عکس'' اس میں آیا ہے تب تو قیاس درست ہوگا؟ مگر یہ بھی درست نہیں ہے اس لیے کہ ''سائنس'' کا یہ عمل ''آئینہ'' کی حیثیت کو تبدیل کر دے گا پھر یقیناً اس تبدیلی کے بعد اس کو ''مطلق آئینہ'' نہیں کہا جائے گا۔ پھر یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ قیاس ''ویڈیو اور ٹی وی'' کا ''آئینہ'' پر کیا جا رہا ہے جبکہ پیش کردہ صورت میں معاملہ اس کے برعکس ہو جائے گا کہ آئینہ کو ''ویڈیو اور ٹی وی فیتے'' کے نظام کے مطابق کیا جائے گا۔ پھر فقہاء کرام نے یہ اصول لکھا ہے کہ ''حرمت اور اباحت

میں تعارض کی صورت میں حرمت کو ترجیح ہوتی ہے یعنی ایک دلیل سے کسی چیز کی اباحت اور دوسری دلیل سے حرمت ثابت ہوتی ہو تو حرمت کو ترجیح ہوگی۔''

جب اباحت کے ثبوت کے باوجود حرمت سے تعارض کی وجہ سے اباحت پر عمل درست نہیں تو پھر ایسی صورت میں جہاں اباحت مشکوک ہو کیسے اباحت پر عمل کیا جا سکتا ہے، نظریہ ضرورت ہر جگہ اباحت کو ثابت نہیں کرتا خصوصاً جبکہ اس کے خلاف بھی دلیل قائم ہو۔ مذکورہ مسئلہ میں تو اباحت ہی مشکوک ہے اور اس کے خلاف حرمت کی واضح دلیل بھی موجود ہے۔ اس لیے ''تصویر والے چینل'' کی ضرورت محسوس کرنے والے علماء ''تصویر'' کے جواز کا حکم نہ لگائیں بلکہ نظریۂ ضرورت کے تحت اس کو قابل برداشت قرار دیں جیسا کہ ''کرنسی نوٹ'' اور ''شناختی کارڈ'' وغیرہ پر ''تصویر'' جائز تو نہیں مگر نظریۂ ضرورت کے تحت قابل برداشت ہے۔

اب ''تصویر'' کے بارہ میں دونوں بزرگوں کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں:

امام اہل السنۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب دام مجدہم کا نظریہ:

ایک محفل میں حضرت امام اہل سنت دام مجدہم شریک ہوئے جہاں ''ویڈیو'' سے ''تصاویر'' بنائی جا رہی تھیں، اس سے کچھ حضرات کو شبہ ہوا کہ حضرت کے نزدیک ''ویڈیو'' کی گنجائش ہے اس بارہ میں حضرت دام مجدہم سے سوال کیا گیا جس کا جواب حضرت نے بھیجا۔ سوال وجواب درج ذیل ہے:

باسمہ تعالیٰ

منجانب: حافظ عبد القدوس قارن

گرامی قدر حضرت والد صاحب دام مجدہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کچھ عرصہ سے یہ بات گردش کر رہی ہے کہ آپ کسی ایسی ''شادی کی تقریب'' میں

شریک تھے جہاں ''ویڈیو کیمرہ'' سے ''تصویریں'' بنائی جا رہی تھیں اس میں آپ کی تصاویر بھی بنائی گئیں، آپ نے ان کو منع نہیں کیا۔اس سے کچھ لوگ یہ تاثر دے رہے ہیں کہ حضرت کے نزدیک ''ویڈیو کیمرہ'' سے بنائی گئی ''تصویر'' کی گنجائش ہے۔ براہِ کرم اس بارہ میں اپنے نظریہ کی وضاحت کسی سے لکھوا کر اپنے دستخط یا کم از کم اپنی مہر ثبت فرما کر بھیجیں تاکہ اس کے مطابق ساتھیوں کو آپ کے ''تصویر'' کے بارہ میں نظریہ سے آگاہ کیا جا سکے۔اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ صحت و عافیت کے ساتھ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔آمین آپ کا بیٹا

عبدالقدوس قارن مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۱۶ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ، ۱۲ اگست ۲۰۰۶ء

اس کا جواب حضرت دام مجدہم نے ان الفاظ میں لکھوا کر بھیجا:

میری لاعلمی میں کسی نے ایسی حرکت کی ہے مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں، باقی رہا مسئلہ ''فوٹو لینے کا'' تو ''ویڈیو کیمرہ'' سے یا ''خالی کیمرہ'' سے ''فوٹو'' لینا ''ناجائز'' ہے، میں اس کام کو ''حرام'' سمجھتا ہوں۔ (ابوالزاہد محمد سرفراز)

کچھ دن پہلے حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی دام مجدہم کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا جس میں انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ''حضرت امام اہل سنت'' نے مفتی محمد جمیل خان (مرحوم) کو ''تصویر والے ٹی وی چینل'' کی اجازت دی تھی......ایک اور خبر مولوی محمد اسلم صاحب شیخوپوری زید مجدہ کی جانب سے شائع ہوئی کہ ہم نے ''حضرت امام اہل سنت دام مجدہم'' سے ملاقات کی تو انہوں نے ہمارے ایک سوال کے جواب میں ایسے الفاظ فرمائے جس سے ''ٹی وی چینل'' کی اجازت ثابت ہوتی ہے اس بارہ میں ''حضرت دام مجدہم'' کو تفصیلی رقعہ بھیجا جس کا جواب ''حضرت دام مجدہم'' نے لکھوا کر بھیجا۔سوال و جواب درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر حضرت والد صاحب دام مجدکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بین الاقوامی سطح پر غیر مسلم لابیاں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر آلود پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں ان کے مؤثر جواب کے لیے مسلم راہنما ''اسلامی ٹی وی چینل'' اور کیبل کا سوچ رہے ہیں اس سلسلہ میں علماء کی دو رائے سامنے آ رہی ہیں......ایک طبقہ یہ کہتا ہے جس کی قیادت ''مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی مدظلہ اور مولانا احمد علی سراج صاحب مدظلہ'' وغیرہ کر رہے ہیں کہ ایسا ''ٹی وی چینل اور کیبل'' جائز اور درست ہے جس میں ''فوٹو'' آتی ہے اور ان حضرات نے آپ کے حوالہ سے ایک خبر شائع کی ہے جو کہ اخبارات میں شائع ہوئی کہ آپ نے ''حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان (مرحوم)'' کو ایسے ''چینل'' کی اجازت دی تھی اور پھر علماء کے ایک وفد جس میں ''حضرت مولانا محمد اسلم صاحب شیخوپوری مدظلہ'' بھی تھے ان سے بھی آپ نے ایسے الفاظ فرمائے جس میں ''فوٹو والے چینل'' کی تائید ہوتی ہے۔

علماء کے اس نظریہ کے باعث اب ''مساجد اور مدارس'' میں بھی ''دینی مجالس کی فوٹو اور ان کی سی ڈیز'' بے دھڑک تیار کی جا رہی ہیں۔ جبکہ علماء کے دوسرے طبقہ جس میں سرفہرست ''مولانا سعید احمد جلالپوری صاحب مدظلہ'' ہیں ان کا خیال ہے کہ دنیا میں ایسے ''چینل اور کیبل'' بھی کام کر رہے ہیں جن میں ''فوٹو'' نہیں آتی اور ''آواز'' سے مقاصد حل ہو جاتے ہیں اس لیے فوٹو والا چینل اور کیبل ''ناجائز'' ہے۔

آپ کے بیانات اور تحریروں میں ''تصویر'' کو ''ناجائز'' کہا گیا ہے خواہ وہ تصویر ''کیمرہ'' کی ہو یا ''ویڈیو'' سے تیار شدہ ہو۔ جب آپ کے ہاں تصویر ہر حال میں ''حرام'' ہے تو آپ نے ''تصویر'' والے ''ٹی وی چینل اور کیبل'' کی اجازت کیسے دے دی ہے؟ اس بارہ میں کسی عزیز سے لکھوا کر اپنے مؤقف کی ایسی وضاحت فرمائیں کہ کوئی ابہام باقی نہ رہے اور آپ کے ہزاروں شاگرد اور لاکھوں معتقدین اس کی روشنی میں ٹھوس رائے قائم کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور تادیر آپ کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین

آپ کا بیٹا

حافظ عبدالقدوس قارن مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ، ۲۱ ستمبر ۲۰۰۸ء

اس کا جواب حضرت دام مجدہم نے مندرجہ ذیل الفاظ میں لکھوا کر بھیجا:

میں نے کبھی بھی ''فوٹو'' کی اجازت نہیں دی میرا مؤقف وہی ہے جو مولانا سعید احمد جلالپوری صاحب کا ہے، جس چیز میں ''فوٹو'' ہو وہ قطعاً ''جائز'' نہیں ہے اس کے علاوہ جو چیز میری طرف منسوب ہے وہ یا غلط بیانی ہے یا کج فہمی ہے۔ مولانا اسلم شیخوپوری صاحب سے جو میں نے کہا تھا وہ ''اسلامی بینکاری اور بغیر تصویر والے چینل'' سے متعلق تھا۔

فقط ابوالزاہد محمد سرفراز

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ، ۲۱ ستمبر ۲۰۰۸ء بروز اتوار

ان تحریرات سے ''حضرت امام اہل سنت دام مجدہم'' کا نظریہ واضح ہو گیا کہ وہ ''ویڈیو اور ٹی وی'' میں آنے والی تصویر سمیت ہر قسم کی تصویر کو ''حرام'' سمجھتے ہیں۔

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا نظریہ:

''تصویر'' کے بارہ میں حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا نظریہ حضرت امام اہل سنت سے بھی زیادہ سخت ہے، ان کے ''دروس اور خطبات'' سننے اور پڑھنے والوں پر یہ مخفی نہیں ہوگا کہ اس دور میں ''تصویر'' کی جس قدر مخالفت اور تردید حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے شاید ہی کسی اور عالم نے اتنی تردید کی ہو، وہ بھی ہر قسم کی ''تصویر'' کو ''حرام'' قرار دیتے ہیں......ان کی چند عبارات اس بارہ میں پیش کی جاتی ہیں:

☆......جاندار کی تصویر اور اس کی کمائی حرام ہے:

اب ہماری شریعت میں کسی جاندار کی تصویر یا مجسمہ بنانا جائز نہیں۔ (معالم العرفان جلد ۴ صفحہ ۱۷۲)

ایک سوال ہوا کہ کیا ''تصویر کشی اور گانا بجانے کی کیسٹوں'' کی کمائی سے ''حج'' ہو جاتا ہے تو اس کے جواب میں فرمایا بھائی ''فوٹو'' اور ''بت پرستی'' ایک ہی حکم میں آتے ہیں یہ کمائی ''جائز

نہیں'' ہے۔(خطبات سواتی جلد۲صفحہ۵۴)

☆......''کیمرہ''اور''ٹی وی'' کی تصویر بھی حرام ہے:

حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیمرہ اور ٹی وی کی تصویر کو بھی حرام قرار دیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں:''مفسرین کرامؒ فرماتے ہیں کہ پہلے ادیان میں مجسمہ سازی ممنوع نہیں تھی مگر ہمارے دین میں کسی لکڑی، پتھر یا دھات کا مجسمہ بنانا یا ہاتھ سے''تصویر'' بنانا یا''کیمرے'' سے فوٹو لینا سب''حرام'' ہے۔(معالم العرفان جلد۱۵صفحہ۴۲۶)

''اس وقت عورتون کی تصاویر اخبارات اور ٹیلی ویژن پر بلا روک ٹوک آرہی ہیں یہی چیزیں''فحاشی اور عریانی'' کی تشہیر کا ذریعہ بنتی ہیں لہٰذا انہیں شائع کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیے۔''(خطبات سواتی جلد۲صفحہ۱۸۴)

''اخبارات اور ٹیلی ویژن کے اشتہارات میں تو عورتوں کی تصاویر نہایت ہی قابل اعتراض حالات میں شائع کی جارہی ہیں۔''(خطبات سواتی جلد۲صفحہ۲۱۹)

☆......مصری علماء کی تردید:

بعض مصری علماء کا نظریہ یہ ہے کہ''کیمرہ'' کے ذریعہ سے حاصل ہونے والی تصویر''تصویر'' نہیں ہے، اس کی تردید کرتے ہوئے حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:''بعض مصری عالم تصویر کو اس حکم سے نکالتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ تصویر کا یہ حکم نہیں ہے جو کہ غلط نظریہ ہے جاندار کی تصویر خواہ ہاتھ سے بنائی جائے یا مجسمہ ہو یا مشین کے ذریعے بنائی جائے جیسے بھی ہو وہ سب حرام ہے۔(ترمذی شریف ابواب البیوع صفحہ۴۲۹)

''تصویر خواہ کیمرے سے بنائی جائے یا پینٹنگ کے ذریعے یا پتھر اور لکڑی وغیرہ کو تراش کر بنائی جائے سب حرام ہیں بشرطیکہ تصویر جاندار کی ہو، بعض علماء نے کہا کہ یہ حکم کیمرے کی تصویر پر لاگو نہیں ہوتا مگر یہ نظریہ درست نہیں ہے۔''(دروس الحدیث جلد۲صفحہ۲۸۵)

☆......ویڈیو تصویر کو''عکس'' کہنے والوں کی تردید:

بعض حضرات کہتے ہیں کہ ''ٹی وی اور ویڈیو'' کے ذریعہ سے جو''تصویر'' آتی ہے وہ ''تصویر'' نہیں ہے بلکہ ''آئینہ'' کی طرح ''عکس'' ہوتا ہے، حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ان کی تردید میں فرماتے ہیں: ''ٹی وی میں جو تصاویر آتی ہیں اس کو دیکھنے سے گناہ ہوتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تصویر ''عکس'' ہوتا ہے وہ غلط کہتے ہیں۔'' (خطبات سواتی جلد۴ صفحہ ۲۴۱)

☆...... براہِ راست نشریاتی پروگرام:

بعض حضرات کہتے ہیں کہ ''براہِ راست نشریات'' کے ذریعہ سے ''اچھے پروگرام'' دیکھے جاسکتے ہیں، ان کی تردید کرتے ہوئے حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' کہ عرفات جیسی عبادت بھی دیکھنا درست نہیں'' چنانچہ فرماتے ہیں: ''بہرحال مسلمان ممالک کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ عرب میں جاکر فلمیں بنتی ہیں اور ہم خود اس کی سرپرستی کررہے ہیں، میں نے تو پہلے بھی کہا تھا کہ حج کی فلم نہ لاؤ، عرفات سے براہِ راست مناسک حج کو دکھانا لہو ولعب میں شمار ہوگا۔ آپ کہتے ہیں کہ اس سے مسلمانوں کے دل میں حج کرنے کا شوق بڑھتا ہے، میں کہتا ہوں کہ اسے تماشے کی شکل میں دنیا کو دکھاتے ہو اس سے شوق تو کیا بڑھے گا البتہ وقعت ضرور کم ہوگی۔'' (خطبات سواتی جلد۲ صفحہ ۱۶۳)

☆...... ''تصویر'' کی وجہ سے ''ٹی وی'' پر اچھا پروگرام دیکھنا بھی گناہ ہے۔

''ہر شریعت میں تصویر رکھنا اور اس کا بنانا گناہ ہے یادرکھنا، اور جو تصویریں غیر محرموں کے سامنے نظر آتی ہیں اس کا گناہ یقیناً ہوگا، آپ اچھے سے اچھا پروگرام دیکھیں یا برے سے برا دیکھیں گناہ سے خالی نہیں۔'' (خطبات سواتی جلد۴ صفحہ ۲۴۱)

☆...... کرنسی نوٹ وغیرہ پر فوٹو کا حکم:

''جاندار کی فوٹو بنانا حرام ہے پاسپورٹ یا شناختی کارڈ کے لئے فوٹو مجبوری کے تحت بنوائی جاتی ہے اور اس کا گناہ ان لوگوں پر ہے جنہوں نے یہ قانون بنایا ہے۔''

(خطبات سواتی جلد۱ صفحہ ۱۳۷)

مسئله: نوٹ پرتصویر یا پاسپورٹ، شناختی کارڈ وغیرہ پرتصویر مجبوری اوراضطرار کی حالت میں ہےاوراس کا گناہ ان لوگوں پر ہوگا جوایسا قانون بنانے کے ذمہ دار ہیں۔''(نماز مسنون صفحہ۵۲۱)

''اس حدیث کے پیش نظر علماء نے پاکستانی کرنسی پرموجودتصویر پراعتراض کیا ہےمگر کسی بھی حاکم وقت نے اس طرف توجہ نہیں کی، جوشخص مجبوراً پاسپورٹ، شناختی کارڈ یاحج درخواست پرفوٹو لگاتا ہے وہ تو بری الذمہ ہوجائے گا مگراس فوٹو لگانے کی ذمہ داری فوٹو کا قانون جاری کرنے والوں پر ہوگی۔''(دروس الحدیث جلد۲صفحہ۲۱۹-۲۲۰)

☆......اجتماعات اور بالخصوص علماء کی تقاریر میں ویڈیو پراظہار افسوس:

''انفرادی تصویر کے علاوہ اب تو تقریبات کے اجتماعی فوٹو بلکہ ویڈیوفلمیں بن رہی ہیں انااللّٰہ وانا الیہ راجعون اس ذوق شوق کا پتہ تواس دن چلے گا جب سزا کی نوبت آئے گی۔''

(دروس الحدیث جلد۲صفحہ۲۲۰)

''اب صورت حال یہ ہے کہ فوٹو کے بغیر کوئی خبر چھپتی ہی نہیں، اب تو مولوی بھی فوٹو چھپوانے میں پیش پیش ہیں، ویڈیوکیسٹوں نے تو مسئلہ آسان کردیا ہے،اب مولوی صاحب کی پوری تقریر کی ویڈیو بن جاتی ہے حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا لعن اللّٰـہ المصورین ''تصویرکشی کرنے والوں پرخدا کی لعنت ہے''......اب اس کام میں سب ننگے نظر آرہے ہیں اور کوئی کسی کو پوچھنے والا نہیں یہ بھی بہت بڑا فتنہ ہے۔''(معالم العرفان جلد۱۳صفحہ۸۸۵)

''حضور ﷺ کا فرمان ہے لعن اللّٰہ المصورین ''مصوروں پرخدا کی لعنت ہے''...... مگرآج کی دنیا میں تصویر کے بغیر کوئی کام ہی نہیں چلتا،تصویر کے بغیر تو لوگ اخبار نہیں پڑھتے اور اب ٹیلی ویژن نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے۔اب تو علماء کی تقریروں اور جلسوں کی بھی ویڈیوز بن رہی ہیں گویا''تصویر''زندگی کا ایک لازمی حصہ بن چکی ہے، یہ سب ملعون چیزیں ہیں۔''

(معالم العرفان جلد۱۸صفحہ۲۹۳)

ان عبارات سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے

''تصویر'' سے متعلق ذرا بھی گنجائش نہیں رکھی۔

اللہ تعالیٰ حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے درجات بلند فرمائے اور حضرت امام اہل سنت دام مجدہم کا سایہ صحت وعافیت کے ساتھ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور ہمیں ان ہی نظریہ پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے ......آمین یا الٰہ العالمین

حافظ عبدالقدوس قارن

مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۱۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتوی:

ایک استفتاء کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ٹیلی ویژن لہو ولعب اور گانے بجانے کا آلہ ہے اس میں جاندار کی تصاویر کی بھرمار ہوتی ہے مردوں کی نظر نامحرم عورتوں کی تصویر اور عورتوں کی نظر نامحرم مردوں کی تصویر پر پڑتی ہے بلکہ ارادتاً وشوقاً ورغبتاً دیکھا جاتا ہے اور یہ ناجائز ہے، خبریں سننے کے لئے خبر دینے والے کی تصویر دیکھنا ضروری نہیں ہے لہٰذا یہ بالکل غیر ضروری ہے......''

(فتاوی رحیمیہ ۱۰/ ۱۴۷ مکتبہ دارالاشاعت بحوالہ مفصل ومدلل فتوی ص ۱۳۶)

نوٹ: مفتی لاجپوری رحمہ اللہ نے بھی سکرین پر آنے والی شبیہ کو تصویر ہی فرمایا ہے اور ٹی وی کے عدم جواز پر جاندار تصویروں کی بھرمار کو علت بنایا ہے۔ (مفصل ومدلل فتوی ص ۱۳۷)

۱۲۔ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بانی دارالعلوم کراچی کا فتوی:

جز نمبر ۱: ''واقعہ یہ ہے کہ ظل وسایہ قائم و پائیدار نہیں ہوتا بلکہ صاحب ظل کے تابع ہوتا ہے، جب تک وہ آئینہ کے مقابل کھڑا ہے تو یہ ظل بھی کھڑا ہے جب وہ یہاں سے الگ ہوا تو یہ ظل بھی غائب اور فنا ہو گیا۔ فوٹو کے آئینہ پر جو کسی انسان کا عکس آیا اس کو عکس اسی وقت کہا جا سکتا ہے جب تک اس کو رنگ وروغن اور مسالہ کے ذریعہ قائم اور پائیدار نہ بنا دیا جائے اور جس وقت اس عکس کو

قائم اور پائیدار بنادیا اسی وقت یہ عکس تصویر بن گئی۔'' (تصویر کے شرعی احکام ص ۱۵)

اس جز کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم لکھتے ہیں:

(۱) اس عبارت میں ''ظل وسایہ قائم و پائیدار نہیں ہوتا بلکہ صاحب ظل کے تابع ہوتا ہے''...... سے ثابت ہوا کہ عکس اور تصویر میں تابعیت کا فرق ہے۔

(۲) اسی طرح (جز نمبر ا میں موجود......از ناقل) عبارت ''اس کو عکس اسی وقت کہا جا سکتا ہے جب تک اس کو رنگ و روغن اور مسالہ کے ذریعہ قائم اور پائیدار نہ بنا دیا جائے اور جس وقت اس عکس کو قائم اور پائیدار بنا دیا اسی وقت یہ عکس تصویر بن گئی'' ...... سے بھی ثابت ہوا کہ عکس میں صنعت و اختیار کا دخل نہیں ہوتا کیونکہ روغن اور مسالہ لگانا انسان کی صنعت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

(تصویر کی مختلف اقسام اور ہماری غفلت ص ۸ از حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم العالیہ)

جز نمبر ۲: ''سرور عالم ﷺ نے جو مضمون شراب کے متعلق فرمایا ہے......آج امت نے اس کو صرف شراب ہی نہیں بلکہ اکثر دوسرے محرمات میں بھی استعمال کر رکھا ہے......شراب کا نام الکحل یا اسپرٹ رکھ کر جائز کر لیا گیا تو تصویر کشی کا لقب فوٹو گرافی (ڈیجیٹل تصویر......از ناقل) رکھ کر حلال کر لیا گیا۔'' (آلات جدیدہ ص ۱۳۸ بحوالہ جواہرات مفتی اعظم ص ۱۹۴ طبع محرم الحرام ۱۴۳۶ھ ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

جز نمبر ۳: ''تصویر کشی صرف اسی کا نام نہیں کہ قلم سے تصویر بنائی جائے یا پتھر وغیرہ کا بت تراشا جائے بلکہ وہ تمام صورتیں تصویر کشی میں داخل ہوتی ہیں جن کے ذریعہ تصویریں تیار ہوتی ہیں خواہ وہ آلاتِ قدیمہ کے ذریعہ ہو یا آلاتِ جدیدہ فوٹو گرافی اور طباعت وغیرہ سے......احکام کا تعلق اصل مقصد سے ہوتا ہے، اس لئے جیسے قلم ذریعہ تصویر کشی ہے ایسے ہی طباعت اور آلاتِ فوٹو گرافی ذریعہ تصویر سازی ہیں بلکہ بلا واسطہ آلہ کے تو کوئی تصویر بھی نہیں بنتی، کیا قلم آلہ نہیں ہے؟ پھر آلات کے احکام مختلف ہونے کے کوئی معنی نہیں۔'' (ماخوذ از جواہر الفقہ ج ۷ ص ۴۶۷ مطبوعہ مکتبہ دار العلوم کراچی بحوالہ ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۵۳)

جز نمبر ۴ ''کچھ حضرات نے یہ فلسفہ اختیار کیا کہ جب کوئی مرض وبائی صورت اختیار کر لے اور

عام ہو جائے تو اس کو مرض کہنا ہی چھوڑ دو، نہ اس کے علاج کی ضرورت ہے اور نہ اس سے بچنے کی کوشش ضروری ہے اور حیلہ یہ نکالا کہ فوٹو کی تصویر در حقیقت تصویر نہیں، وہ تو ایک سایہ اور ظل ہے۔''
(تصویر کے شرعی احکام ص ۵۹-۶۰ مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی)

جز نمبر ۵: ''کسی جاندار کی صورت بنانا خواہ مجسمہ کی صورت میں یا نقش ورنگ کی صورت میں یا فوٹو کے ذریعہ عکس کو قائم کیا جائے (جیسے کمپیوٹر یا موبائل اور کیمرہ میں ہر رنگ کی تصویر کو محفوظ کیا جاتا ہے......از ناقل) یہ سب بلاشبہ تصاویر وتماثیل ہیں جن کی حرمت پر اس قدر احادیث صحیحہ وارد ہیں کہ اگر تواتر کا دعویٰ کیا جائے تو غالباً صحیح ہوگا......احادیث مذکورہ اور عباراتِ فقہاء سے بھی ثابت ہے کہ فوٹو اور مطلقاً تصویر کھینچنا اور کھنچوانا اور ان کا استعمال کرنا اور ان کا اپنے پاس رکھنا گناہِ کبیرہ ہے اور کرنے والا ان افعال کا فاسق ہے اور نماز اس کے پیچھے جبکہ دوسرا امام صالح مل سکتا ہو مکروہِ تحریمی ہے۔'' (کتبہ الاحقر محمد شفیع عفا اللہ عنہ مدرس دار العلوم دیو بند ۳ شعبان ۱۳۵۴ھ)

نوٹ: اسی فتویٰ کے جز نمبر ۵ پر ان حضرات اکابر (نمبر شمار ۱۳ تا ۱۶) کے دستخط موجود ہیں:

۱۳۔ **الجواب صحیح بندہ اصغر حسین چشتی عفا اللہ عنہ**

۱۴۔ **الجواب صحیح مسعود احمد چشتی عفا اللہ عنہ نائب مفتی دار العلوم دیو بند**

۱۵۔ **الجواب صحیح شمس الحق چشتی عفا اللہ عنہ مدرس دار العلوم دیو بند**

☆ **الجواب صحیح محمد اعزاز علی چشتی غفرلہ مدرس دار العلوم دیو بند**

☆ اور یہی فتوی امداد المفتین ص ۹۹۵ فتاوی رحیمیہ جدید ج ۱۰، ص ۱۵۳ پر بھی موجود ہے۔ (بحوالہ مقالہ معراج النبی ﷺ ص ۱۶۴، ۱۶۵ از مفتی محمد اعظم ہاشمی صاحب مدظلہ)

۱۶۔ **شیخ الحدیث حضرت مولانا اعزاز علی صاحب قدس سرہ مفتی دار العلوم دیو بند کا فتوی:**

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مطلع الانوار صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا اعزاز علی صاحب قدس سرہ سے میں نے پوچھا کہ نصف دھڑ روح ڈالنے کے قابل نہیں لہٰذا یہ جائز ہونی چاہئے، حضرت نے جواب دیا کہ ''پھر تو مکمل تصویر بھی جائز ہونی

چاہئے اس لئے کہ تصویر میں صرف چمڑا نظر آتا ہے اور یہ روح ڈالنے کے قابل نہیں‘‘ غرض ہر قسم کی تصویر حرام ہے......‘‘ (ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۷ طبع سوم)

۱۷۔ شیخ التفسیر والحدیث محقق عالم دین حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سابق استاذ و مفتی دارالعلوم کورنگی کراچی کا فتویٰ:

جز نمبر ۱: ’’جو لوگ تصویر و تماثیل کو جائز کہہ رہے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور وجۂ ممانعت کو نہیں دیکھتے اور اپنی طرف سے علتیں نکالتے ہیں پھر یوں کہتے ہیں کہ علت نہ رہی تو حکم بھی باقی نہیں رہا...... آنحضرت ﷺ نے تو یہ علت نہیں بتائی، آپ ﷺ نے تو بتایا ہے کہ قیامت کے دن ان لوگوں کو عذاب ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت سے مشابہ بنتے ہیں۔ ایک شخص داڑھی منڈی ہوئی، پتلون پہنے ہوئے نصرانی صورت میں احقر سے بھڑ گیا کہنے لگا کیمرہ تو بہت سے بہت ڈیڑھ سو سال پہلے کی ایجاد ہے۔ میں نے کہا گناہ کو گناہ سمجھتے ہوئے کرو تو توبہ کی توفیق بھی ہو جائے گی اور اگر گناہ کو حلال کرنے کی کوشش کی جائے گی تو گناہ ڈبل ہو جائے گا اور گناہ حلال نہیں ہوگا اور حلال سمجھنے کی وجہ سے توبہ کی توفیق بھی نہیں ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی آلہ کی تخصیص تو نہیں فرمائی کہ تصویر ہاتھ سے بناؤ گے تو فرشتے گھر میں داخل نہ ہوں گے اور کسی آلہ کے ذریعے سے تصویر کھینچو گے تو فرشتوں کو ناگواری نہیں ہوگی اور یہ نہیں کہ یہ عمل ’’یضاھون خلق اللہ‘‘ میں شامل نہیں۔‘‘

(تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن ج ۴ ص ۳۴۰-۳۴۱ پارہ ۲۲ سورۃ سباء تحت آیت ۱۰ تا ۱۳ مؤلف شیخ التفسیر والحدیث مفتی عاشق الٰہی بلند شہری صاحب رحمہ اللہ ناشر مکتبہ رشیدیہ شیش محل روڈ لاہور، ناشر دار الناشر سنہ اشاعت ۱۴ ذیقعدہ ۱۴۳۷ھ، ۱۸ اگست ۲۰۱۶ء)

جز نمبر ۲: ’’جب ٹیلی ویژن چلا تھا تو علماء نے اس کی مخالفت کی تھی، جو محققین اور خدا ترس اہل علم ہیں اب تک اس کے استعمال کو حرام ہی قرار دے رہے ہیں لیکن جن لوگوں کو عوام سے دبنے اور عوام کے مطابق فتویٰ دینے کا مرض ہے ان میں سے بعض لوگوں نے کہہ دیا کہ یہ تصویر میں نہیں آتا، آئینہ کی طرح سے ہے۔ اب جو نئے مفتی آرہے ہیں انہوں نے فرما دیا کہ ٹیلی ویژن آج کل ضرورتِ انسان میں داخل ہو چکا ہے گویا کہ اگر اس میں کوئی پہلو عدم جواز کا تھا بھی تو ’’الضرورات

تبیع المحظورات ‘‘ کے پیش نظر وہ بھی ’’کالمعدوم‘‘ ہو، کیا یہ بھی کوئی شرعی دلیل ہے کہ انسان معصیت کا اس حد تک خوگر بن جائے کہ اسے چھوڑے تو اضطراری کیفیت ہو جائے اور پھر اس معصیت کو حلال کر لے۔‘‘ (تبلیغی اور اصلاحی مضامین ۴/ ۱۴۷ طبع ادارۃ المعارف کراچی)

جز نمبر۳: ’’......حضور اکرم ﷺ نے یوں تو نہیں فرمایا تھا کہ چونکہ عرب نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اس وقت تصویر حلال ہو جائے گی، احادیث شریفہ میں جو ممانعت آئی ہے وہ تو عام اور مطلق ممانعت ہے، اپنی طرف سے علت گھڑنا اور شریعت کے حکم کو بدل دینا بڑی بے دینی کی بات ہے، حدیث شریف میں تو تصویر کی ممانعت کی یہ علت بتائی ہے کہ ’’یضاھون خلق اللّٰہ ‘‘ کہ یہ لوگ اللہ جل شانہ کی خالقیت میں مقابلہ کرتے ہیں۔‘‘ (حیلے اور بہانے ص ۲۷ ناشر گابا سنز کراچی)

جز نمبر۴: ’’...... ہمارے اکابر ومشائخ جنہوں نے ہندوستان اور پاکستان میں دینی خدمات انجام دی ہیں اور علم صحیح اور عمل صحیح پر قائم ہیں اور تقویٰ وطہارت سے اللہ پاک نے ان کو نوازا ہے وہ ہر نئی چیز کا حکم قرآن وحدیث اور کتب فقہ میں تلاش کرتے ہیں، رواج کی رو میں نہیں بہہ جاتے، وہ ڈنکے کی چوٹ پر حق ظاہر کرتے ہیں، گناہ کو گناہ اور ثواب کو ثواب بتاتے ہیں۔ مصر کے علماء عوام کا حال چال دیکھ کر کچے پڑ گئے اور حدیثوں میں تاویل کرنے لگے، ہمارے علماء حق پر جمے ہوئے ہیں، ہمیشہ حق واضح کرتے ہیں، اہل حق واہل تقویٰ علماء ہی کا اتباع لازم ہے، وہ کیا عالم ہے جو رواج کی رو میں بہہ جائے اور صرف دنیا واہل دنیا پر نظر رکھے اور اظہار حق سے کترائے۔‘‘

(حیلے اور بہانے ص ۳۰)

جز نمبر۵: ’’مجبوری میں کسی کام کا جائز ہونا اور بات ہے اور بغیر مجبوری کے اس کو اختیار کرنا دوسرا امر ہے، مجبوری والی چیز پر بغیر مجبوری کی چیز کو قیاس کرنا قیاس باطل ہے...... جب پاسپورٹ، شناختی کارڈ کی مجبوری نہ ہو تو لہو ولعب کے طور پر فوٹو کھنچوانا اور اس کو آرٹ سمجھنا اور ممانعت کی احادیث شریفہ پیش کرنے والے کو دقیانوسی قرار دینا اور اس کو مذاق بنانا کہاں تک درست ہو سکتا ہے؟ اپنے ایمان سے فیصلہ لے لیں۔‘‘ (حیلے اور بہانے ص ۲۹)

جز نمبر ۶: ''بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ حدیث میں جس تصویر کشی سے ممانعت ہے وہ ہاتھ سے تصویر بنانے کے متعلق ہے اور کیمرہ سے جو تصویر اتاری جاتی ہے وہ چونکہ ہاتھ سے نہیں بنائی جاتی اس لئے وہ جائز ہے، یہ خیال غلط اور فاسد ہے، شیطان کی سجھائی ہوئی دلیل ہے، اصل مقصد تصویر بنانے کی حرمت ہے خواہ کسی بھی آلہ سے بنائی جائے۔'' (حیلے اور بہانے ص ۳۲)

۱۸۔ استاذ المحدثین والمفتین شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ سابق صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان وسابق مہتمم و بانی جامعہ فاروقیہ کراچی فرماتے ہیں:

جز نمبر ۱: شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت مؤرخہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ بمطابق ۱۲۸ اگست ۲۰۰۸ء کو جامعہ فاروقیہ کراچی میں ملکِ پاکستان کے چاروں صوبوں کے تقریباً دو درجن سے زائد مقتدر ماہرین شریعت مفتیانِ کرام نے متفقہ طور پر ٹی وی کے ذریعے تبلیغِ دین کو شریعت کی خلاف ورزی اور فتنہ جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی قرار دیا، مکمل عبارت درج ذیل ہے: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد و تبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق و ترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

جز نمبر ۲: ''اب رہ جاتی ہے بات ٹیلی ویژن، ویڈیو اور کمپیوٹر کی تصویر کی، اس کے بارے میں جمہور اہل فتاویٰ کا فتویٰ عدم جواز کا ہے۔'' (فتاوی حقانیہ باب التصاویر، جدید آلات کا حکم ۴۳۲/۲، احسن

الفتاوی ۸/ ۲۸۹، ۳۰۰، فتاوی محمودیہ ۵/ ۱۶۹) نیز دیکھئے النهضة الاصلاحية للشيخ مصطفیٰ الجامی ۲۶۴، ۲۶۵۔ (کشف الباری شرح صحیح بخاری کتاب اللباس ص ۳۰۸)

۱۹۔ محدث کبیر، شیخ الحدیث والتفسیر، محقق مدقق، علامہ محمد یوسف بنوری صاحب رحمہ اللہ بانی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کا موقف:

جز نمبر۱: ''اگر کوئی شخص جائز اور باوقار طریقوں سے ہماری دعوت کو قبول کرتا ہے تو ہمارے دیدہ ودل اس کے لئے فرشِ راہ ہیں لیکن جو شخص فلم دیکھے بغیر دین کی بات سننے کے لئے تیار نہ ہوا سے فلم کے ذریعے دعوت دینے سے ہم معذور ہیں، اگر ہم یہ مؤقف اختیار نہ کریں تو آج ہم لوگوں کے مزاج کی رعایت سے فلم کو تبلیغ کے لئے استعمال کریں گے کل بے حجاب خواتین کو اس مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا اور رقص وسرور کی محفلوں سے لوگوں کو دین کی طرف بلانے کی کوشش کی جائے گی، اس طرح ہم تبلیغ کے نام پر خود دین کے ایک ایک حکم کو پامال کرنے کے مرتکب ہوں گے۔''

(نقوش رفتگاں ص ۱۰۴، ۱۰۵)

جز نمبر۲: ''تمام امت جاندار اشیاء کی تصاویر کی حرمت پر متفق ہے لیکن خدا غارت کرے اس مغربی تجدد کو کہ اس نے ایک متفقہ حرام کو حلال ثابت کرنا شروع کر دیا......شاید دجال اکبر کے دجالی فتنوں کی تیاری ہو رہی ہے خصوصاً عالم اسلام ہر معصیت، ہر فتنہ اور ہر برائی کی آماجگاہ بنا ہوا ہے، آئے دن کے ان ہزاروں فتنوں میں ایک ''فوٹو'' کا فتنہ ہے، جہاں دیکھیں فوٹو گرافر موجود ہیں، دعوت وضیافت ہو یا مجلس نکاح، اجلاس ہو یا پرائیویٹ اجتماع، ہر جگہ فوٹو گرافر موجود ہوگا اور کیمرہ سامنے۔ اس معصیت نے وبائی فتنہ کی شکل اختیار کر لی ہے......آج ان فوٹو گرافروں، کیمرہ بازوں اور اخبار نویسوں کے طفیل عریاں غلاظت کے انبار ہمارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں اور اس سے پورا معاشرہ متاثر بلکہ متعفن ہو رہا ہے مگر حیف ہے کہ اس پر کوئی گرفت کرنے والا نہیں، ستم یہ کہ اس عمومی اور عالم گیر صورت نے عام طبقہ کے ذہن سے یہ خیال ہی ختم کر دیا ہے کہ یہ بھی کوئی ناجائز کام یا معصیت اور گناہ ہے......نہ صرف ہمارے اکابر بلکہ تمام فقہائے امت کا اس پر اتفاق ہے کہ

فوٹو حرام ہے...... کچھ لوگ تو اس کے جواز کے لئے بھی حیلے بہانے تراشنے لگے ہیں لیکن کون نہیں جانتا کہ کسی معصیت کے عام ہونے یا عوام میں رائج ہونے سے وہ معصیت ختم نہیں ہو جاتی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے کسی چیز کو جب حرام قرار دے دیا تو اس کے بعد خواہ سو بہانے کئے جائیں مگر اس کے جواز کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ آج کل سود، بیمہ اور اسی قسم کی بہت سی چیزیں جنہیں مغربی تہذیب وتمدن کی لادینی نے جنم دیا ہے، ہمارے جدید تمدن میں گھس آئی ہیں، اس فتنے کے کرشموں سے نہ دین محفوظ ہے، نہ اخلاق، نہ کسی کی جان محفوظ ہے، نہ کسی کا ایمان، نہ آبرو محفوظ ہے، نہ کسی کی عصمت...... فواحش ومنکرات کی اشاعت میں مصوری کا اتنا بڑا دخل ہے کہ اس کی وجہ سے تقویٰ وطہارت و پاکیزہ زندگی کی بنیادیں ہل گئیں لیکن آج کل کی اصطلاح میں یہ ثقافت اور آرٹ ہے اور غضب یہ کہ اس کو ''اسلامی آرٹ'' کا نام دیا جاتا ہے۔''

(دورِحاضر کے فتنے بحوالہ جاوید احمد غامدی کا منشور ص ۸۵ تا ۹۳ طبع سوم فروری ۲۰۱۶ء ناشر مکتبہ ایمان ویقین علامہ بنوری ٹاؤن کراچی مؤلف شیخ الحدیث مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب مدظلہ)

نوٹ: پورا مقالہ بہت خوب لکھا گیا ہے۔

۲۰۔ شیخ التفسیر والحدیث محقق علامہ فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم کا موقف:

حضرت بنوری رحمہ اللہ کا کلام تحریر کرنے کے بعد اپنی اسی کتاب میں فرماتے ہیں:

جز نمبر ۱: ''مجھے یہ خوشی ہو رہی ہے کہ اس کے ضمن میں تصویر کشی، فوٹو سازی اور موسیقی پر بھرپور کلام ہو رہا ہے اور طلباء وعلماء کے سامنے دین اسلام کا ایک ایک حکم واضح ہو رہا ہے خاص کر حضرت بنوری رحمہ اللہ کا عظیم مقالہ منظر عام پر آرہا ہے۔'' (جاوید احمد غامدی کا منشور ص ۹۴ سنۃ طبع فروری ۲۰۱۶ء)

جز نمبر ۲: ''تصاویر تصویر کی جمع ہے کسی چیز کی صورت بنانے کو تصویر کہتے ہیں خواہ مجسمہ کی صورت میں ہو یا ہاتھ کی کشیدہ کاری سے ہو یا کیمرہ ومشین شعاعوں کے ذریعہ سے ہو سب کو تصویر کہہ سکتے ہیں...... باب التصاویر کی احادیث میں جن جاندار تصاویر کا بیان کیا گیا ہے اس میں پردوں پر تصویروں کی ممانعت کا تذکرہ ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ تصاویر کی ممانعت کا تعلق صرف مجسموں سے نہیں ہے بلکہ جاندار حیوان کی ہر قسم کی تصاویر حرام ہیں خواہ ہاتھ سے بنائی گئی ہوں یا کوئی اور

ذریعہ استعمال کیا گیا ہو۔جاندار کی تصاویر کی حرمت کی دو وجہ ہیں (۱) حرمت کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جاندار کی تصاویر میں تخلیق خداوندی سے مشابہت ہے۔(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ تصاویر کے راستہ سے ہمیشہ شرک آیا ہے اور آئندہ بھی آئے گا......''

(تحفۃ المنعم شرح مسلم ج۶ص ۵۸۳-۵۸۴ کتاب اللباس والزینۃ ناشر مکتبۃ الشیخ کراچی)

۲۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان وامیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت'' کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

جز نمبر ا: ''جاندار کی تصویر بنانا دین اسلام میں حرام قرار دی گئی ہے اور یہ حرمت عام ہے اس سلسلہ میں نصوص شرعیہ اور فقہی احکام کی تفصیلات سے اہل علم بخوبی واقف ہیں، اس میں متدین اہل علم کو کبھی بھی علمی اشکال یا فقہی دقت کا سامنا نہیں رہا کیونکہ اہل علم کے سامنے وہ نصوص ہمہ وقت گردش کرتی رہتی ہیں جن میں تصویر سازی کے گناہ کی سنگینی کا بیان پایا جاتا ہے۔ارشاد نبوی ﷺ: قیامت میں لوگوں میں سب سے سخت عذاب پانے والوں میں نبی کا قاتل، نبی کے ہاتھوں قتل ہونے والا، والدین میں سے کسی ایک کا قاتل، تصویر بنانے والے لوگ اور ایسا عالم جس کے علم سے نفع نہ ہوتا ہو۔بعض لوگ ڈیجیٹل سسٹم کے ذریعے منظر بندی کو تصویر کے حکم سے خارج قرار دیتے ہیں اور اس رائے کی نسبت بعض اہل علم کی طرف ہونے کی بنا پر اچھے خاصے دین دار لوگ تصویر سازی کے عمل میں بے دریغ مبتلا ہو چکے ہیں یہاں تک کہ تصویر سازی کا یہ عمل اکثر مقامات پر ارادی یا غیر ارادی طور پر تقریباً ہر دینی محفل کا حصہ بھی بن چکا ہے الا ما شاء اللہ......اور طوفان بلا خیز سے تصویر کی حرمت کا احساس بھی تقریباً ناپید ہو چکا ہے۔اس صورت حال میں کبار اہل علم کا فرض بنتا ہے کہ وہ عوام وخواص میں تصویر سازی کے گناہ کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کریں۔''

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص۱۲ تا ۱۴ طبع سوم ۲۰۱۸ء)

جز نمبر ۲: حضرت ڈاکٹر صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات ۲۰۱۸ء کے بعد مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ

پاکستان کو وفاق المدارس کے دفتری پیڈ پر خط لکھا جس میں حضرت نے امتحانی انتظامات پر اطمینان کا اظہار فرمانے کے بعد لکھا: ''......امتحانات کی رپورٹنگ کے حوالہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ وفاق کے مختلف امتحانی مراکز میں طلبہ اور نگرانوں کی تصاویر اور مووی بنا کر میڈیا پر عام کی گئی ہیں، واضح رہے کہ وفاق المدارس کے قیام سے لے کر آج تک تمام اکابر کا بالعموم متفقہ موقف رہا ہے کہ تصویر سازی، فوٹوگرافی اور فلم بندی کا کوئی بھی عمل شرعی لحاظ سے درست نہیں ہے......''

(۲/۰۷/۱۴۳۹ھ بمطابق ۱۶/۴/۲۰۱۸ء، الرقم: ف ق ۲۰۱۸/۰۱۰)

نوٹ: یہ پورا خط اس کتاب کے پچھلی جانب والے ٹائٹل پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتوی:

جز نمبر ۱: تصویریں بنانا خصوصاً مسجد کو اس گندگی کے ساتھ ملوث کرنا حرام اور سخت گناہ ہے۔''

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ۷/۶۱ ناشر مکتبہ لدھیانوی کراچی)

جز نمبر ۲: ''فلم اور تصویر آنحضرت ﷺ کے ارشاد سے حرام ہے اور ان کو بنانے والے ملعون ہیں۔'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۷/۶۷)

جز نمبر ۳: ''ہماری شریعت میں جاندار کی تصویر حرام ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے، ٹیلی ویژن اور ویڈیو فلموں میں تصویر ہوتی ہے جس چیز کو حضور ﷺ حرام اور ملعون فرما رہے ہوں اس کے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۷/۳۸۹)

جز نمبر ۴: ''ٹیلی ویژن کا مدار تصویر پر ہے اور تصویر کا ملعون ہونا ہر مسلمان کو معلوم ہے اور کسی ملعون چیز کو کسی نیک کام کا ذریعہ بنانا بھی درست نہیں ہے مثلاً شراب سے وضو کر کے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے، تمام اہل علم اس پر متفق ہیں کہ عکسی تصویریں جو کیمرے سے لی جاتی ہیں ان کا حکم تصویر کا ہے خواہ متحرک ہو یا ساکن۔'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۸ ص ۴۳۵)

جز نمبر ۵: ''جب شارع نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے تو تصویر سازی کا طریقہ خواہ کیسا ہی ایجاد کر لیا جائے تصویر تو حرام ہی رہے گی۔'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۸/۴۴۲)

۲۳۔ شیخ الحدیث فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبد السلام چاٹگامی صاحب دامت برکاتہم

العالیہ سابق رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، استاذ حدیث وفقہ جامعہ اہلیہ دارالعلوم معین الاسلام چاٹگام بنگلہ دیش کا فتویٰ:

جزنمبر۱: تصاویر کی خرید وفروخت اور انٹرنیٹ پر دینی پروگرام دیکھنے کا حکم......سوال نمبر۵۳۲ کا جواب لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ''صورت مسئولہ میں تصاویر سازی بلاضرورت شدیدہ ناجائز وحرام ہے، اسی طریقہ سے تصاویر جمع کر کے فیشن والوں کو بیچنا اور خریدنا مسلمان لڑکے اور لڑکیوں کے واسطے ناجائز وحرام ہے، قرآن وحدیث میں ان چیزوں کی ممانعت آئی ہے اور عذاب اور سزا کی دھمکی وارد ہوئی ہے نیز انٹرنیٹ میں تقاریر سن کر دین حاصل کرنے میں بھی چونکہ تصاویر دیکھنے پڑتے ہیں اور تصاویر کا دیکھنا بھی بلاضرورت شدیدہ ناجائز ہے اور گناہ ہے، اس کے بغیر بھی دینی امور جانے جاسکتے ہیں، حاصل ہو سکتے ہیں تو انٹرنیٹ کے ذریعہ دین کی باتیں سننا، دین حاصل کرنا درست نہیں۔ جو علماء انٹرنیٹ پر تقریر کرتے ہیں شاید ان کا فتویٰ جواز کا ہو لیکن ان کا فتویٰ بلا دلیل شرعی ہونے کی وجہ سے غلط ہے، ہمارے نزدیک حدیث کی رو سے یہ علماء بھی گناہ گار ہیں اور جواز کا فتویٰ دینے والے بھی گناہ گار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین کا فہم اور سمجھ عطا فرمادے اور دین کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور گمراہی سے ہمیں اور سب مسلمانوں کو بچاوے۔ آمین یارب العالمین......کتبہ: بندہ محمد عبدالسلام عفا اللہ عنہ'' (آپ کے سوالات اور ان کا حل احادیث کی روشنی میں ج۳ ص۲۶ تا۲۸ طبع اپریل ۲۰۱۷ء ناشر اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن از مفتی عبدالسلام چاٹگامی صاحب مدظلہ)

جزنمبر۲: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت

واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''(اسلامی نظام معیشت کے تناظر میں موجودہ اسلامی بینکنگ پر ایک تحقیقی فتویٰ ص ۸۷-۱۷۹ از شیخ الحدیث مفتی اعظم مفتی حمید اللہ جان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ)

۲۴۔ فقیہ العصر شیخ الحدیث مفتی سید عبدالشکور ترمذی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فاضل دارالعلوم دیوبند کا موقف:

''اس زمانے میں ایسے مضامین اور رسائل کی سخت ضرورت ہے جن سے مسلمانوں کے معاشرہ کی اصلاح ہونے میں مدد اور معاشرت کی اصلاح ہو،قرآن کریم اور احادیث میں لہو ولعب (کھیل تماشا) کی جس قدر مذمت ہوئی ہے وہ سب آیتیں اور احادیث اس ٹی وی کی مذمت میں پیش کی جاسکتی ہیں، ٹیلی ویژن لہوولعب اور گانے بجانے کا آلہ ہے،اس میں جاندار کی تصویریں بھی بکثرت آتی ہیں، مردوں کی نظر نامحرم عورتوں کی تصویر پر پڑتی ہے بلکہ وہ ارادہ وشوق ورغبت سے دیکھا جاتا ہے اور یہ ناجائز ہے، بعض مرتبہ اس پر فلم بھی دکھائی جاتی ہے جس میں فحاشی،عریانی وشہوت انگیز مناظر ہوتے ہیں۔گھر میں چھوٹے بڑے، ماں، بہن، بہو، بیٹیاں سب ہی ہوتے ہیں اور سب شوق سے دیکھتے ہیں، یہ انتہائی بے غیرتی اور بے حیائی ہے، بچوں کے اخلاق پر خراب اثر پڑنے اور بچپن ہی سے ان کے اندر غلط عادتیں پیدا ہونے کا قوی ذریعہ ہے،اس کی پوری ذمہ داری اور اس کا وبال والدین اور گھر کے سر پرستوں پر ہوگا۔اس لئے اس کے دیکھنے سے مکمل پرہیز کیا جائے اور ویڈیو کیسٹ تو عموماً فلم ہی ہوتی ہے اس کی حرمت تو بالکل ظاہر ہے، ٹی وی کے پردہ پر جو تصویریں نظر آتی ہیں ان کو دیکھ کر یقیناً دل میں غلط شہوانی خیالات کا پیدا ہونا طبعی بات ہے،اس لئے ان تصویروں کو دیکھنا جائز نہ ہوگا......سید عبدالشکور ترمذی جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ''(بحوالہ ٹی وی چینلز کے نقصانات ص ۴۸ مرتب مفتی اعظم ہاشمی صاحب مدظلہ)

۲۵۔ حضرت مولانا مفتی محمود حسن بلند شہری مدظلہم مفتی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

سوال: محترم المقام حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم ......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ......

دیگر عرض خدمت عالیہ اینکہ تصویر کشی اور تصویر سازی کی حرمت اظہر من الشمس ہے اور کسی مفتی نے اس کی حلت کا فتوی آج تک نہیں دیا مگر ضرورتِ شدیدہ کی بناء پر، اس کے باوجود بغیر کسی ضرورت کے اس کا ابتلائے عام ہوتا جارہا ہے، اس نازک حالات میں ہم اس کے خلاف آواز اور ایک تحریک اٹھانا چاہتے ہیں شریعت کی رو سے اس کا کیا حکم ہے؟......العارض حکیم فضل الکریم حسینی مفتی اعظم مدنی دارالافتاء عالمی خواتین مدنی مشن، آسام

جواب: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم وباللّٰہ العصمۃ والتوفیق. حامدًا ومصلیًا ......تصویر کشی و تصویر سازی کا حرام ہونا تو آپ کو معلوم ہی ہے نصوص بھی آپ کے سامنے ہیں، جواہر الفقہ میں مستقلاً ایک رسالہ اس سلسلہ میں لگا ہوا ہے اس میں دلائل مذکور ہیں ابتلائے عام کی وجہ سے یہ جائز نہیں ہوگا بلکہ حرام ہی ہے، آپ اس سلسلہ میں اصلاحی تحریک چلانا چاہتے ہیں، ماشاء اللہ بہت مبارک جذبہ ہے اللہ پاک پوری کامیابی عطا فرمائے۔فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

الاحقر محمود حسن بلند شہری غفرلہ دارالعلوم دیوبند......۲۴/۴/ ۱۴۲۸ھ

☆ الجواب صحیح: حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ (مفتی دارالعلوم دیوبند)

☆ زین الاسلام قاسمی صاحب الہ آبادی دامت برکاتہم مفتی دارالعلوم دیوبند

۲۶۔ محمد ظفیر الدین غفرلہ (نائب مفتی دارالعلوم دیوبند)

(ماہنامہ انوار مدینہ ص ۴۸-۴۹ اگست ۲۰۱۴ء، چند اہم عصری مسائل ص ۳۴۴ جولائی ۲۰۱۲ء مرتب مفتی زین الاسلام قاسمی صاحب مدظلہم ناشر مکتبہ دارالعلوم دیوبند)

۲۷۔ حضرت مولانا مفتی حکیم فضل الکریم حسینی صاحب مدظلہم مفتی اعظم مدنی دارالافتاء عالمی خواتین مدنی مشن، آسام کا موقف بھی یہی ہے جیسا کہ ان کے مندرجہ بالا استفتاء سے ثابت ہوا۔

۲۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب دامت برکاتہم رئیس وموسس مرکز الفکر الاسلامی ڈھاکہ بنگلہ دیش اپنے پاس تصدیق کے لئے آئے ہوئے ایک بڑے ادارے کا فتوی دارالعلوم دیوبند کے مہتمم صاحب کو بھیجتے ہوئے لکھتے ہیں: ’’گرامی قدر محترم المقام حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم! بعد سلام مسنون......خدمت اقدس میں ضروری عرض یہ کہ دارالعلوم کراچی

پاکستان سے ایک فتوی بندے کے پاس ایک خط کے ساتھ آیا ہے جس میں اس فتوی کے سلسلے میں رائے طلب کی گئی ہے۔اس فتوی کو اچھی طرح پڑھا،تحریر میں تیزی تو بہت ہے مگر قلب منشرح نہیں، اس قسم کا فتوی لکھنے والا عموماً نوجوانوں کا طبقہ ہے اور بندہ اکابر دیو بند کے افکار و نظریات کو ماننے اور چلنے کا پابند ہے۔ اسی بنا پر حضرت والا کے پاس فتوی کے سارے کاغذات ارسال ہیں اور یہ دریافت طلب ہے کہ اس مسئلے میں دارالعلوم دیو بند کا موقف کیا ہے، اس کی وضاحت فرمانے کا امیدوار ہوں، دارالافتاء اس لئے نہیں بھیجا کہ مجھے فتوی حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ دارالعلوم دیو بند کے موقف سے مطلع ہونا چاہتا ہوں......والسلام! مفتی عبدالرحمٰن

حضرت مہتمم صاحب (دارالعلوم دیو بند) نے مفتی عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ کی طرف سے مرسلہ مفصل فتوی دارالافتاء (دارالعلوم دیو بند از ناقل) بھیج کر رائے طلب فرمائی تو مفتیانِ دارالعلوم دیو بند نے مکمل تحریر پڑھ کر ذیل میں لکھا گیا جواب فتوی کی شکل میں پیش کر کے اپنے موقف کی وضاحت کی:

’’ڈیجیٹل سسٹم کے تحت اسکرین پر جو مناظر یعنی تصویریں وغیرہ آتی ہیں وہ سب شرعاً تصویر کے حکم میں ہیں، یہ سینما کی تصویروں کے مثل ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ سینما میں ریز سامنے سے ڈالی جاتی ہیں اور ٹی وی میں پیچھے سے، جو مفاسد سینما کی تصویروں سے پیدا ہوتے ہیں وہی سارے مفاسد ٹی وی کی تصویروں سے بھی پیدا ہوتے ہیں۔اس لئے ان تصاویر کا دیکھنا شرعاً ناجائز قرار دیا جائے گا۔دارالعلوم دیو بند کے ارباب افتاء کا فتوی اور مؤقف یہی ہے۔۶۴۶/ب/۱۴۳۰ ۲۸/۴/۱۴۳۰ھ‘‘

☆ المصدق: حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ (مفتی دارالعلوم دیو بند) ۲۸/۴/۱۴۳۰ھ

☆ الجواب صحیح: محمود حسن غفرلہ......بلند شہری (مفتی دارالافتاء دارالعلوم دیو بند)

۲۹۔ الجواب صحیح: فخر الاسلام عفی عنہ (مفتی دارالعلوم دیو بند)

۳۰۔ الجواب صحیح: وقار علی غفرلہ (مفتی دارالافتاء دارالعلوم دیو بند)

☆ زین الاسلام قاسمی الہ آبادی (نائب مفتی دارالعلوم دیوبند)

(چنداہم عصری مسائل پردارالافتاءدارالعلوم دیوبند سے صادر کیے گئے فتاوی ص ۳۴۳ سنہ طبع ۱۴۳۳ھ)

نوٹ: مفتی عبدالرحمٰن صاحب دامت برکاتہم رئیس وموسس مرکز الفکر الاسلامی ڈھاکہ بنگلہ دیش دارالعلوم دیوبند کو لکھے گئے اپنے خط میں فرماتے ہیں:

''بندہ اکابر دیوبند کے افکار ونظریات کو ماننے اور چلنے کا پابند ہے۔'' (اور ڈیجیٹل تصویر کے متعلق اکابر کا موقف حرمت کا ہی ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہے لہٰذا مفتی عبدالرحمٰن صاحب کا موقف بھی یہی ہے)

۳۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد طاہر صاحب مدظلہم رئیس دارالافتاء جامعہ مظاہرالعلوم سہارنپور کا فتوی:

مروج ڈیجیٹل تصویر کی حرمت پر تفصیلی گفتگو فرماتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں:

''......ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ محفوظ کردہ عکس اور ٹی وی اسکرین پر ظاہر ہونے والی صورتیں بھی تصویر محرم میں داخل ہیں اور مجسم تصویر سازی اور فوٹوگرافی کی طرح ناجائز اور حرام ہیں۔فقط واللہ اعلم بالصواب.''

☆ العبد محمد طاہر عفااللہ عنہ مفتی مظاہر العلوم سہارن پور (یوپی) یکم ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

☆ الجواب صحیح: سعید احمد عفااللہ عنہ پالن پوری خادم دارالعلوم دیوبند

۳۲۔ الجواب صحیح: مقصود عالم مفتی دارالافتاء جامعہ مظاہرالعلوم سہارنپور

یہ فتوی دارالافتاء جامعہ مظاہرالعلوم سہارنپور کی طرف سے تصدیق کے لئے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند بھیجا گیا تو دارالافتاء دارالعلوم کے مفتیان کرام نے تصدیق فرماتے ہوئے لکھا:

تصدیق:

حضرت مولانا مفتی زین الاسلام قاسمی الہ آبادی مدظلہ العالی نائب مفتی دارالعلوم دیوبند دارالافتاء جامعہ مظاہرالعلوم سہارنپور کے فتوی کی تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:''باسمہ

تعالیٰ ،تصدیق کی جاتی ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمد طاہر صاحب مفتی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا تحریر کردہ فتویٰ ہٰذا جس میں ڈیجیٹل تصویر کا حکم شرعی مفصل بیان کیا گیا ہے صحیح اور درست ہے'' الجواب صحیح والمجیب مصیب ولله دره. فقط والله اعلم۔المصدق

☆ زین الاسلام قاسمی الہ آبادی (نائب مفتی دارالعلوم دیوبند)

☆ الجواب صحیح: وقار علی غفرلہ

☆ الجواب صحیح: حبیب الرحمان عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند

☆ حضرت مولانا مفتی محمود حسن مدظلہم بلندشہری دارالعلوم دیوبند

''مفتی محمد طاہر صاحب مدظلہ کا جواب درست اور حق ہے 'والحق احق ان يتبع 'مفتی محمود حسن غفرلہ بلندشہری دارالعلوم دیوبند ۴/۷/۱۴۳۲ھ'' (یوم الثلثاء الموفق ۷/۶/۲۰۱۱ء)

☆ الجواب صحیح: فخر الاسلام (دارالعلوم دیوبند)

(ماخوذ از کتاب چند اہم عصری مسائل پر دارالعلوم دیوبند سے صادر کئے گئے فتاوی از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی الہ آبادی مفتی دارالعلوم دیوبند ص ۳۴۶ تا ۳۵۸)

۳۳۔ شیخ الحدیث فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ رئیس دارالافتاء والتحقیق جامعہ دارالتقوی لاہور کا فتوی:

جز نمبر ۱: حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی مروج ڈیجیٹل تصویر کی حرمت پر لکھی گئی متفقہ عبارت کی تائید فرمائی ہے۔(بحوالہ ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۳۷)

جز نمبر ۲: ''تصویر و مجسمہ کے احکام'' عنوان کے تحت فرماتے ہیں: تصویر سے متعلق دو قسم کی چیزیں ہیں ایک تصویر کشی دوسری تصویر کا استعمال......

تصویر کشی: ''تصویر کشی صرف اسی کا نام نہیں کہ قلم یا پینسل سے تصویر بنائی جائے یا پتھر وغیرہ کا بت تراشا جائے بلکہ وہ تمام صورتیں تصویر کشی میں داخل ہیں جن کے ذریعے تصویریں بنتی ہیں خواہ وہ آلات قدیمہ ہوں یا آلات جدیدہ فوٹو گرافی اور طباعت سے ہوں یا ویڈیو اور سی ڈی وغیرہ سے ہوں، وجہ یہ ہے کہ آلات و ذرائع کی تخصیص کسی کام میں مقصود نہیں ہوتی اور احکام کا تعلق اصل

مقصد سے ہوتا ہے، تصویر تصویر ہے خواہ کسی بھی ذریعہ سے ہو۔ ویڈیو اور سی ڈی کے بارے میں بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان سے حاصل ہونے والی صورت تصویر نہیں ہے عکس ہے......اس کا جواب یہ ہے کہ ویڈیو اور سی ڈی میں آدمی کی صورت کی شعاعیں محفوظ کی جاتی ہیں اس لئے وہ آدمی کی صورت کا عکس نہیں ہے پھر ویڈیو یا سی ڈی چلانے پر اسکرین پر شعاعوں کی وجہ سے جو صورت نظر آتی ہے وہ آئینہ کے عکس سے بہت مختلف ہوتی ہے، غرض ویڈیو اور سی ڈی میں دو عمل ہیں ایک صورت کی شعاعوں کو محفوظ کرنا اور دوسرے ان شعاعوں کو صورت میں تبدیل کرنا۔ علاوہ ازیں عکس جیسا کہ آئینہ میں نظر آتا ہے اسی وقت تک رہتا ہے جب تک اصل صورت آئینہ کے سامنے رہے، اگر اصل صورت ہٹ جائے تو عکس جاتا رہتا ہے، اس کے برعکس یہاں شعاعوں کی صورت میں نقش کو محفوظ کرلیا جاتا ہے اور جب چاہو اسکرین پر اس کو جتنی دیر کے لئے چاہو ظاہر کرلو۔ رہی یہ بات کہ اسکرین پر نظر آنے والا نقش پائیدار نہیں ہوتا، آلہ بند کرنے سے ختم ہو جاتا ہے تو اس سے اس کی تصویر ہونے پر کچھ اثر نہیں پڑتا کیونکہ صورت کو شعاعوں کی شکل میں تو محفوظ کیا ہوا ہے وہ عمل تو ختم نہیں ہوتا اور دوسرا عمل جب چاہو کرلو۔ اگر پھر بھی کسی کا دل اس کے تصویر ہونے پر مطمئن نہ ہوتا ہو تو احتیاط کے پہلو کو اختیار کرنے ہی کو ترجیح حاصل ہے......سینما اور ویڈیو کی ممانعت کے لئے یہ بھی کافی ہے کہ اس میں مقصود تصاویر کا دیکھنا دکھانا ہوتا ہے۔''

(مسائل بہشتی زیور حصہ دوم باب ۶۲ صفحہ ۴۴۲ تا ۴۴۸ مکمل تفصیل ملاحظہ فرما سکتے ہیں)

جز نمبر ۳: حضرت ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مروج تصویر کے متعلق خط لکھا گیا تو جواب میں دارالافتاء والتحقیق کی طرف سے تحریر کیا گیا کہ: ''حضرت ڈاکٹر صاحب دامت برکاتہم العالیہ عمرہ کے سفر پر ہیں، حضرت کا موقف یہی ہے کہ ڈیجیٹل تصویر بھی تصویر ہے۔ دیکھئے مسائل بہشتی زیور ۲/ ۴۲۸ ایڈیشن ۲۰۱۲ء'' (فتوی نمبر ۱۲/ ۲۲۸ بتاریخ ۱۷/ ۱۰/ ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲ جولائی ۲۰۱۸ء)

۳۴۔ شیخ الحدیث والتفسیر یادگار اسلاف حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ اسلامیہ کہروڑ پکا، لودھراں کا فتوی:

جزنمبر۱: حضرت حکیم العصر رحمہ اللہ تعالیٰ جس بات کوحق وسچ اور صحیح سمجھتے تھے اس کو جواں مردی کے ساتھ کھلے بندوں کہہ دیا کرتے تھے، آپ اس معاملہ میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتے تھے، آپ کی ہمت واستقامت کے بے شمار واقعات ہیں۔ ایک مرتبہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں وفاق المدارس العربیہ کے زیراہتمام ایک اجلاس میں حضرت مولانا سمیع الحق استقبالیہ پیش فرمارہے تھے کہ اچانک کیمرے کی لائٹ آئی۔ حضرت حکیم العصر رحمہ اللہ تعالیٰ سمجھ گئے کہ فوٹو کھینچے جارہے ہیں، آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے، مولانا سمیع الحق خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا آج دیوبند کا سارا علم وتقویٰ یہاں جمع ہے، یا تو فوٹوگرافی کے جواز کا فتویٰ دے دیا جائے تاکہ میرے جیسا گنہگار آدمی دھوکے میں نہ رہے یا پھر ان کو منع کر دیا جائے۔ اسی وقت ان کو نکال دیا گیا، تین دن یہ اجلاس رہا ان تین دنوں میں پھر دوبارہ کوئی فوٹوگرافر اس اجلاس میں نہ آیا بلکہ ٹی وی والے بھی آئے ان کو بھی اجازت نہ دی گئی۔ بعد میں حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا مولانا آپ نے بہت اچھا کیا کہ ہم سب کا فرض ادا کر دیا۔ (تذکرہ حکیم العصر ص۱۲۰ مرتب شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم العالیہ، مجلّہ الفتحیہ شمارہ ۲۴ ص ۱۳)

جزنمبر۲: ''کسی کی ہو تصویر رکھنی حرام ہے اور جس دیوار پر لگی ہو...... اس کمرے کے اندر نماز مکروہ تحریمی ہے...... یہ جائز نہیں ہے...... اس کو اچھی طرح سے سمجھ لیجئے...... جتنی محبت والی تصویر ہوگی اتنی زیادہ مکروہ ہے اور یہ طالب علموں کے ذہن میں بھی بات جلدی نہیں آتی ایک عام آدمی کے دل میں کیسے آجائے؟ دل میں توحید کا اگر اثر ہو...... تو تصویر کا احترام بالکل نہیں ہونا چاہئے...... چاہے وہ استاد کی تصویر ہے...... چاہے پیر کی تصویر ہے......''

(خطبات حکیم العصر ج۳ ص ۸۷ تا ۸۹ ناشر مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ اردو بازار لاہور)

۳۵۔ جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مہتمم جامعہ عربیہ احیاء العلوم رحیم یار خان کا فتویٰ:

''لعن المصور یعنی نبی کریم ﷺ نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے اور حکم کرنے والا اس میں بطریق اولیٰ شامل ہوگا، اس فعل پر خوش ہونے والا اور اس کو جائز سمجھنے والا اور

روکنے والوں کو برا سمجھنے والا اپنے کفر کا اندیشہ کرے کیونکہ حرام فعل کو جائز سمجھنا اور اس پر خوش ہونا کفر ہے، بنی اسرائیل پر عذاب کی وجہ قرآن پاک کے پارہ نمبر ۶ کے آخر میں یہ بیان کی گئی ہے:

کانوا لایتناھون...... کہ وہ ایک دوسرے کو برے کاموں سے روکتے نہیں تھے۔

مروج ڈیجیٹل کے جمیع حرکات تصویر کے حکم میں ہیں، ناجائز وحرام اور لعنت کا مصداق ہیں، دارالعلوم دیوبند کے اکابرین کا اس پر مکمل اجماع ہے تفصیل کے لئے دیکھیں رسالہ مفصل ومدلل فتویٰ مؤلفہ مفتی سید نجم الحسن مدیر جامعہ یاسین القرآن نارتھ کراچی، اس کے خلاف اگر کسی کا قول ہوگا تو وہ شاذ ہے اور قول شاذ پر فتویٰ نہیں دیا جاسکتا، عام مجالس میں یہ فعل گناہ کبیرہ ہے اور مساجد، مدارس، ختم قرآن، ختم بخاری کے مواقع پر بوجہ توہین شعائر اللہ کے یہ گناہ کئی گنا زیادہ بڑھ جاتا ہے اور خطرہ ہے کہ کہیں خدا کا عذاب نہ آجائے، آپ نے جتنی صورتیں لکھی ہیں سب ناجائز ہیں، شریعت میں ان کی کوئی گنجائش نہیں۔ جس شخص نے اپنی بیوی کی ننگی تصویر بنا کر اپنے پاس رکھی ہے یہ گناہ کے ساتھ بے حیائی بھی ہے اور بے غیرتی بھی...... قرآن پاک میں ہے: لا تقربوا الفواحش۔ الخ

ان افعال کے مرتکبین سے یہ عاجز دست بستہ عرض کرتا ہے کہ خدارا اپنے اکابرین کے طریق کو چھوڑ کر زائغین کی راہ پر نہ چلیں، اپنے ملک پر رحم کریں اور بنی اسرائیل کی طرح خدا کے عذاب کو دعوت نہ دیں...... ھذا ما عندی من الجواب واللہ الملھم للصواب: الفقیر الفانی منظور احمد نعمانی عفی عنہ ۱۵ رجب ۱۴۳۹ھ"

نوٹ: تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۳۶۔ محدث کبیر حضرت علامہ محمد عثمان غنی صاحب دامت برکاتہم شاگرد رشید شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ مظاہر العلوم وقف سہارنپور کا موقف:

"تصویر خواہ فوٹو ہو یا مجسمہ ہو سب ناجائز ہیں جیسے ٹی وی، ویڈیو کیسٹ سب ناجائز وحرام ہیں۔" (نصر الباری شرح صحیح بخاری اعلیٰ ایڈیشن ج ۱۱ ص ۱۰۵ تحت حدیث نمبر ۵۵۵۱ باب التصاویر ناشر

مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی نمبر ۵)

۳۷۔ حضرت مولانا الحاج حکیم محمد اسلام انصاری صاحب مہتمم مدرسہ نور الاسلام میرٹھ خلیفہ مجاز حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب نور اللہ مرقدہ نے علامہ محمد عثمان غنی صاحب مدظلہم کی مذکورہ کتاب ''نصر الباری شرح اردو صحیح بخاری'' پر تقریظ تحریر فرمائی ہے۔ (نصر الباری ص۴)

۳۸۔ فقیہ الاسلام حضرت مفتی مظفر حسین صاحب رحمہ اللہ ناظم اعلیٰ جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور نے بھی نصر الباری شرح اردو صحیح بخاری پہ تقریظ لکھی ہے۔

۳۹۔ شیخ الحدیث والتفسیر پیر طریقت مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور رحیم یار خان کا فتویٰ:

تصویر کی حرمت پہ احادیث ذکر فرمانے کے بعد لکھتے ہیں...... ''ان تمام احادیث اور عبارات سے معلوم ہوا کہ ''مسجد، مدرسہ، خانقاہ، دینی مراکز اور حرمین شریفین'' میں موبائلوں اور کیمرہ وغیرہ سے تصاویر اور ویڈیوز بنانا گناہِ کبیرہ کا ارتکاب ہے اور مکرم ومحترم مقامات پر اس تصاویر سازی کا ارتکاب مزید گناہ کی شناعت کو بڑھا دیتا ہے...... ٹی وی کی اسکرین پر آنے والی جاندار کی شبیہ بھی جمہور علماء امت کے نزدیک تصویر کے حکم میں ہے لہٰذا ٹی وی کی اسکرین پر آنے والی جاندار کی تصویر رحمت کے فرشتوں کی آمد میں رکاوٹ ہے کیونکہ کیمرے کے اندر ایک خودکار سسٹم ہے/ مشین ہے جو جاندار کی تصویر کو محفوظ کر لیتی ہے جو کام مصور کا قلم اور برش کرتا ہے وہی کام کیمرہ نہایت سہولت اور سرعت کے ساتھ کر دیتا ہے اور اس کیمرہ کو بھی انسان ہی استعمال کرتے ہیں، یہ ایک عجیب منطق ہے جو کام آدمی اور برش کرے تو وہ حرام ہو اور وہی کام اگر کیمرہ کرنے لگے تو وہ حلال ہو جائے گا...... جمہور امت کا اجماع اور ائمہ اربعہ کے مذہب سے ثابت ہو چکا ہے کہ جاندار کی تصویر اور ویڈیوز بنانا گناہ کبیرہ ہے چہ جائیکہ وہ بیوی کی تصویر ہی کیوں نہ ہو اور پھر برہنہ تصویر بنا کر رکھنا بے غیرتی اور دیوثی ہے'' (۲۲ شوال ۱۴۳۹ھ/ دار الافتاء جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور رحیم یار خان)

اس فتویٰ پر درج ذیل حضرات (نمبر شمار ۴۰ تا ۴۲) کے دستخط موجود ہیں:

۴۰۔ الجواب صحیح: حضرت مولانا مفتی محمد اسعد درخواستی صاحب مدظلہم مدرس ومفتی جامعہ عبداللہ بن مسعود

۴۱۔ الجواب صحیح: حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہم مدرس ومفتی جامعہ عبداللہ بن مسعود ۲۲ شوال ۱۴۳۹ھ

۴۲۔ الجواب صحیح: حضرت مولانا مفتی محمد صدیق درخواستی صاحب مدظلہم خادم ومفتی دارالافتاء جامعہ عبداللہ بن مسعود

۴۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی شیر محمد علوی صاحب دامت برکاتہم مرکز علوم اسلامیہ رئیس دارالافتاء جمیلی لاہور کا فتوی:

جز نمبر ۱: مروج ڈیجیٹل تصاویر اور ویڈیوز بنانا شرعاً ناجائز وحرام ہے اس لئے کہ فرمان نبوی ﷺ میں ذی روح کی تصویر بنانے والے کو شدید ترین عذاب میں مبتلا ہونے والا ارشاد فرمایا ہے اور تصویر بنانے والا مطلق ہے وہ ڈیجیٹل بنائے یا ہاتھ سے بنائے بہر صورت تصویر بنانے والا ہی کہلائے گا۔

جز نمبر ۲: مساجد، مدارس، خانقاہوں، بیت اللہ شریف اور دیگر جگہوں پر ذی روح کی تصاویر بنا کر چاہے بذریعہ موبائل فون ہوں یا اور کسی طرح واٹس ایپ کرنا، وال پیپر لگانا، فیس بک پر لگانا ضرورتِ شرعیہ میں داخل نہیں ہے بلکہ ان مقدس مقامات کی بے حرمتی کا ذریعہ ہے کہ جس کام سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا وہ کام اللہ ہی کے گھر میں کیا جائے (العیاذ باللہ)

جز نمبر ۳: تصویر، تصویر ہی ہے چاہے کسی کی بھی ہو اور کسی بھی ذریعے سے بنائی جائے......

الجواب صحیح: شیر محمد علوی

۴۴۔ الجوب صحیح: تنصیر خان عفی عنہ (مفتی دارالافتاء جمیلی لاہور)

۴۵۔ الجواب صواب: بندہ (مفتی) محمد ابوبکر علوی غفر لہ (خادم دارالافتاء جمیلی لاہور.....۲۴/۱۰/۱۴۳۹ھ

نوٹ: تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

٤٦۔ حضرت مولانا مفتی ابرار متین بیگ قاسمی صاحب دامت برکاتہم کا فتوی:

جز نمبر ۱: ''غیر اخلاقی Sample Message، عریاں قسم کی تصاویر، Wallpapers وغیرہ حرمت تصویر کا حکم رکھتے ہیں ......لیکن افسوس صد افسوس تو اس وقت ایک مسلمان کو ہونا چاہئے تھا کہ آج جب کہ اسلام کے نام پر QTV کو چلا کر اسلامی شبیہ کو بگاڑا جا رہا اور معصوم لوگوں کے ایمان پر دھاوا ڈالا جا رہا ہے......''

(سیل فون کی تباہ کاریاں اور اس کا صحیح استعمال ص ۱۹ طباعت اے آر پرنٹرز حیدر آباد)

جز نمبر ۲: '' پکچر میسجز کی ایک اور قسم یہ ہے جو فوٹو ہی کے حکم میں ہوتی ہے جسے ایک سیل فون (موبائل فون ......از ناقل) والا دوسرے سیل فون والے کو روانہ کرتا رہتا ہے جیسا کہ آج کل کے نئے کلر اسکرین کے فونز میں ایسی تصاویر موجود ہیں جو حقیقت میں تصویر کے حکم میں ہوتی ہیں جس میں چہرہ یا آدمی کی پوری جسامت صاف صاف انداز میں سامنے آتی ہے اور یہ تصویر ہی کے حکم میں ہے، اس کا استعمال کرنا درست نہیں اور یہ ناجائز اور حرام ہے جیسا کہ حرمت تصاویر کی احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔'' (سیل فون کی تباہ کاریاں اور اس کا صحیح استعمال ص ۲٦)

جز نمبر ۳: ''افسوس کے ساتھ یہ بات لکھی جاتی ہے کہ بہت سارے لوگ ایسے بیانر (وال پیپر......از ناقل) ڈسپلے (Display) پر رکھتے ہیں جو ذی روح کی مختلف شکلوں میں پائے جاتے ہیں جیسے چڑیا، اونٹ، بلی، مچھلی وغیرہ کی فوٹو، ان تمام بیانروں کا حکم تصویر کا ہی حکم ہے اور تصویر کا حکم کسی سے پوشیدہ نہیں کہ جس کے حرام ہونے میں کسی قسم کا شبہ ہو۔ بہت سارے لوگ ایسے ہیں جن کو ذی روح ہی نہیں بلکہ ذی روح میں ایسے بیانر اور تصاویر رکھتے ہیں جو یا تو کسی ہیرو یا ہیروئن کی برہنہ یا نیم برہنہ فوٹو ہوتی ہے یا کوئی اپنی محبوبہ یا محبوب کی فوٹو ہوتی ہے اس میں ایک گناہ نہیں بلکہ دو دو گناہ پائے جاتے ہیں ایک تصویر رکھنے کا گناہ، دوسرا عریانیت وفواحشیت کی ترویج کا......آج کل عوام الناس میں ایک وباء عام ہوگئی ہے جس کے پاس کیمرہ والا فون ہوتا ہے وہ لوگوں کو دکھلاتے

پھرتے ہیں دیکھو یہ میرا لڑکا ہے میری لڑکی ہے اور یہ اتنے ماہ کی ہے یہ اتنے سال کا ہے وغیرہ وغیرہ اس بیانر کا حکم بھی تصویر کا ہی حکم ہے جس سے خدائی حکم کی پامالی اور حرمتِ تصویر کی ممانعت دلوں سے زائل ہوتی جائے گی اور دن بدن یکے بعد دیگرے حکم توڑنے کی جسارت پیدا ہوگی جو کہ ایک مؤمن کے ایمان کے لئے خطرہ بن سکتا ہے......'' (سیل فون کی تباہ کاریاں اوراس کا صحیح استعمال ص ۳۵)

جز نمبر۴: ''ڈیجیٹل کیمرہ، سی ڈی، فلاپی اور سیل فون کیمرہ کی فوٹو بھی تصویر کے حکم میں ہے'' سرخی قائم فرما کر لکھتے ہیں:

(۱)''......جب آپ یہ کہتے ہیں کہ سی ڈی اور فلاپی میں جو تصاویر قید کی جاتی ہیں وہ تصویر نہیں بلکہ عکس ہیں تو یہ بتائیے کہ عکس کی تعریف کیا ہے؟ جب آپ عکس کی تعریف کریں گے تو یہی کہیں گے کہ عکس کہتے ہیں ناپائیدار چیز کو، اس لئے کہ جب اصل غائب ہوجاتا ہے تو عکس بھی غائب ہو جاتا ہے حالانکہ فلاپی اور سی ڈی میں جو''زیرو''(0)اور''One''''1'' کی مدد سے تصویر لی جاتی ہے وہ عکس کی طرح غائب نہیں ہوتی بلکہ پائیدار ہوتی ہے، جب وہ پائیدار ہوتی ہے تو وہ عکس کے حکم سے نکل جائے گی اور ایک گونہ تصویر سازی اور تصویر کشی کی ممانعت کی بنا پر تصویر کے حکم میں نہ سہی لیکن تصویر سازی اور تصویر کشی کی ممانعت کے حکم میں تو ضرور آئے گی۔''

(۲)''ہاں اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ یہ عکس ہے تصویر نہیں، اول وہلہ میں تصویر کشی کے مرحلہ میں آپ کو ٹھہرا کر یہ پوچھتے ہیں کہ کتب حدیث میں جس طرح تصویر سازی کی ممانعت ہے اسی طرح تصویر کشی کی ممانعت ہے یا نہیں؟ تو آپ ضرور یہ جواب دیں گے کہ ہاں تصویر سازی کی طرح تصویر کشی کی بھی ممانعت ہے جب تصویر کشی کی ممانعت کتب حدیث سے ثابت ہے تو اب جب کہ آپ فلاپی یا سی ڈی میں جو تصویر''زیرو''یا''ون''میں قید کررہے ہیں وہ تصویر کشی ہی کے حکم میں ہے جو کہ ازروئے شریعت ناجائز اور حرام ہے''

(۳) گزشتہ دور کے علماء نے تصویر کی جو تعریف بیان کی تھی اس دور کے اعتبار سے کی تھی اوران علماء کرام اور فقہاء کرام کو دورِ حاضر کے نوایجاد آلات کا تصور تک نہیں تھا اس لئے ضروری ہے کہ

گزشتہ دور کے فقہاء کرام نے تصویر کی تعریف میں جن باتوں کا اور جن مضرات اور فتنوں کا خیال کیا تھا آج بھی وہ مضرات اور فتنے اس میں داخل ہیں یا نہیں۔ اس کی ایک مثال یوں سمجھئے کہ گزشتہ زمانے کے فقہاء کرام نے سجدے کی تعریف ''وضع الجبهة'' سے کی تھی کہ سجدے میں پیشانی کو زمین پر ٹیکا جائے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ''وضع الجبهة'' میں پیشانی کو زمین پر ٹیکا جاتا ہے مگر موجودہ زمانے کی محیر العقول سواریاں اس تعریف کی حقیقت پر غور کرنے پر فقہاء کرام سے آراء لینے لگی ہیں کہ جب ہوائی جہاز میں کوئی آدمی سفر کر رہا ہو اور ایک نماز کے وقت کا سفر بھی باقی ہو تو یہ شخص نماز پڑھتے وقت سجدہ کیسے کرے؟ فقہاء کرام نے جواب دیا کہ سبب نماز یعنی وقت پایا گیا اور جب وقت پایا گیا تو نماز ادا کرنی ہی پڑے گی اور جب یہ ہوائی جہاز میں سجدہ کرے تو اس کا سجدہ ''وضع الجبهة علی الارض'' میں داخل ہو جائے گا اس طرح کہ جہاز کو فضا میں مستقر مانیں گے اور فضا کو زمین پر مستقر مانیں گے اور جب زمین پر استقرار ہو گیا تو سجدے کی تعریف ''وضع الجبهة علی الارض'' صادق آجائے گی۔''

(۴) تصویر کی اسی تعریف پر موجودہ دور میں بھی وہ باتیں پائی جاتی ہیں جو باتیں زمانہ اسلام سے پہلے پائی جاتی ہیں (۱) بت پرستی اور اس کی دعوت (۲) تخلیق باری تعالیٰ کی مشابہت اور اس کی دعوت۔''

(۵) پانچویں وجہ یہ ہے کہ فلاپی یا سی ڈی میں جو تصاویر قید کی جاتی ہیں ان میں حرمت تصویر کی ایک وجہ عبادت لغیر اللہ کی مشابہت نہیں پائی جاتی مگر شرکت فی خلق اللہ کی صفت ضرور پائی جاتی ہے جو کہ از روئے کتاب رسول ﷺ ناجائز اور حرام ہے۔''

(سیل فون کی تباہ کاریاں اور اس کا صحیح استعمال ص ۳۶ تا ۳۸)

۴۷۔ محدث کبیر محدث دار العلوم دیوبند مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مذکورہ کتاب ''سیل فون کی تباہ کاریاں اور اس کا صحیح استعمال'' کی تصدیق فرماتے ہوئے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

’’......اہل علم جانتے ہیں کہ اسلام میں بالعموم جواز وعدم جواز کا مدار مصالح ومفاسد پر ہے......کون نہیں جانتا کہ موبائل کے استعمال کی بعض صورتیں معاشرے میں خرابی کا سبب ہیں......موبائل کے برتنے میں وہ صورتیں جو کسی لحاظ سے ضرررساں ہیں وہ شرعاً درست نہیں ہوں گی اور جن صورتوں میں مفاسد نہیں ہیں وہ بلاتردد جائز ودرست ہوں گی۔ خدا جزائے خیر دے مولانا مفتی ابرار متین بیگ صاحب زید مجدہ کو، انہوں نے زیرنظر رسالہ میں موبائل کے استعمال کی جائز وناجائز صورتوں کو تفصیل کے ساتھ مدلل ومستند طور پر بیان کردیا ہے......مؤلف موصوف چونکہ عربی ماخذوں کے ساتھ دیگر زبانوں بالخصوص انگریزی سے استفادہ کا پورا سلیقہ رکھتے ہیں اس لئے جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں صحیح معنوں میں اس کا حق ادا کرتے ہیں اور موضوع کو کسی نہج سے تشنہ نہیں چھوڑتے ان کا یہ کمالِ فن زیر مطالعہ رسالہ میں بھی نمایاں ہے...... حبیب الرحمٰن ۲۳/۱۱/۱۴۲۷ھ‘‘ (سیل فون کی تباہ کاریاں اوراس کا صحیح استعمال ص۵)

۴۸۔ شیخ الحدیث ونائب مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا عبدالخالق صاحب مدراسی عمت فیوضہم نے بھی کتاب ’’سیل فون کی تباہ کاریاں اوراس کا صحیح استعمال‘‘ کی توثیق وتصدیق فرمائی ہے اور تقریظ لکھی ہے۔ (سیل فون کی تباہ کاریاں اوراس کا صحیح استعمال ص۶-۷)

۴۹۔ شیخ الاماثل، زبدۃ الافاضل شیخ طریقت حضرت مولانا منیراحمد صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز مولانا عبدالحلیم صاحب جونپوری رحمہ اللہ تعالیٰ تقریظ وتصدیق میں فرماتے ہیں:

’’ہمارے زمانے میں موبائل فون ایک جدید آلہ ہے اس کے استعمال کے لئے کن صورتوں کی گنجائش ہے اور کن صورتوں کی ممانعت ہے؟ ضرورت تھی اس کے مسائل پر رسالہ مرتب کیا جائے تاکہ حق کے متلاشی کے لئے دقت پیش نہ آئے، اس سلسلہ میں ہمارے دوست...... شکریہ کے مستحق ہیں۔‘‘ (سیل فون کی تباہ کاریاں اوراس کا صحیح استعمال ص۸)

۵۰۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زین العابدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ رشادی ومظاہری بانی ومہتمم دارالعلوم شاہ ولی اللہ بنگلور نے بھی مذکورہ کتاب پر تصدیق وتقریظ لکھی ہے۔

(سیل فون کی تباہ کاریاں اوراس کا صحیح استعمال ص ۱۰-۱۱)

☆ کتاب ''سیل فون کی تباہ کاریاں اور اس کا صحیح استعمال'' پر شیخ الحدیث بانی و مہتمم جامعہ مسیح العلوم بنگلور مفتی شعیب اللہ مفتاحی صاحب دامت برکاتہم نے بھی تصدیق وتائید فرمائی ہے اور تقریظ لکھی ہے۔ (سیل فون کی تباہ کاریاں اوراس کا صحیح استعمال ص ۹)

۵۱۔ شیخ الحدیث فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء جامعہ خلفائے راشدین ماڑی پور کراچی کا فتوی:

جز نمبر ۱: ''جاندار کی شبیہ کی چار قسمیں ہیں: (۱) ظل (۲) عکس (۳) تصویر (۴) مجسمہ۔ پہلی دو چونکہ غیر اختیاری ہیں اس لئے جائز ہیں اور دوسری دو میں انسان کا اختیار و عمل شامل ہے لہٰذا یہ دونوں ناجائز اور حرام ہیں۔ چونکہ اسکرین پر ظاہر ہونے والا منظر بھی اختیاری ہے لہٰذا یہ تصویر میں داخل اور حرام ہے (۲۲/۵/۱۴۳۰ھ)''

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل و مدلل فتوی مع تصدیقات ص ۱۹)

جز نمبر ۲: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع و حرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت و اباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد و تبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق و ترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

جز نمبر ۳: ''ٹی وی کے ذریعہ تبلیغ کرنے کے نہ ہم مسلمان مکلّف ہیں اور نہ ہی یہ جائز ہے بلکہ

عظمت دین کے خلاف اور یقینی منکر یعنی تصویر کی ترویج واشاعت ہے اور عکس کہہ کہہ کر خود کو اور دوسروں کو گناہ میں مبتلا کرنا ہے لہٰذا ان مبلغین پر واجب ہے کہ اس اعلانیہ معصیت سے اعلانیہ توبہ کر کے اس طریقۂ تبلیغ سے فوراً الگ ہو جائیں۔۱۰ اشوال ۱۴۳۵ھ......الجواب صحیح‘‘

☆ الجواب صحیح: مفتی حمید اللہ جان (رحمہ اللہ تعالیٰ) جامعۃ الحمید لاہور

☆ الجواب صحیح: مفتی محمد روزی خان مدظلہم جامعہ ربانیہ کوئٹہ

☆ الجواب صحیح: مفتی امان اللہ مدظلہم جامعہ خلفائے راشدین کراچی

☆ الجواب صحیح: مفتی غلام مصطفیٰ مدظلہم جامعہ اشرفیہ لاہور

☆ الجواب صحیح: مفتی داؤد احمد مدظلہم جامعہ اشرفیہ لاہور

☆ اصاب المجیب: مفتی محمد جمیل خان مدظلہم جامعہ خلفائے راشدین کراچی

(ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی ص ۲۰-۲۱ از شیخ الحدیث مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ)

نوٹ: ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی بہت مفصل و مدلل لکھا گیا ہے، نیز حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے ڈیجیٹل تصویر کی حرمت سے متعلق مدلل آڈیو دروس بھی نہایت مفید ہیں، دروس اور مدلل فتوی ان نمبروں پر رابطہ فرما کر منگوائے جاسکتے ہیں: 03233505211......03322117851 0333

۵۲۔ حضرت مولانا مفتی امان اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ معین مفتی دارالافتاء جامعہ خلفائے راشدین کراچی کا فتوی:

جز نمبر ۱: ’’جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جاسکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت

واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

جز نمبر ۲: کتاب ''ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی از شیخ الحدیث مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم'' کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''الجواب صحیح ......۱۰ شوال ۱۴۳۵ھ''

(ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی ص ۲۱)

۵۳۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب مدظلہم دارالافتاء جامعہ خلفائے راشدین کراچی ''ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتویٰ'' کی تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''استاذ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت مؤرخہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ بمطابق ۲۸ اگست ۲۰۰۸ء کو جامعہ فاروقیہ کراچی میں ملکِ پاکستان کے چاروں صوبوں کے تقریباً دو درجن سے زائد مقتدر ماہرین شریعت مفتیانِ کرام نے متفقہ طور پر ٹی وی کے ذریعے تبلیغِ دین کو شریعت کی خلاف ورزی اور فتنہ جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی قرار دیا، بندہ اس سے پورے طور پر متفق ہے اگر کسی کو اس تحریر کی نقل درکار ہو تو بندہ سے اس نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں (03332398135) ۲۲-۱۲-۱۴۳۵ھ، محمد جمیل خان''

(ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی ص ۲۱ از دارالافتاء جامعہ خلفائے راشدین کراچی)

۵۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد عثمان زاہد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ دارالافتاء جامعہ خلفائے راشدین کراچی کا فتوی:

حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے ''مروجہ اسلامی بینکاری سے متعلق مدلل فتوی'' میں یہ عبارت ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس

لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔'' تحریر فرمائی ہے۔ محمد عثمان زاہد ۵/ ۹/ ۱۴۳۵ھ''

درج ذیل علماء ومفتیان کرام مدظلہم نے اس فتوی کی تصدیق فرمائی ہے:

☆ حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم جامعہ خلفائے راشدین کراچی

☆ حضرت مفتی جمیل خان ومفتی امان اللہ صاحب مدظلہم جامعہ خلفائے راشدین کراچی

☆ حضرت مفتی حمید اللہ جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعۃ الحمید لاہور

☆ حضرت مفتی محمد روزی خان صاحب مدظلہم جامعہ ربانیہ کوئٹہ

☆ حضرت مفتی داؤد احمد صاحب مدظلہم جامعہ اشرفیہ لاہور

☆ حضرت مفتی غلام مصطفیٰ صاحب مدظلہم جامعہ اشرفیہ لاہور

☆ حضرت مفتی عبد الغفار صاحب مدظلہم جامعہ اشرفیہ سکھر

☆ حضرت مفتی زرولی خان صاحب مدظلہم جامعہ احسن العلوم کراچی

(مروجہ اسلامی بینکاری سے متعلق مدلل فتوی ص ۱۹، ۲۰ ناشر جامعہ خلفائے راشدین کراچی)

۵۵۔ حضرت مولانا مفتی غلام مصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور ''ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی'' پر دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

جز نمبر ۱: ''ٹی وی اور ویڈیوز میں دین داروں کا ابتلاء عام ایسا گناہ عظیم ہے جس کا بنیادی سبب ڈیجیٹل تصویر کو جواز مہیا کرنے والے ہیں۔ غلام مصطفیٰ غفرلہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ''

(ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی ص ۲۱)

جز نمبر ۲: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ

سب تصویر کے حکم میں ہیں۔آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری سے متعلق مدلل فتوی ص۱۹،۲۰ از جامعہ خلفائے راشدین کراچی)

۵۶۔ حضرت مولانا مفتی داؤد احمد صاحب مدظلہم جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتوی:

جز نمبر۱: حضرت مفتی داؤد صاحب نے ''ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی'' جو کہ ۲۱ صفحات پر مشتمل ہے کی تائید فرمائی ہے اس فتوی کی آخری عبارت ملاحظہ فرمائیں: ''الحاصل ٹی وی کے ذریعہ تبلیغ کرنے کے نہ ہم مسلمان مکلّف ہیں اور نہ ہی یہ جائز ہے بلکہ عظمت دین کے خلاف اور یقینی منکر یعنی تصویر کی ترویج واشاعت ہے اور عکس کہہ کہہ کر خود کو اور دوسروں کو گناہ میں مبتلا کرنا ہے لہٰذا ان مبلغین پر واجب ہے کہ اس اعلانیہ معصیت سے اعلانیہ توبہ کر کے اس طریقۂ تبلیغ سے فوراً الگ ہو جائیں۔الجواب صحیح'' (ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی ص۲۱ از شیخ الحدیث مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ ص۲۱ ناشر مکتبہ خلفائے راشدین کراچی)

جز نمبر۲: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی

طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپوراہتمام فرمائیں۔الجواب صحیح‘‘

(مروجہ اسلامی بینکاری سے متعلق مدلل فتوی ص۱۹،۲۰ از جامعہ خلفائے راشدین کراچی)

۵۷۔ حضرت مولانا مفتی عبیداللہ اوکاڑوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتوی:

’’واضح رہے کہ ذی روح کی تصویر قطعی طور پر حرام ہے اوراس کے بارے میں نصوص میں شدید وعید وارد ہوئی ہے اورویڈیو کیمرے یا موبائل سے کسی بھی تقریب کی منظر کشی تصویر سازی کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے اور مسجد یا دینی اجتماعات میں تصویرکشی کا یہ فعل تو اور بھی زیادہ قبیح ہے، بہر حال جاندار کی تصویر کشی شریعت اسلامیہ میں مطلقاً حرام ہے خواہ قلم سے ہو یا بصورت فوٹوگرافی یا بصورت ویڈیو کیمرے یا موبائل یا بصورت طباعت و پریس ہو لہٰذا اس کو جائز یا مباح قرار دینا ہرگز درست نہیں......۱۰ جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ بمطابق ۲۱ اپریل ۲۰۱۳ء فتوی نمبر ۹۲/۲۳/۳۴‘‘

(بحوالہ ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص۱۲۲ طبع سوم ۲۰۱۸ء)

۵۸۔ حضرت مولانا مفتی شاہد عبید صاحب مدظلہ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور کا بھی یہی فتوی ہے، انہوں نے حضرت مولانا مفتی عبیداللہ اوکاڑوی صاحب کے فتوی کی تصدیق فرماتے ہوئے’’الجواب صحیح‘‘ لکھا ہے۔(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص۱۲۲)

۵۹۔ حضرت مولانا مفتی محمد زکریا صاحب مدظلہ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور کا بھی یہی فتوی ہے، مذکورہ فتوی کی تصدیق فرماتے ہوئے’’الجواب صحیح‘‘ لکھا ہے۔

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص۱۲۲)

حضرت مولانا مفتی محمد زکریا صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی شاہد عبید صاحب مدظلہ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور’’ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں‘‘ پر متفقہ تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:’’اس وقت مسلمانوں میں بے دینی، فحاشی اور عریانی پھیلانے کے لئے کفار کی طرف سے جس قدر کوششیں ہورہی ہیں اس سے پہلے شاید کبھی ہوئی ہوں......ہتھیار کے طور پر آلاتِ لہوولعب، ٹی وی، وی سی آر، کیبل، انٹرنیٹ، کمپیوٹر، ٹیپ اور موبائل فون سیٹ وغیرہ پر

ویڈیوز تصاویر کے بکثرت استعمال کو رواج دیا گیا اور ان آلات کے ذریعے نفسانی جذبات کو برانگیختہ کر کے ان کی تسکین کے لئے ہر قسم کی مادر پدر آزادی کو پروان چڑھا کر فحاشی وعریانی پھیلانے کے اسباب کو عام کیا جا رہا ہے...... تجربہ یہ ہے کہ تصویر بنانے یا دیکھنے سے ابتداء تصویر کی حرمت سے متعلق مسائل کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے پھر ہر قسم کی تصویر بنانے اور دیکھنے پر احساس ندامت جاتا رہتا ہے، یوں ترقی ہوتے ہوتے تصاویر میں انہماک اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ انسان کا اوڑھنا بچھونا تصاویر بن جاتی ہیں جس کی ایک واضح نظیر یوں پیش کی جاسکتی ہے کہ جن مقامات میں کبھی خلافِ شرع امور کے ارتکاب کا سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا آج انہی مقامات میں صاحب ''لحیہ طویلہ'' کیمرہ تھامے تصاویر و ویڈیوز بناتے نظر آتے ہیں اور تماشا یہ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی نصِ قطعی پہ عمل کرنے والے بھی عنقاء ہو چکے فیا اسفا!!!!!......۲۱ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ''

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۳۳-۳۴ طبع سوم)

۶۰۔ فقیہ ملت شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''جاندار کی تصویر خواہ دیوار پر بنائی جائے، خواہ کاغذ پر، خواہ کپڑے پر، چاہے قلم سے بنائی جائے یا مشین سے یا کسی اور آلہ سے یکدم بنالیا جائے، کپڑے کی بناوٹ میں ہو یا کسی اور چیز کی بناوٹ میں، بہرصورت ناجائز اور گناہ ہے۔ اپنی مرضی سے ہو یا کسی کی فرمائش سے، روپیہ کے لالچ میں ہو یا ویسے ہی نفس کی خواہش سے ہو، کسی طرح اجازت نہیں ہے۔''

(فتاوی محمودیہ ج ۱۹ ص ۴۷۲ بحوالہ ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۹۳)

۶۱۔ حضرت مولانا مفتی سمیع اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ مفتی دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتوی:

جز نمبر ۱: ''جاندار کی تصویر کشی شرعاً ناجائز اور حرام ہے، اس کی حرمت اور اس پر وعیدِ شدید روایاتِ متواترہ سے ثابت ہے، تصویر چاہے پہلے زمانے کی ہو یا جدید سائنسی ایجادات کی صورت میں، حرام تصویر کے حکم میں ہے لہٰذا علمائے کرام کی تقاریر اور دینی پروگراموں کی ویڈیو بنانا اور دیکھنا دکھانا (چاہے موبائل کے ذریعے ہو یا کسی دوسرے جدید آلے کے ذریعے) ناجائز ہے، اس سے

بچنا ضروری ہے بالخصوص مساجد جیسے مقدس مقامات پر تو اس گناہ کا ارتکاب نہایت افسوسناک اور سنگین جرم ہے...... مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کے مکلّف ہیں کہ تبلیغ دین کے لئے جتنے جائز ذرائع ووسائل ان کے بس میں ہیں ان کو اختیار کر کے اپنی پوری کوشش صرف کر دیں...... ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر بھی عام کیمرے کی تصویر کی طرح ناجائز اور حرام ہے...... البتہ اگر ضرورت شدیدہ ہو مثلاً پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کے لئے تو گنجائش ہے ندامت اور استغفار پھر بھی کرنا چاہئے۔''

☆ الجواب صحیح: سمیع اللہ ۲۴/۲/ ۱۴۳۷ھ/ ۲۵۷-۲۵۶/۱۳۰

☆ الجواب صحیح: عبدالباری غفرلہ ۲۴/۲/ ۱۴۳۷ھ/ ۲۵۷-۲۵۶/۱۳۰

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۰۲ تا ۱۰۵)

جز نمبر ۲: ''پوسٹر وغیرہ پر جاندار کی تصاویر دینا شرعاً جائز نہیں، ووٹوں کے لئے پوسٹرز پر جماعت اور امیدوار کے نام دینے سے ضرورت پوری ہو سکتی ہے، تصویر دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔''

☆ الجواب صحیح: سمیع اللہ ۲۳/۲/ ۱۴۳۷ھ

☆ الجواب صحیح: عبدالباری غفرلہ ۲۳/۲/ ۱۴۳۷ھ

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۱۱ تا ۱۱۴)

جز نمبر ۳: ''مسجد میں ہر دینی پروگرام کی ویڈیو بنانا ناجائز ہے اور دارالعلوم دیوبند سے اس کے عدم جواز کا حکم موجود ہے...... ۱۸۹-۱۸۴/۱۳۳''

الجواب صحیح: سمیع اللہ ۲۶/ ۶/ ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح: عبدالباری ۲۶/ ۶/ ۱۴۳۷ھ

جز نمبر ۴: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے

تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۶۲۔ مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی نے بھی نمبر شمار ۶۱ کے تحت مذکورہ بالا فتاوی جز نمبر ۱ تا جز نمبر ۳ کی تصدیق فرماتے ہوئے دستخط ثبت فرمائے ہیں اور لکھا ہے:

''الجواب صحیح عبدالباری ۲۶/۶/۱۴۳۷ھ''

۶۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی امداداللہ انور صاحب دامت برکاتہم العالیہ مفتی قاسم العلوم ملتان کا فتوی:

ایک استفتاء کا ۶ صفحات پر مشتمل تفصیلی جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ''......مقدس مقامات میں مزارات اولیاء کرام کی تصاویر لینا بھی شرعاً درست نہیں کیونکہ یہ عمل عموماً قبر پرستی کی طرف لے جاتا ہے، اصل بزرگ کی تصویر تو اس میں ہوتی نہیں اس کے مزار کی ہوتی ہے اور مزار کی تعمیرات بدلتی رہتی ہیں تو اس تعمیر کی کیا ایسی خوبی ہے کہ اس کو باعث تبرک سمجھ کر تصویر کی شکل میں محفوظ کیا جائے، اصل خوبی تو صاحب مزار ہے لیکن جب حضور ﷺ نے فرمایا ''اللّٰھم لاتجعل قبری وثنا'' (مسند حمیدی ۱۰۲۵، مسند حمیدی ۳۵۲۷، مسند ابویعلیٰ ۶۶۸۱) تو پھر کسی اور کی تصویریں بنانے اور اپنے پاس رکھنے کی بھی اور زیادہ برائی ہے...... جب تصویریں عام ہوگئیں تو اب لوگوں کی عام حالت یہی ہوگئی ہے کہ ان مقامات کی لوگوں کے دلوں میں وہ عظمت نہیں رہی ہے۔ پہلے زمانوں میں جب کوئی حج کر کے آتا تھا تو اس کی کتنی عظمت لوگوں کے دلوں میں ہوتی تھی اب جب ہر ایک کے پاس حج کے مقامات کی تصویریں اور ویڈیوز ہیں تو کیا عظمت رہی ہے؟ اس لئے ان مقامات کی

عظمت کا مٹ جانا بھی فوٹو گرافی کی ممانعت کی ایک وجہ ہے جب کہ اب یہ تصویر کشی حرمین میں بے ادبی کے درجہ میں پہنچ چکی ہے......

لوگ طواف کے دوران بھی اور روضۂ رسول ﷺ پر سلام کرنے کے وقت بھی ویڈیو بلکہ آن لائن ویڈیو بنا رہے ہوتے ہیں جبکہ وہاں کتنا ادب اور آواز تک اونچا نہ کرنے کا حکم ہے اور یہ کعبہ شریف کی عظمت کے بھی خلاف ہے، کیا جب مثال کے طور پر نبی کریم ﷺ دنیا میں موجود ہوتے تو یہ لوگ آقائے نامدار ﷺ کی موجودگی میں اور ان کے سامنے فوٹو کھینچ سکتے تھے اور ویڈیو بنا سکتے تھے؟ اتنی جرأت کسی کی ہوسکتی تھی؟ اور اگر کوئی ایسی جرأت کرتا تو اس کو دربار نبوی ﷺ سے کیا جواب ملتا اور کتنی بڑی محرومی ہوتی۔ اسی طرح کعبہ شریف کے طواف کے دوران فوٹو گرافی اور ویڈیو بنانا بھی شدید محرومی کا سبب ہے اور غضب الٰہی کو دعوت دینا ہے، کیا اگر اللہ کی اور کعبہ کی عظمت کا پاس ہوتا تو یہ حرکت کوئی کرسکتا تھا؟ یہ حرکت تو وہی کرسکتا ہے جو جاہل ہو اللہ جل جلالہ اور حرم کی عظمت کا علم نہ رکھتا ہو۔ پھر عشق و محبت تو اولیاء اللہ سے سیکھنی چاہئے جو احتراماً گنبد خضریٰ کی طرف اپنی پاک نگاہیں بھی نہیں اٹھا سکتے تھے، پھر تصویر بناتے وقت ان مقدس مقامات کی تصویروں اور ویڈیوز میں بیک سائیڈ میں نامحرم مردوں اور عورتوں کی تصویریں بھی خود بخود آ جاتی ہیں ان میں مردوں کی تصویریں عورتوں کو دیکھنا اور عورتوں کی تصویریں مردوں کو دیکھنا حلال نہیں ہے۔ یہ کون سی عبادت ہے کہ مقدس مقامات کو تصویروں میں دیکھو اور ان کے پیچھے موجود طواف وغیرہ کرنے والے مردوں اور عورتوں کی تصویروں کو بلکہ متحرک تصویروں کو دیکھو یعنی مقدس مقامات کے ساتھ ناجائز اور حرام کو ملا لو......یہی حالت باقی مقدس مقامات کی سمجھ لو۔

آج کل کے زمانہ کی تصاویر پرانے زمانہ کے بتوں سے بھی زیادہ واضح اور صاف ہیں، ان بتوں کو دیکھ کر تو کوئی کشش نہیں ہوتی جیسی ان جیتی جاگتی متحرک اور غیر متحرک تصویروں کی ہوتی ہے اور آج ساری دنیا ان تصویروں کی لت میں مبتلا ہے حدیث شریف میں آیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نہ میں نے کبھی حضور ﷺ کا ننگ دیکھا ہے اور نہ کبھی انہوں نے

میرا‘‘ تو یہ جو ویڈیوز اپنے موبائل میں بنائی جاتی ہیں ان کا بیک اپ (Backup......از ناقل) خفیہ اداروں کے نیٹ ورکس میں ان کی دسترس میں ہوتا ہے اور اسی طرح کی تصاویر کو وہ ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں بلکہ اس طرح کی فحش ویڈیوز کی جستجو میں ہوتے ہیں اور ویڈیو اس طرح کی گندی تصویروں کو فوکس کر دیتے ہیں جس سے اس طرح کے نیٹ ورک رکھنے والے ادارے ڈاؤن لوڈ کر کے تمام تماش بینوں کی جنسی تسکین کا سامان مہیا کر دیتے ہیں اور ساری دنیا میں شریف عورتوں کی عزت نیلام ہوتی ہے اور بدمعاش لوگوں کے ہاتھوں میں آجاتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ پاکستانی عورت کی ویڈیو ہے یہ ہندوستانی عورت کی ویڈیو ہے یہ عرب مسلمان عورت کی ویڈیو ہے لیکن ہمارا کم عقل مسلمان موبائل سے اپنی تصویریں اور فلمیں بنا کر تاویل کرتا ہے کہ میں تو اپنی بیوی کی ویڈیو دیکھ رہا ہوں جب وہ میرے لئے حلال ہے تو اس کی ویڈیو دیکھنا کیوں حلال نہیں......

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سب سے سخت عذاب میں وہ لوگ ہوں گے جو تصویریں بناتے ہوں گے...... یہاں حدیث میں تصویر سے مراد کوئی بت کی تصویر نہیں ہے نہ پتھر سے بنائی ہوئی تصویر مراد ہے بلکہ قیامت تک جس جس صورت میں تصویریں بنائی جائیں گی چاہے کیمرے سے ہوں، چاہے ہاتھ سے ہوں، چاہے مطلقاً تصویر ہوں، چاہے ویڈیو ہوں ہر طرح کی تصویر کی ممانعت ہے......آج کل جو تصویر کاغذ پر چھپی ہوتی ہے اور اس کی ترقی یافتہ شکل یہ ہے کہ وہ ویڈیو وغیرہ کی شکل میں موبائل میں یا کمپیوٹر وغیرہ میں ہوتی ہے یہ سب تصویر ہی ہے، اس کو کوئی تصویر کے علاوہ کا نام نہیں دیتا تو یہ کسی طرح سے بھی جائز نہیں ہوسکتی، اس کی تاویل کرنا کہ یہ تصویر نہیں ہے بلکہ ہارڈ ڈسک میں محفوظ ڈاٹس ہیں جن کو موبائل اور کمپیوٹر وغیرہ تصویر کی شکل میں دِکھا دیتے ہیں ان لوگوں کو اللہ ہی سمجھائے جو ایسی تاویلیں نکال کر امت کے لئے ایک خطرناک ترین راستہ بناتے ہیں، اگر یہ تصویریں نہیں ہیں تو ان کا دیکھنا جائز ہونا چاہئے چاہے وہ محرم کی تصویریں ہوں یا نامحرم کی، چاہے وہ جائز تصویریں ہوں یا حرام یا فحش۔

پرانے زمانہ میں تو تصویروں میں کوئی رنگینی اور دلچسپی نہیں ہوتی تھی بس ایک یادگار کے طور پر پتھر کو گھڑ لیا جاتا تھا یا الٹی سیدھی لکیریں ڈال کر تصویر بنادی جاتی تھی اب تو خدا کی پناہ ایسے ایسے کیمرے ایجاد ہو چکے ہیں جو میلوں دور سے ایسی صاف تصویریں بنا دیتے ہیں کہ بال کی کھال بھی اترتی ہوئی نظر آتی ہے یہ تصویریں بنانے اور دیکھنے کا اس طرح کا فتنہ قرب قیامت کے سب سے بڑے فتنوں میں سے ہے جس میں تقریباً ہر ایک مبتلا ہے اور ایسا کوئی گناہ نہیں جو اتنی کثرت سے دنیا میں کیا جارہا ہو پھر بھی اس کے جائز ہونے کی باتیں کرنا عقلمند مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔''

(امداداللہ انور......۲۱ ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ بمطابق ۴ اگست ۲۰۱۸ء)

۶۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء دارالعلوم صادق آباد کا فتوی:

جز نمبر ا: تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ''لاکھوں مسلمان اس گناہ میں مبتلا ہیں، گناہ کا احساس تو اپنی جگہ، لوگوں نے اسے تفریح اور دل بستگی کا سامان سمجھ لیا ہے، رہی سہی کسر ڈیجیٹل تصویر نے پوری کردی...... جائز و ناجائز کی تمیز کئے بغیر وہ تصویر کے گناہ میں ایسے ڈوب گئے کہ کوئی جگہ تصویر سے خالی نہ رہی۔ گھر، دفاتر، دکانیں، ہسپتال، تعلیمی ادارے غرض کوئی قابل ذکر جگہ باقی نہ رہی جو تصویروں سے اٹی ہوئی نہ ہو، سیدی ومرشدی حضرت مفتی رشید احمد صاحب قدس سرہ کے بقول آج جہاں جہاں مسلمانوں کو موت آسکتی ہے پہلے ہی وہاں اس نے جانداروں کی تصاویر آویزاں کر کے رحمت کے فرشتوں کا داخلہ بند کر رکھا ہے، کوئی جگہ تصویروں سے خالی نہیں، لے دے کر مساجد محفوظ تھیں لیکن اب وہ بھی اس وبا کی زد میں ہیں، سب سے بڑا المیہ یہ کہ حرمین شریفین بھی اس گناہ سے محفوظ نہیں، وہاں بھی ہر وقت کیمرے حرکت میں ہیں، یہ دل فگار منظر دیکھ کر مسلمان کڑھتا ہے اور بے اختیار پکار اٹھتا ہے...... چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی...... جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ مجسمہ و مورت ہو، پرنٹ شدہ تصویر یا ڈیجیٹل تصویر ہو، سب کی حرمت یکساں ہے، صحیح احادیث میں جو شدید وعیدیں تصویر پر وارد ہوئی ہیں وہی تمام وعیدیں ڈیجیٹل تصویر پر بھی صادق

آتی ہیں......۱۰/۳/ ۳۸ھ‘

(ڈیجیٹل تصویرکی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۳۰ تا۳۲طبع سوم ۲۰۱۸ء)

جزنمبر۲:’’موبائل فون کی تصویرکا وہی حکم ہے جو عام کیمرے کی تصویر کا ہے،اس کا بنانا ناجائز اورحرام ہے، ایمان کا کمزورترین درجہ یہ ہے کہ مسلمان گناہ کوگناہ سمجھے اوردل میں اس سے نفرت کرے۔تصویرکوجائزکہنایااسے عبادت کادرجہ دینا انتہائی خطرناک گناہ ہے۔‘‘

(خواتین کے دینی مسائل ج ۲ص ۳۵۴ بحوالہ ٹیلی فون اورموبائل کے شرعی احکام ص ۱۶۶)

جزنمبر۳:’’موبائل کی تصویرکا وہی حکم ہے جو عام کیمرے کی تصویر کا ہے،اس کا بنانا حرام اور ناجائز ہے، عالمہ صاحبہ کا یہ کہنا کہ موبائل کی تصویر،تصویرنہیں عکس ہے درست نہیں، آئینے کی مثال دے کرانہوں نے آپ اپنی تردید کردی،عکس اورتصویرمیں فرق یہی ہے جوانہوں نے بتادیا کہ عکس کی اپنی کوئی حقیقت نہیں ہوتی وہ سائے کی مانند دوسری چیز کا پرتو ہوتا ہے جب کہ تصویراپنی ذات سے قائم اور پائیدار ہوتی ہے،آئینہ کاعکس اس وقت تک قائم ہے جب تک اصل چیز قائم ہے اس کے غائب ہوتے ہی عکس غائب اورمعدوم ہوجاتا ہے۔موبائل کی تصویرمحفوظ اور پائیدار چیز ہے اگرخود سے ضائع نہ کریں تو سالوں تک محفوظ رہ سکتی ہے،لہٰذا یہ کہنا کہ یہ تصویرنہیں غلط ہے بلکہ جدید طرزکی متحرک تصویریں قدیم طرزکی سادہ تصویروں سے زیادہ خطرناک اورفتنہ خیز ہیں‘

(خواتین کے دینی مسائل ج ۲ص ۱۰۸وص ۱۰۹طبع سوم)

جزنمبر۴:’’ہماری رائے میں تمام کیمروں کی تصویرناجائزاورحرام ہےخواہ نئے ہوں یاپرانے۔‘‘

(خواتین کے دینی مسائل ج ۲ص ۳۴۸)

جزنمبر۵:’’موجودہ استعمال کے اعتبار سے ٹی وی آلہ لہوولعب ہےاس کا استعمال علی الاطلاق ناجائز اور گناہ ہے، اس میں تلاوت ونعت خوانی بھی گناہ اور بے ادبی ہے اس کا سننا بھی جائز نہیں۔‘‘(خواتین کے دینی مسائل ج ۲ص ۲۸وص ۳۵۳)

جزنمبر۶:’’سی ڈی بیچنے والے سے ماننے کی امید ہوتواسے سمجھایا جائے کہ تصویروالی سی ڈی کی خرید وفروخت ناجائز ہے اورسخت گناہ ہے اس کی وجہ سے سب کی روزی میں نحوست وبے برکتی

سرایت کر رہی ہے اس لئے اس گناہ سے باز آجائے۔'' (خواتین کے دینی مسائل ج۲ص۴۲و ص۴۳)

جز نمبر۷: ''ٹی وی یا تصویر بینی سے وضو نہیں ٹوٹتا نہ ہی مکروہ ہوتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ٹی وی کا گناہ کوئی معمولی گناہ ہے...... ورنہ ٹی وی دنیا جہاں کی ساری بے حیائی اور برائی کا ملغوبہ ہے۔'' (خواتین کے دینی مسائل ج۲ص۳۲)

۶۵۔ مصنف کتب کثیرہ حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب دامت برکاتہم العالیہ معین مفتی دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی کا فتویٰ:

جز نمبر۱: ''یہ دوسرا رسالہ ''تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام'' پیش خدمت ہے، اس میں تصاویر پر وعیدیں...... اسی طرح سی ڈیز، ڈیجیٹل کیمرہ کی تصویریں، دورِ جدید میں ٹی وی پر دینی پروگرام پیش کرنے کا فتنہ اور سی ڈی کی تصویر حرام ہونے کے متعلق اکابر علماء کے فتاویٰ بھی مذکور ہیں...... اب نظر ثانی کے بعد جدید اضافہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔''

(تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام ص ۱۷ سنہ طبع مارچ ۲۰۰۸ء ناشر دارالاشاعت کراچی)

جز نمبر۲: ''تصویر کی لعنت عام ہوگئی'' عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''......جس چیز کو رسول اکرم ﷺ نے نامبارک اور منحوس قرار دیا، جس کی موجودگی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کو روک دیتی ہے...... آج اسی تصویر کو ہم نے گلے کا ہار بنالیا...... عوام تو عوام خواص و علماء بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے ہیں...... اب تو بہت سے علماء کو بھی شوق ہوگیا ہے کہ وہ بھی ٹی وی کی زینت بننے کی کوشش کرتے ہیں، پھر مزید یہ کہ ناچ گانوں کا مرکز فحاشی و عریانی کا آلہ ٹی وی کو اشاعت دین کا ذریعہ قرار دیا جا رہا ہے، یہ خود فریبی نہیں تو اور کیا ہے؟

ہائے......! امت مسلمہ کہاں بھٹک رہی ہے؟ احکام شرعیہ سے کس قدر سرتابی ہے......'' (تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام ص ۲۸، ۲۹)

جز نمبر۳: ''ہر طرح کی تصویر ناجائز ہے، ڈیجیٹل کیمرہ اور سادہ کیمرہ کی تصویر اور ہاتھ کی بنی ہوئی تصویر میں کوئی فرق نہیں'' (تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام ص ۶۸)

جزنمبر۴: ''بعض دینی پروگراموں کی بھی تصویر اتارتے ہیں......لہٰذا مسجد کو اس گندگی کے ساتھ آلودہ کرنا حرام اور سخت گناہ ہے'' (تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام ص ۷۱)

جزنمبر۵: ''ٹیلی ویژن لہو ولعب اور گانے بجانے کا آلہ ہے، اس میں جاندار کی تصویروں کی بھرمار ہوتی ہے، مردوں کی نظر نامحرم عورتوں کی تصویروں پر اور عورتوں کی نظر نامحرم مردوں کی تصویر پر پڑتی ہے بلکہ ارادتاً وشوقاً ورغبتاً دیکھا جاتا ہے اور یہ ناجائز ہے۔'' (ایضاً ص ۸۵)

جزنمبر۶: ''ہماری شریعت میں جاندار کی تصویر حرام ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے، اب جبکہ اس تقریر کے سنتے وقت اسکرین پر تصویر نمودار ہوتی ہے تو جس چیز کو آپ ﷺ ملعون فرمارہے ہیں اس کے جواز کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان چیزوں کو اچھے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے یہ خیال بالکل لغو ہے، اس لئے کہ اس سے شر ہی پھیلے گا خیر نہیں پھیل سکتی کیونکہ صرف دینی معلومات فراہم کرنا مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود تبلیغ رجوع الی اللہ، خوفِ الٰہی، تقویٰ وطہارت، فکرِ آخرت پیدا کرنا ہے......اس لئے علماء کو چاہئے کہ تبلیغ کے لئے صرف جائز طریقہ ہی کو اختیار کریں، یہی چیز عنداللہ مقبول ہوگی......اس کے علاوہ کوئی ناجائز طریقہ اختیار کرنا یہ کوئی عقلمندی نہیں ہے کہ دوسروں کی خاطر اپنی آخرت تباہ کرے۔'' (ایضاً ص ۱۳۳)

جزنمبر۷: ''موبائل فون کے ذریعہ تصویر کھینچنا اور کھنچوانا اور اس کو محفوظ کرنا، پھر دیکھتے رہنا یا ایک دوسرے کو دکھانا یہ عمل بھی شرعاً جائز نہیں، اس میں تصویر کشی کا گناہ الگ جو کہ حرام عمل ہے پھر تصویر دیکھنا دکھانا بھی ناجائز ہے، اس کے علاوہ فضول اور لایعنی عمل کا گناہ بھی ہے...... یہ اسلام دشمن قوتوں کی چال ہے کہ مسلمانوں کو یادِ الٰہی، ذکر اللہ، تسبیح، تلاوت سے نکال کر تصویر کشی جیسے حرام کام یا موبائل گیم وغیرہ کھیل کود میں لگادیا تاکہ اس طرح قیمتی اوقات ضائع ہوں۔'' (ایضاً ص ۱۶۴)

جزنمبر۸: ''ویڈیو کیسٹ کے حکم میں یہ تفصیل ہے کہ ویڈیو کیسٹ بذاتِ خود کوئی حرام چیز نہیں ہے، اس میں جائز چیز بھی بھری جاسکتی ہے اور ناجائز چیز بھی مثلاً بے جان اشیاء کی تصاویر، مناظر قدرت جو بے جان ہوں، ان کی تصویر یا تعلیمی پروگرام جس میں جاندار کی تصاویر نہ ہوں، اس

صورت میں ویڈیو کیسٹ اور اس میں بھری ہوئی چیز دونوں کی خرید وفروخت جائز ہے اور آمدنی بھی حلال ہے البتہ اگر ویڈیو کیسٹ میں کوئی غیر شرعی منکر اور فحش پروگرام محفوظ کیا جائے مثلاً گانے، فلم، جاندار کی تصاویر وغیرہ تو اس کا حکم بھی کیسٹ کی طرح ہے یعنی محفوظ شدہ غیر شرعی چیز کی خرید وفروخت ناجائز ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔''

(جدید معاملات کے شرعی احکام ج ۱ ص ۶۷ سنہ طبع فروری ۲۰۰۷ء ناشر دارالاشاعت کراچی)

جز نمبر ۹: ''تصویر بنانا، بنوانا، خریدنا، فروخت کرنا، قلمی ہو یا عکسی، مجسم ہو یا منقش، صرف چہرہ ہو یا پوری، یہ بڑا گناہ کا کام ہے، حرام ہے۔''

(حلال وحرام کے احکام المعروف بہ عطر ہدایہ ص ۱۵۳ تاریخ اشاعت جنوری ۲۰۱۴ء ناشر زمزم پبلشرز کراچی)

نوٹ: حضرت مولانا احمد افنان صاحب مدظلہ استاد جامعۃ الرشید نے بھی اس کتاب ''جدید معاملات کے شرعی احکام'' کی تعریف وتوثیق فرمائی ہے۔ (ص ۱۶)

۶۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی کا فتوی:

''سی ڈی کی جو تصویر اسکرین پر نمودار ہوتی ہے ہماری تحقیق کے مطابق وہ تصویر کے حکم میں داخل ہے اور تصویر کے استعمال پر احادیث میں لعنت وارد ہوئی ہے...... فقہاء رحمہم اللہ نے بلاضرورت تصویر کشی کو حرام قرار دیا ہے اس کی طرف دیکھنے دکھانے کو بھی ناجائز فرمایا ہے لہٰذا ایسی ''سی ڈیز'' جس میں جاندار کی تصویر ہو اگرچہ کسی عالم یا قاری کی ہو اس کو دیکھنا بھی ممنوع اور ناجائز ہے۔'' احسان اللہ شائق دارالافتاء والارشاد کراچی۔

الجواب صحیح: محمد عفا اللہ عنہ : ۱۶/۶/۱۴۲۵ھ

الجواب صحیح: سعید اللہ : ۱۶/۶/۱۴۲۵ھ

۶۷۔ حضرت مولانا مفتی سعید اللہ صاحب دامت برکاتہم مندرجہ بالا فتوی کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں: الجواب صحیح: ۱۶/۶/۱۴۲۵ھ (تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام ص ۱۳۴)

۶۸۔ عالم ربانی، پیکر حق گوئی، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب

مفتاحی دامت برکاتہم العالیہ بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور (انڈیا) کا فتوی:

جز نمبر۱: ''راقم الحروف کے نزدیک جمہور علماء کا نقطۂ نظر ہی صحیح و درست ہے اور باقی نقاطِ نظر غلط فہمیوں کا نتیجہ معلوم ہوتے ہیں کیونکہ جمہور کی رائے کے مطابق ''ٹی وی'' کی تصاویر بھی حرمت کے حکم میں داخل ہیں اور ان کے اس سے استثناء کی کوئی دلیل نہیں......''

(ٹیلی ویژن اسلامی نقطۂ نظر سے ص ۵۸-۵۹ مؤلف مفتی شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی مدظلہم)

جز نمبر۲: ''ٹی وی ایک ایسا آلہ ہے جس میں متعدد وجوہ حرمت جمع ہیں اس لئے شرعاً ناجائز ہے اور ان میں سے ایک وجۂ حرمت یعنی ''جاندار کی تصویر کا ہونا'' تو تقریباً سب ہی پروگراموں میں پائی جاتی ہے اور جو چیز ناجائز ہو اس کو دین کے لئے استعمال کرنا بھی ناجائز ہے۔'' (ایضاً ص ۱۸۱)

نوٹ: مروج ڈیجیٹل تصویر اور ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق حضرت مفتی شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی مدظلہم کی کتب کا مطالعہ فرمائیں مروج تصویر کی حرمت پر علمی دلائل اور اشکالات کے مدلل جوابات آپ کو یکجا ملیں گے۔ کتابوں کے نام آخر میں تحریر کر دیئے گئے ہیں۔ نیز حضرت مفتی صاحب مدظلہم کا مدلل مضمون ''حرمت تصویر کی نوعیت'' کے عنوان سے ''ماہنامہ دارالعلوم دیوبند شمارہ ۸،۹ رمضان، شوال ۱۴۳۲ھ بمطابق اگست ۲۰۱۱ء'' میں بھی شائع ہوا ہے۔

اس کتاب ''ٹیلی ویژن اسلامی نقطۂ نظر سے'' پر مندرجہ ذیل علمائے کرام (نمبر شمار ۶۹ تا ۷۲) کی تقاریظ وتصدیقات موجود ہیں:

۶۹۔ حضرت مولانا مفتی نصیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق مفتی واستاذ جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد (ص ۱۲)

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سابق صدرالاساتذہ مدرسہ امدادالاسلام ہرسولی وخلیفہ فقیہ الاسلام تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

''رسالے کے ابتدائیہ میں جو حضرت والا (مسیح الامت) رحمہ اللہ کی پسندیدگی کے جملے نقل فرما دیئے ہیں بہت خوب کیا، اب مزید کسی تائید وتصویب کی ضرورت ہی نہیں، پھر آپ نے

تو مدلل کلام کیا ہے جس میں کسی کو کلام کی گنجائش نہیں، میرے نزدیک آپ نے فرض کفایہ ادا کیا ہے۔'' (ص ۱۵)

۷۰۔ عارف باللہ مسیح الامت مولانا شاہ مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ مجاز حضرت حکیم الامت اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۱۔ شیخ الحدیث مولانا محمد یاسین صاحب مدظلہم سابق شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد (ص ۱۳)

۷۲۔ شیخ الحدیث مولانا عقیل الرحمٰن صاحب مدظلہم شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد (ص ۱۴)

۷۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ قاسمی صاحب مدظلہم رئیس دارالافتاء وناظم جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ کا فتوی:

''نفس وشیطان جب روح میں سرایت کر جاتا ہے تو پہلے اس کو بدنظری میں مبتلا کر دیتا ہے، ہوتے ہوتے اس میں بے حیائی، بے شرمی کا مزاج پیدا ہو جاتا ہے، غلط سوسائٹی، غلط ماحول، عریانی، بے حجابی آپس میں بے تکلف باتیں کرنا جیسا آج کل نئی نسل کے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں اس کا رواج بالکل عام ہوتا جارہا بہت ہی خطرناک ہے اوراس سے زائد خطرناک ماں باپ کا اوران کے بڑوں کا اپنے بچوں کے بارے میں حسن ظن رکھنا ہے کہ وہ ایسا کہاں کر سکتے ہیں یہ سب جہالت اور قرآن وحدیث سے ناواقفیت اور مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر یہ باتیں پیدا ہوتی ہیں، اس قسم کے اسباب آج ہمارے گھروں میں داخل ہو گئے ہیں جن سے ہر جرم ترقی کر رہا ہے ان میں سرفہرست ٹی وی، وی سی آر اور آج کل موبائل فون تو مکمل فحاشی کا آلہ تمام تر خرابیاں پیدا کر رہا ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ موبائل فون میں نئی نئی فلموں کی قیمتاً ڈاؤن لوڈنگ کراتے رہتے ہیں......اور ایسے ہی فلم، ناچ گانے کے مناظر ہیں، چاہے وہ تصویروں میں ہوں اور چاہے وہ غلط ناولوں میں ہوں یا غلط لوگوں کے پاس بیٹھنے کی شکل میں یا بازاروں میں اختلاط کی وجہ سے، الغرض

ٹی وی، وی سی آر، سی ڈی، ویڈیو اور غلط تصویروں پر مشتمل ناول، اخبارات، رسالے یہ سب اس جرم کے اسباب ہیں جن میں معاشرہ مبتلا ہے بلکہ شیطانوں کی ایک بڑی پارٹی اس بے حیائی، بے غیرتی، بے شرمی کو ترقی دینے میں جان توڑ کوشش کر رہی ہے۔'' (موجودہ حالات میں راہ عمل ص ۲۸-۲۹ ایڈیشن نمبر ۷ ناشر شعبہ نشر واشاعت اشرف العلوم رشیدی گنگوہ سہارنپور یوپی)

۷۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب اعظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین مدرسہ شیخ الاسلام شیخوپور اعظم گڑھ یوپی انڈیا کا موقف:

''تصویر سازی! ایک عام گناہ'' کے عنوان سے لکھتے ہیں:

''پہلے وعظ کی مجلسیں ہوتی تھیں، ایک سادہ سی مجلس ہوتی، لوگ ادب سے بیٹھ جاتے، کوئی عالم سیدھے سادے انداز میں دین اور اللہ ورسول ﷺ کی باتیں سنا دیتا لیکن اب یہ مجلسیں جلسوں، کانفرنسوں اور سیمیناروں کی شکل میں تبدیل ہوگئیں۔ شکل کی تبدیلی نے ان کے لوازم اور تقاضوں کو بھی بدل کر رکھ دیا ہے، اجتماعات کی دنیا میں آج کل ایک نئے لازمے کا اضافہ ہوا ہے، اس سے اب مشکل سے کوئی مجلس خالی ہوتی ہے وہ ہے ''تصویر سازی'' چھوٹا بڑا کوئی اجتماع ہو کیمرہ لے کر کچھ لوگ پہنچ جاتے ہیں یا بلائے جاتے ہیں تاکہ مقرر کی، صاحب صدر کی، اسٹیج والوں کی اور جلسہ میں شریک حضرات کی تصویریں اتاری جاسکیں، نکاح کی مجلس ہو، دعوت میں لوگ اکٹھے ہوں، یہ کام ضرور ہوگا۔ تصویر سازی گناہ ہے، حرام ہے لیکن یہ گناہ اتنا پھیل چکا ہے اور یہ حرام اتنا عام ہو چکا ہے اور اس کی اتنی شکلیں وجود میں آچکی ہیں کہ اس کے حرام وناجائز ہونے کا تصور ذہنوں سے محو ہونے لگا ہے۔ اس طرح کے عام مجامع میں جہاں صرف ناخواندہ اور دین سے غافل افراد نہیں ہوتے، علماء اور دیندار حضرات بھی ہوتے ہیں، برسر عام ہانکے پکارے یہ گناہ ہوتا ہے اور لوگوں کی پیشانی تک شکن آلود نہیں ہوتی حالانکہ ان تصویروں کے بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں دنیا والوں کی دنیادارانہ باتوں سے غرض نہیں رکھتا، دینداروں کا مجمع ہے، دینی وعظ ہو رہا ہے، مدرسوں کے جلسے ہو رہے ہیں، کسی دینی موضوع پر کانفرنس ہو رہی ہے یا سیمینار ہو رہا ہے، علماء متدین

حضرات تشریف فرما ہیں، اللہ و رسول ﷺ کے ارشادات نقل کئے جا رہے ہیں، تاکید کی جا رہی ہے کہ دنیا و آخرت کی فلاح اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں ہے، گناہوں سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، گناہوں سے مصائب کی آگ برستی ہے، عین اسی بیان کے وقت کیمرے کی آنکھ چمکتی ہے اور تصویریں بنائی جانے لگتی ہیں۔

گناہ کی مذمت اور عین اسی وقت دھڑلے سے گناہ کا ارتکاب! کیا غیرت الٰہی کو حرکت نہ ہوگی؟ اچھا یہ تصویریں لی گئیں تو اس کی کیا ضرورت تھی؟ کیا ان تصویروں سے دین کا کوئی فائدہ ہوا؟ اگر اخبار میں تصویر چھاپ دی گئی یا ٹی وی کے اسکرین پر یہ تصویریں آ گئیں اور بہت سے لوگوں نے دیکھ لیا تو کیا ایمان تازہ ہو گیا؟ کیا کوئی ثواب مل گیا؟ کیا علم و عمل کا داعیہ پیدا ہو گیا؟ کچھ بھی نہیں تو کیا دنیا کا کوئی فائدہ ہو گیا؟ ایک شہرت کی صورت بن گئی تو اس سے دنیا کا کیا نفع حاصل ہو گیا؟ اگر کہئے کہ شہرت ہی دنیا کا نفع ہے تو یہ سخت غلطی ہے۔ بہر حال یہ ایک ایسا گناہ ہے جسے دینی و دنیوی کسی اعتبار سے فائدے کے خانے میں نہیں رکھا جا سکتا، ہاں لذتِ نفس ہے، ذہن و دماغ کی عیاشی ہے، فائدے کے اعتبار سے تو اس کا یہ حال ہے، اب ذرا اللہ و رسول ﷺ کے نزدیک اور شریعت کی نگاہ میں بھی اس کی حیثیت دیکھ لینی چاہئے ...... بخاری شریف کھول لیجئے، کتاب اللباس نکالئے اس میں ایک باب ہے ''عذاب المصور یوم القیامۃ'' گویا جاندار کی تصویر بنانے والا اللہ تعالیٰ کی صفت خلق میں شرکت کی سعی کر رہا ہے، یہ اس کی بڑی گستاخی ہے، اس کی سزا ملنی چاہئے ...... جاندار کی تصویر سے فرشتوں کو نفرت ہے، اللہ کے رسول ﷺ کو نفرت ہے...... اتنی سخت وعید اور اتنی صراحت کے بعد تصویروں کے بارے میں کیا کسی مصلحت، کسی تاویل، کسی استحسان کی گنجائش رہ جاتی ہے؟

تصویر سازی کا آلہ خواہ کوئی ہو، تصویر بنانے والا خواہ کتنا ہی مختصر عمل کرتا ہو، خواہ ویڈیو کیسٹ میں تصویر دکھائی نہ دیتی ہو لیکن جب اس پر برقی شعاع ڈالی جاتی ہے تو وہ پورے طور پر دکھائی دیتی ہے، خواہ کچھ بھی ہو مگر ہے وہ تصویر...... واقعی بتوں اور مورتیوں کی گمراہی عام ہے اور

اسی زمرے میں آج کی تصویریں بھی شامل ہیں۔ اللہ ہی جانتا ہے ان تصویروں کی وجہ سے کتنی برائیاں، بے حیائیاں، فحاشیاں بلکہ چوریاں ڈکیتیاں پھیلتی جا رہی ہیں، ٹی وی اور انٹرنیٹ کی تصویروں اور سینما کی متحرک اور زندہ نما مورتیوں نے ماحول ومعاشرے میں برائیوں کا کتنا طوفان اٹھا رکھا ہے؟ اس طوفان کے بدترین جھونکوں اور جھکڑوں کو دیکھنے کے بعد بھی بعض لوگ جو علم اور دین سے نسبت رکھتے ہیں تعجب ہے کیونکر اس موضوع پر نرمی اختیار کرتے ہیں اور گمراہی کا دروازہ کھولتے ہیں؟

عام لوگوں سے کیا عرض کروں؟ علماء وارباب مدارس سے عرض کرتا ہوں کہ رسول ﷺ کے کلام میں تو کوئی شبہ نہیں اور علماء ومدارس آپ ﷺ ہی کے کلام اور آپ ﷺ ہی کے کام کی نمائندگی کا فریضہ انجام دینے کے لئے مقرر ومتعین ہیں پھر کیا بات ہے کہ وہ آپ ﷺ ہی کے ارشادات سے آنکھ بند کر کے ایسی مجالس ومحافل میں شریک ہوتے ہیں جن میں کھلم کھلا فسق اور حرمت کا ارتکاب ہوتا ہے؟...... طریقہ یہی ہے کہ ان مجالس سے احتراز ہی کیا جائے۔ علماء عوام کے لئے نمونہ ہیں، جب یہ اس سے اجتناب کریں گے تو بہت سے لوگوں کو تنبہ ہوگا ورنہ عوام تو چھوٹے پڑے ہی ہیں...... جون ۲۰۰۷ء'' (کتاب حدیثِ دردِ دل ص ۳۵۱ تا ۳۵۶ ناشر مکتبہ ضیاء الکتب سنہ طبع مارچ ۲۰۱۲ء)

۷۵۔ حضرت مولانا ضیاء الحق خیر آبادی صاحب مدظلہم کتاب ''حدیثِ دردِ دل'' کے مرتب ہیں، ان کا موقف بھی تصویر کے متعلق حرمت کا ہے۔

۷۶۔ فقیہ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد جعفر صاحب ملی رحمانی صاحب مدظلہم صدر دارالافتاء جامعہ اکل کوا (انڈیا) کا فتوی:

جز نمبر ۱: حضرت مفتی جعفر صاحب اپنی کتاب ''المسائل المهمة فيما ابتلت به العامة یعنی اہم مسائل جن میں ابتلائے عام ہے'' میں ''فیس بک یا واٹس ایپ وغیرہ پر تصویر اپ لوڈ کرنا'' کا عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''مسئلہ نمبر ۱۷۵: آج کل فیس بک اور واٹس ایپ وغیرہ عام ہے اور اس میں لوگ اپنی تصاویر چسپاں کرتے ہیں پھر ان کے دوست احباب فرینڈ لسٹ والے ''ماشاء اللہ''

وغیرہ کے الفاظ لکھتے ہیں شرعاً یہ دونوں عمل درست نہیں ہیں کیونکہ بغیر سخت ضرورت کے جاندار کی تصاویر بنانا اور فیس بک میں ڈالنے کے لئے اپنی تصاویر بنانا شرعی ضرورت میں سے نہیں ہے لہٰذا فیس بک میں اپنی تصاویر چسپاں کرنا ناجائز ومنع ہے اور پھر ان تصاویر پر تبصرہ کرنا اور ''ماشاء اللہ'' وغیرہ کے الفاظ کہنا یہ بھی ناجائز وگناہ ہے۔''(المسائل المهمة فيما ابتلت به العامة ج۱۰ص ۲۶۸ ناشر جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوانندر بار، مہاراشٹر)

نوٹ: اس کتاب ''المسائل المهمة فيما ابتلت به العامة'' کی تحقیق وتخریج اسی دارالافتاء کے معاون مفتیانِ کرام نے کی ہے اور حضرت مولانا غلام محمد صاحب دستانوی رئیس جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوانندر بار کی پسند فرمودہ ہے۔

جز نمبر۲: ''ہماری شریعت میں جاندار کی تصویر حرام ہے اور آپ ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے اور ٹیلی ویژن میں تصویریں ہوتی ہیں اس لئے ٹیلی ویژن دیکھنا شرعاً جائز نہیں ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان چیزوں کو اچھے مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے، یہ خیال بالکل لغو ہے اور ٹیلی ویژن چونکہ آلات لہو ومعصیت میں سے ہے اس لئے اس پر دینی پروگرام دیکھنا بھی شرعاً صحیح نہیں ہے......کسی عالم دین یا مقتدا کا ٹی وی پر آنا اس کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ جواز وعدم دلیل کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت اور قیاس (شرعی) ہے نہ کہ کسی کا عمل۔''

(درسی وتعلیمی اہم مسائل ص ۴۶۵ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم انڈیا)

جز نمبر۳: حضرت مولانا مفتی محمد جعفر ملی رحمانی صاحب مدظلہم اپنی مرتب کردہ کتاب ''محقق ومدلل جدید مسائل'' میں فرماتے ہیں: ''مسئلہ نمبر۴۲۱: آج ٹیپ ریکارڈ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈی اور سافٹ ویئر وغیرہ کا استعمال عام ہو چکا ہے اس لئے تبلیغ دین اور اشاعت حق کی خاطر ایسی کیسٹیں، سی ڈیاں اور سافٹ ویئر بنانا جس میں اخلاقی وتربیتی تعلیمات کو ریکارڈ کیا گیا ہو خواہ صرف آواز (یعنی آڈیو......از ناقل) یا آواز کے ساتھ حروف ہوں، جائز ہے بشرطیکہ اس میں ذی روح کی تصاویر نہ ہوں۔''(محقق ومدلل جدید مسائل ج۱ص ۵۶۳)

نوٹ: اس کتاب ''محقق ومدلل جدید مسائل'' کی کمپوزنگ وتصحیح اور اس پر پیش لفظ مندرجہ ذیل

(نمبر شمار ۷۷ تا ۷۹) علمائے کرام نے لکھی ہیں:

۷۷۔ حضرت مولانا مفتی شمشیر احمد بستوی صاحب مدظلہ نے اس کتاب کی تصحیح کی ہے۔

۷۸۔ حضرت مولانا مفتی عبدالمتین کانڑگانوی صاحب مدظلہ نے بھی اس کتاب کی تصحیح کی ہے۔

۷۹۔ حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی مدظلہ رئیس جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوانندربار نے اس کتاب پر پیش لفظ لکھا ہے۔

۸۰۔ حضرت مولانا محمد حذیفہ ابن محمد وستانوی دامت برکاتہم ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا لکھتے ہیں:

جز نمبر ا: ''موبائل میں گیم ڈاؤن لوڈ کرنا، موبائل میں جاندار یا غیر جاندار کی تصویر والے گیم ڈاؤن لوڈ کر کے کھیلنا جیسے کرکٹ، فٹبال، کیرم بورڈ وغیرہ اس میں ضیاع وقت لازم آتا ہے بالخصوص جبکہ اس میں تصاویر بھی موجود ہوں تو اس کی برائی اور بڑھ جاتی ہے لہٰذا اس سے اجتناب لازم ہے......'' (ماہنامہ الحق ش ۹ ص ۵۲ جلد ۴۳ جون ۲۰۰۸ء)

جز نمبر ۲: ''کسی شخص کے کہنے پر یا از خود کسی دوسرے کے موبائل پر جانداروں کی تصویر والے میسج بھیجنا، اسی طرح ایک موبائل سے دوسرے موبائل میں فلم یا گانا بھجنا شرعاً ناجائز یا سخت گناہ ہے......'' (ماہنامہ الحق ش ۹ ص ۵۲-۵۳ جلد ۴۳ جون ۲۰۰۸ء)

جز نمبر ۳: ''موبائل میں کسی شخص کی تصویر فیڈ (Feed) کرنا کہ جب بھی فون کیا جائے تو بجائے نمبر کے اس شخص کی تصویر آئے درست نہیں ہے......حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''ان اشد الناس عذابا عنداللّٰہ المصورون...... بخاری شریف ج ۲ ص ۸۸۰'' (ایضاً ص ۵۳)

۸۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی صاحب دامت برکاتہم مدرسہ مدینۃ العلم بہاولپور فرماتے ہیں:

''مجھ سے ایک کرم فرما نے استفسار کیا ہے کہ آپ ٹی وی میں آنے والی تصویروں اور

مووی والی تصویروں کے بنانے والوں بنوانے والوں اور دیکھنے دکھانے والوں کا شرعی حکم بیان فرمائیں، جائز ہے ناجائز ہے حلال ہے حرام ہے؟......الجواب: میں بذات خود تو یہ مقام نہیں رکھتا کہ میں اس کے متعلق اس کی حلت وحرمت کا فتوی صادر کروں تاہم میں نے علماء حق علماء دین کے فتاوی کو بغور دیکھ کر اور حتی الوسع سمجھ کر یہ اخذ کیا ہے کہ تصویر بنانا بھی حرام ہے اور اپنی خواہش سے بنوانا بھی حرام ہے اور جو حکم مطلق تصویر کا ہے وہ اس پر بھی لاگو ہوتا ہے جو لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں ان کی تاویل سراسر غلط ہے کہ یہ عکس ہے تصویر نہیں ہے لہٰذا اس کا کرنا کرانا بنانا بنوانا جائز ہے یہ ممنوع تصویر کے احکام سے خارج ہے ان کی یہ تاویل ہرگز صحیح نہیں کیونکہ عکس کا وجود اصل کے وجود تک قائم ہوتا ہے اور اصل کے ہٹ جانے سے عکس بھی ختم ہو جاتا ہے جیسے دھوپ میں کھڑے ہونے والے کا سایہ اس وقت تک ہوتا ہے جب تک وہ دھوپ میں کھڑا ہو اور اگر وہ دھوپ سے ہٹ جائے یا اوپر بادل آ جائیں تو اس کا سایہ ختم ہو جاتا ہے، یہاں ایسے نہیں ہے یہاں ابتداء عکس ضرور ہوتا ہے لیکن وہ ویڈیو کے فیتے میں منجمد ہو جانے کے بعد عکس نہیں رہتا اصل بن جاتا ہے جس کو جتنی دفعہ چاہو سکرین پر دیکھ سکتے ہو اس لئے اب اس کا حکم عکس والا نہیں ہے بلکہ اصل والا ہے یعنی جس طرح قلم سے تصویر بنانی بنوانی دیکھنی دکھانی ناجائز اور حرام ہے اس کا مرتکب ملعون اور سزا کا مستحق ہے اسی طرح ویڈیو کے بنانے اور بنوانے والا بھی ملعون، حرام کار اور سزا کا مستحق ہے جن احادیث سے یہ حکم اخذ کیا گیا ہے وہ چند یہ ہیں: نمبر۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک لمبی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اس کو زندہ کرو۔ (مشکوۃ ص ۳۸۵ از صحیحین)......نمبر۲: انہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں (فوٹو گرافوں) کو ہوگا جو تخلیق خداوندی کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں جس وقت کہ وہ جاندار کی تصویر بنائیں۔ ص ۳۸۶......نمبر۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ عذاب مصوروں کو ہوگا۔ ص ۳۸۵......گھر میں تصویر رکھنا

یا جیب میں بلا عذر رکھنا بھی حرام ہے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جن میں کتا یا تصویر ہو۔ واضح ہو کہ نوٹوں، شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کی تصویروں میں ہم معذور ہیں، ان کا عذاب ان لوگوں کو ہوگا جنہوں نے یہ قانون بنایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب'' (احقر فضل الرحمٰن دھرم کوٹی خادم الحدیث مدرسہ مدینۃ العلم بہاولپور)

نوٹ: تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۸۲۔ مدرس مسجد نبوی شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

جز نمبر ۱: ''تصویر کشی اور سگریٹ نوشی اور بازاروں میں پھرنا اور نظر کی حفاظت نہ کرنا اور اپنے کمروں میں جا کر ٹیلی ویژن پر ایسے پروگرام دیکھنا جو عام حالات میں جائز نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ...... یہ سب ایسی حرکات ہیں جو کہ حج وعمرہ اور زیارت کی روحانیت حاصل ہونے کے لئے مانع ہیں لہٰذا حرمین شریفین کی حاضری سے قبل یہاں کے آداب کا مطالعہ کرنا ضروری ہے تاکہ یہاں کے انوار و برکات سے قلوب منور ہو جائیں اور عنداللہ مقبولیت حاصل ہو جائے۔''

(آداب حج وعمرہ ص ۱۱ مکتبہ جبریل)

جز نمبر ۲: ''تنبیہ: آج کل بعض زائرین نے عجیب حرکت شروع کی ہوئی ہے روضۂ اطہر پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے حاضر ہوتے ہیں تو اپنے موبائل کے کیمرے سے دمادم فوٹو لیتے رہتے ہیں، صلوٰۃ وسلام تو ادب واحترام کے ساتھ کیا پیش کریں گے فوٹو لینے میں دل ودماغ مصروف رکھتے ہیں اور اس بات کا بالکل لحاظ نہیں رکھتے کہ ہم کس مقام پر کھڑے ہیں۔ بے ادب بے نصیب ہوتا ہے اور باادب بانصیب ہوتا ہے، یہ مقام ادب ہے یہاں پر اس قسم کی حرکت کرنا بہت بے ادبی کی بات ہے لہٰذا ایسی حرکتوں سے باز رہا جائے۔'' (آداب حج وعمرہ ص ۹۶)

۸۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبداللہ مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ابن حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی صاحب رحمہ اللہ کا فتوی:

''حرمین شریفین کی تعظیم کا جو حق ہے وہ تو ہم ادا نہیں کر سکتے لیکن ہم اتنا تو کر لیں کہ حرمین شریفین آ کر بے ادبی نہ کریں...... میرے دوستو! نہایت افسوس ہوتا ہے جب دیکھتے ہیں کسی زائرِ حرم کو کہ اس کے ہاتھ میں موبائل ہے اور وہ مسلسل اپنی سیلفیاں لینے اور ویڈیو بنانے میں لگا ہوا ہے، نہ اس کو اللہ کے گھر کی تعظیم کا کوئی احساس ہے اور نہ ہی اس کو مسجد نبوی کے ادب کا خیال ہے اور اگر...... حرم شریف میں اس کو کوئی ایکٹر نظر آ گیا، کوئی کھلاڑی نظر آ گیا، کوئی کرکٹر نظر آ گیا یا کوئی بزرگ نظر آ گئے، کوئی عالم دین نظر آ گیا تو بس اس کو سب سے پہلی فکر یہ ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ اپنی سیلفی بنوا لوں، کتنے ہی بزرگ بیچارے اپنی تلاوت کر رہے ہیں، نماز پڑھ رہے ہیں پیچھے کھڑے ہو کے لوگ ان کی ویڈیو بنا رہے ہیں...... پرسوں ہی میں نے دیکھا پاکستان کا ایک معروف کرکٹر، اُس نے اُسی دسترخوان پر افطار کیا جہاں ہم نے کیا...... اس بیچارے نے اپنا چہرہ بھی چھپایا ہوا تھا کہ لوگ اس کو تنگ نہ کریں اس کے باوجود جیسے ہی مغرب کی نماز کا سلام پھرا، لوگوں نے سنتیں چھوڑ کے چاروں طرف سے اس کو گھیر لیا اور اس کو کہہ رہے ہیں کہ سیلفی بنائیں، میرے ساتھ سیلفی بنائیں۔ میں نے اس سے کہا کہ مسجد نبوی کے ادب کا تقاضا ہے کہ آپ یہاں سے اب نکل جائیں یہ لوگ آپ کو تنگ کر رہے ہیں اور آپ کی بھی روحانیت خراب ہو گی اور ان لوگوں کو بھی گناہ ہو گا، یہ جو مسجد نبوی میں حرکتیں ہو رہی ہیں، یہ کوئی پکنک پوائنٹ نہیں ہے تو وہ بیچارہ فوراً اٹھا وہاں سے، اُس نے میری نصیحت قبول کی۔'' (AUD 20190607 WA 0006 مولانا عبدالباعث صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ (اٹک) نے واٹس ایپ پہ ۷ جون کو یہ آڈیو ہمیں بھیجی)

۸۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سید نجم الحسن امروہوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء جامعہ یاسین القرآن کراچی کا فتوی:

''کسی بھی جاندار کی تصویر بنانا اور بنوانا حرام ہے اور پھر اس فعل کا مقدس مقام پر ارتکاب کرنا اس کی شناعت کو اور بھی بڑھا دے گا لہٰذا اس کی گنجائش نہیں، دارالعلوم دیوبند کا فتوی تصویر کی حرمت پر ہی ہے، استاد محترم حضرت مولانا مفتی سید نجم الحسن امروہوی صاحب دامت

برکاتہم وعم فیوضہم کی کتاب ’’ڈیجیٹل کیمرے کی (تصویر کی) حرمت پر مفصل ومدلل فتویٰ‘‘ میں دارالعلوم دیوبند کی تصدیقات ملاحظہ فرمالیں......

(دارالافتاء جامعہ یاسین القرآن کراچی ۳/۷/۱۴۳۷ھ الرقم المسلسل ۳۹۴/۱)

۸۵۔ شیخ الحدیث حضرت مفتی حبیب الرحمان خیرآبادی صاحب دامت برکاتہم رئیس دارالافتاء دارالعلوم دیوبند انڈیا کا فتویٰ:

حضرت مولانا مفتی سید نجم الحسن امروہوی دامت برکاتہم رئیس دارالافتاء جامعہ یاسین القرآن کراچی کے ’’ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتویٰ‘‘ کی تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’آپ کے دارالافتاء سے جوفتویٰ صادر ہوا ہے وہ صحیح ہے، حیرت ہے کہ ان تصاویر کے عواقب کو جانتے ہوئے کیسے جواز کا فتویٰ مجوزین نے دے دیا ہے؟ (۲۱/۵/۱۴۳۰ھ)‘‘

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتویٰ مع تصدیقات ص۶)

۸۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی حمیداللہ جان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ رئیس دارالافتاء جامعۃ الحمید وجامعہ اشرفیہ لاہور کا فتویٰ:

جز نمبر۱: ’’جاندار کی تصویر کی تمام شکلوں پر جو مفصل فتویٰ حرمت کے بارے میں مفتی سید نجم الحسن صاحب امروہوی لکھ چکے ہیں وہ حق ہے۔‘‘

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتویٰ مع تصدیقات ص۱۱)

جز نمبر۲: ’’ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتویٰ از مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ‘‘ کی تصدیق فرماتے ہوئے ’’الجواب صحیح‘‘ لکھا ہے۔ (ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتویٰ ص۲۰،۲۱)

جز نمبر۳: ’’واضح رہے کہ جاندار کی تصویر اور ویڈیو بنانا دونوں حرام ہیں نیز جلسے جلوس اور محفلوں وغیرہ کی ویڈیو کا بھی یہی حکم ہے، ہاتھ سے تصویر بنانا اور کیمرے سے تصویر بنانا خواہ ڈیجیٹل کیمرہ ہو یا عام کیمرہ، دونوں حرام ہیں۔‘‘ (جامعۃ الحمید لاہور ۲۰۱۳/۴/۱۴، فتویٰ نمبر ۱۱۳۱۳-۳۴ بحوالہ ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علماء امت کی نظر میں ص ۷۷تا۷۹)

جز نمبر ۴: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

جز نمبر ۵: کتاب ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علماء امت کی نظر میں'' پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ''......دنیا کا ایک نظام ہے کہ مختلف ادوار میں مختلف شکلوں میں فتنے سر اٹھاتے رہتے ہیں، اس سلسلہ کی ایک کڑی ڈیجیٹل تصویر ہے جس کو بعض حضرات جائز قرار دیتے ہیں بلکہ بعض حضرات اس کو حرام سمجھتے ہوئے جائز جیسا معاملہ فرماتے ہیں مگر دوسری طرف اللہ کریم کا کرم ہے کہ ان کے مقابلہ کے لئے اہل حق علماء کو میدان میں لا کر اہل باطل کے مٹانے کے لئے ''جاء الحق وذھق الباطل'' کا مظاہرہ ہوتا ہے...... بندہ کے خیال میں تو حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ''لعن اللّٰہ المصورین'' ایک دیانت دار مسلمان کے لئے کافی ہے...... واللہ اعلم حمید اللہ جان عفی عنہ''

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۹ طبع سوم)

۸۷۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد عبد المجید دین پوری صاحب شہید رحمہ اللہ تعالیٰ (سابق مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی) کا فتویٰ:

جز نمبر ۱: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ

سب تصویر کے حکم میں ہیں۔آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جوحکم شریعت میں تصویرکامنقول ہےتصویرکی تمام شکلیں اس حکم کےتحت داخل ہیں اس لئے تصویرکی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماءکرام کاٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔مسلمانوں پرواجب اورلازم ہے کہ دیگرحرام اورخلاف شرع امورکی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپوراہتمام فرمائیں۔‘‘

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ،شرعی جائزہ،فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶،تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

جزنمبر۲:’’تصویراورٹی وی کوجس درجے میں بھی جائزقراردیاجارہاہے یہ انتہائی خطرناک بات ہے، جوعوام وخواص تصویراورٹی وی کومجوزین کےفتوؤں کی بناپرجائزسمجھ کرکھلے عام تصویریں بناتے، بنواتے ہیں اورٹی وی دیکھتے ہیں اُن کوچاہئے کہ کم ازکم ناجائزسمجھتے ہوئے ایسا کریں تاکہ کسی حرام کام کوحلال سمجھ کرکرنے کا شائبہ نہ رہے کیونکہ یہ ایمانی لحاظ سے خطرناک بات ہوگی۔‘‘

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتوی مع تصدیقات ص۱۲)

جزنمبر۳:’’واضح رہے کہ تصویروالی سی ڈی کے ذریعے پروگرام دیکھنا یاکسی عالم کاوعظ وتقریرسننا کسی صورت میں جائز ہیں،تصویر چاہے پہلے زمانے کی ہو یااس کی کوئی نئی سائنسی صورت ہوکسی طرح جائزنہیں......اسی طرح وعظ وتقریرکے لئے علماءکرام کاٹی وی پرآناجائزنہیں جس کی ایک وجہ تصویرہے۔اسی طرح ٹی وی کی وضع وساخت ہی لہوولعب کے لئے ہے،اس لئے ان کودینی مقاصد کے لئے استعمال کرناغلط اورناجائز ہے۔‘‘

☆ الجواب صحیح: محمد عبدالمجید دین پوری : ۱۹/۱۰/۱۴۲۸ھ

☆ الجواب صحیح: محمد عبدالقادر ...... (تصویراورسی ڈی کے شرعی احکام ص۱۴۴،۱۴۵)

۸۸۔ استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی یوسف افشانی صاحب دامت برکاتہم رئیس دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کافتوی:

''جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے...... عام سادہ کیمرہ اور ڈیجیٹل کیمرہ کی تصویر میں کوئی فرق نہیں (۱/ ۷/ ۱۴۳۰ھ)'' (ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل و مدلل فتوی مع تصدیقات ص ۱۵)

نوٹ: اس فتوی پر شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم کے دستخط بھی موجود ہیں۔

۸۹۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم رئیس و بانی جامعہ صدیقیہ کراچی کا فتوی:

جز نمبر ا: ''جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے...... عام سادہ کیمرہ اور ڈیجیٹل کیمرہ کی تصویر میں کوئی فرق نہیں (۱/ ۷/ ۱۴۳۰ھ)'' (ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل و مدلل فتوی مع تصدیقات ص ۱۵)

جز نمبر ۲: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جاسکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت و اباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد و تبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق و ترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۹۰۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری شہید رحمہ اللہ تعالیٰ دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کا فتوی:

جز نمبر ا: ''میرے خیال میں اب کسی کو اس میں کسی قسم کا کوئی اشتباہ نہیں رہنا چاہئے کہ ڈیجیٹل کیمرہ کی تصویر کا قبل از پرنٹ بھی وہی حکم ہے جو بعد از پرنٹ ہے لہٰذا جس طرح پرنٹ کے بعد وہ

حرام ہے اسی طرح پرنٹ سے قبل بھی وہ حرام ہے (۲۴/۴/۱۴۳۰ھ)‘‘

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتوی مع تصدیقات ص ۱۶)

جز نمبر۲: ’’ٹی وی پر وعظ وبیان اور تقریر ومکالمہ کی ضرورت پر زور دینے والوں کو اس انداز سے بھی سوچنا چاہئے کہ جس اسٹیج اور جس جگہ پر عصیان وطغیان پر مبنی حیا سوز اور ایمان کش، لچر واہیات پروگرام اور گانے گائے جاتے ہوں...... کہیں یہ قرآن وسنت اور دین وشریعت کی توہین وتنقیص یا سوءِ ادبی تو نہیں ہوگی؟...... نیز اس پر بھی غور فرمایا جائے کہ گندی اور ناپاک جگہ اور غلاظت خانہ یا باتھ روم میں اللہ کا ذکر کرنا اگر ممنوع ہے تو ٹی وی ایسے غلاظت کدہ میں کیا اس کی اجازت ہوگی؟‘‘

(بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند شمارہ ۲ ج ۲، ۹ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ بمطابق فروری ۲۰۰۸ء بحوالہ مجلّہ المصطفیٰ شمارہ ۵۱، محرم الحرام ۱۴۳۷ھ ص ۱۶ جامعہ مدنیہ بہاولپور)

جز نمبر۳: ’’جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔‘‘

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۹۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم دین پوری صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا فتوی:

جز نمبر۱: مفتی سعید احمد جلالپوری شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتوی کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے

ہیں: ''حضرت کی تحریر بالا سے اتفاق کرتا ہوں۔'' (۱۴۳۰/۴/۲۴ھ)

جز نمبر۲: متفقہ فتویٰ پر حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم دین پوری صاحب دامت برکاتہم نے تصدیقی دستخط فرمائے ہیں: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۹۲۔ حضرت مولانا مفتی محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم دارالافتاء مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم دین پوری صاحب دامت برکاتہم کی جز نمبر۱ میں مذکور تحریر پر تائیدی دستخط فرمائے ہیں۔

۹۳۔ حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمان صاحب دامت برکاتہم دارالافتاء مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم دین پوری صاحب دامت برکاتہم کی جز نمبر۱ میں مذکور تحریر پر تائیدی دستخط فرمائے ہیں۔

۹۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالغفار صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ اشرفیہ سکھر کا فتویٰ:

جز نمبر۱: ''ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کے متعلق بندہ کی وہی رائے ہے جو حضرت (مفتی سید نجم الحسن امروہوی دامت برکاتہم) کی ہے (۱۴۳۰/۴/۱۰ھ)''

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتوی مع تصدیقات ص۲۰)

جزنمبر۲: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۹۵۔ شیخ الحدیث حضرت مفتی گل حسن صاحب بولانی دامت برکاتہم دارالافتاء جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحیمیہ نیلا گنبد سرکی روڈ کوئٹہ کا فتوی:

جزنمبر۱: ''ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ کمپیوٹر اسکرین، ٹی وی اسکرین پر جو مناظر ظاہر ہوتے ہیں یا ڈسک یا سی ڈی میں محفوظ ہوتے ہیں ان میں ذی روح (جاندار) کے مناظر سب تصویر کہے جاتے ہیں، ناجائز اور حرام ہیں۔ ۱۵/۱۱/۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۶ نومبر ۲۰۰۸ء۔''

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتوی مع تصدیقات ص۲۲)

جزنمبر۲: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی

وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۹۶۔ حضرت مولانا مفتی محمد عمر فاروق صاحب دامت برکاتہم دارالافتاء جامعہ قاسم العلوم ملتان کا فتوی:

''ڈیجیٹل نظام کے ذریعے کمپیوٹر اسکرین یا ٹی وی اسکرین پر جو مناظر ہوتے ہیں یا ڈسک یا سی ڈی میں محفوظ ہوتے ہیں تصاویر محرمہ میں داخل ہیں کیونکہ تصاویر کی حرمت کی وجوہِ اربعہ میں سے کوئی نہ کوئی وجہ ان میں ضرور پائی جاتی ہے۔''

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتوی مع تصدیقات ص ۲۳)

۹۷۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد روزی خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء جامعہ ربانیہ جی-او-آر کالونی کوئٹہ کا فتوی:

جز نمبر ۱: ''جب سے مذکورہ تصویر کو تصویر محرم سے خارج کر کے جن شرائط کے ساتھ اس کے جواز کا فتوی دیا ہے اس وقت سے لوگ ٹی وی اور سی ڈیز دیکھنے پر جس طرح جری ہو گئے یہاں تک کہ مذہبی اور دین دار لوگ بھی مذکورہ علماء کے فتوی کی شرائط کو بھول کر اور ان کی رعایت کئے بغیر جس دلیری کے ساتھ حرام بینی میں مبتلا ہو گئے اس کا کوئی اندازہ نہیں ایسے حالات میں مذکورہ تصویر کے جواز کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے لہٰذا بندہ آپ کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے ''ڈیجیٹل تصویر'' کو ناجائز اور حرام سمجھتا ہے (۲۵/۵/۱۴۳۰ھ)''

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتوی مع تصدیقات ص ۲۵)

جز نمبر ۲: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ

سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

جز نمبر۳: ''ڈیجیٹل تصویر کے معاملہ میں شرعی اصولوں کے عین مطابق احتیاط پر عمل کرتے ہوئے دارالافتاء ربانیہ سے اس تصویر کو حرام اور ناجائز سمجھنے والے جمہور علماء کی رائے کے مطابق فتوے جاری ہوئے ہیں اور اس کو ہم تصویر ہی سمجھتے ہیں لہٰذا اس تصویر پر ممنوع تصویر کے احکام مرتب ہوں گے۔ لہٰذا موبائل سے مساجد، مدارس، خانقاہوں، دینی مراکز اور خصوصاً حرمین شریفین میں تصویر اور ویڈیو بنانا شرعاً جائز نہیں۔ مساجد شعائر اللہ میں سے ہیں جن کی تعظیم کا باری تعالیٰ نے حکم دیا ہے، ان مقدس اور شعائر اللہ میں تصویر کشی اور ویڈیو بنانا ان کی تعظیم وحرمت کے خلاف ہے لہٰذا ان مقدس جگہوں میں تصویر کشی اور ویڈیو بنانے کی قباحت وشناعت دوسری جگہوں میں تصویر کشی سے مزید بڑھ جاتی ہے کما فی القرآن المجید ولا تحلوا شعائر اللہ ولا الشھر الحرام ولا الھدی ولا القلائد. (سورۃ المائدۃ آیت ۲) اسی طرح جب یہ تصویر ممنوع کے حکم میں ہے تو محض تفریح اور لطف اندوزی کے لئے واٹس ایپ اور فیس بک پر اپنی یا بچوں کی تصویریں لگانا یا تفریحی مقامات پر سیلفیاں بنانا بھی جائز نہیں اور یہی حکم عبادت کی تصویروں کا بھی ہے بلکہ اس کی شناعت تو دوسری تصویروں سے بھی زیادہ ہے کہ اس میں ریاکاری اور دکھلاوے کا پہلو بھی غالب ہے جو کہ شرک ہے اور سختی سے شرعاً منع کیا گیا ہے کما فی ابن ماجہ ان یسیر الریاء لشرک......

اسی طرح جس کمرے میں ٹی وی چل رہا ہو چاہے کوئی شخص بیان کر رہا ہو یا خبریں سنا

رہا ہو تو تصویر والا کمرہ ہونے کی وجہ سے علماء نے اس میں نماز پڑھنے کو مکروہ لکھا ہے، ٹیلی ویژن کی سکرین پر آنے والی تصویر کو تصویر نہ بھی قرار دیا جائے تو شور و غل اور نماز میں خلل آنے کے اندیشہ سے یہاں نماز نہ پڑھی جائے اور جب ٹیلی ویژن کی تصویر، تصویر کے حکم میں ہے تو فرشتوں کی آمد کے لئے یہ مانع ہے۔ الجواب صحیح: مفتی محمد روزی خان ۲۲ ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ......۶/ ۸/ ۲۰۱۸ء''

(استفتاء نمبر ۱۶/ ۱۳۸۷۰)

جز نمبر ۴: کتاب ''''ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی از مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم'' کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''الجواب صحیح'' (ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی ص ۲۱)

۹۸۔ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد برہان الدین سنبھلی صاحب دامت برکاتہم العالیہ جامعہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ الہند کا فتوی:

جز نمبر ۱: حضرت نے مفصل و مدلل فتویٰ از مفتی نجم الحسن امروہوی مدظلہ کی تصدیق فرمائی ہے۔

(مفصل و مدلل فتویٰ ص ۱۰)

جز نمبر ۲: حضرت مدظلہ اپنی کتاب میں ''وی سی آر اور فلم کا حکم'' عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''وی سی آر اور فلم کا بنانا، دیکھنا اور اس کا استعمال کرنا شرعاً ممنوع ہے کیونکہ اس میں نہ صرف وہ سب خرابیاں اور خطرناک پہلو موجود ہیں بلکہ بدرجہا زیادہ ہیں جو ٹیلی ویژن کے بارے ذکر ہوئے۔ مزید یہ کہ ''فلم'' اور ''وی سی آر'' تصویر ہی کا نام ہے اور تصویر بنانا، لینا شرعاً ممنوع ہے۔''

(جدید مسائل کا شرعی حل ص ۱۶۰-۱۶۱ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور-کراچی)

جز نمبر ۳: ''اگر ٹی وی میں تصویر نہ لینی پڑے، نہ عورتوں کو شامل کیا جائے اور نہ اس کے علاوہ کوئی اور خلاف شرع چیز کا ارتکاب کرنا پڑے تو اس سے دعوت کا کام لینا شرعاً جائز ہوگا۔''

(جدید فقہی مباحث ج ۲۷ ص ۳۹)

جز نمبر ۴: مرتب فقہی مباحث ''ویڈیو کیسٹ'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''عدم جواز کی رائے اپنانے والوں میں مولانا برہان الدین سنبھلی، مولانا ارشاد قاسمی، مولانا عبداللطیف پالنپوری، مولانا زبیر احمد قاسمی، مولانا اختر امام عادل، مولانا محمد قاسم مظفر پوری اور مولانا عبدالقیوم پالنپوری کے

اسمائے گرامی ہیں۔'' (فقہی مباحث ج ۲۷ص ۴۱)

۹۹۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ رئیس دارالافتاء جامعہ رشیدیہ آسیا آباد تربت مکران بلوچستان کا فتویٰ:

جز نمبر ا: ''بندہ نجم الحسن امروہوی صاحب کی لکھی ہوئی مفصل بحث سے مکمل اتفاق کرتا ہے، نیز بندہ کا ابتداء سے ہی یہی فتویٰ رہا ہے اور اب بھی یہی میرا فتویٰ ہے (یکم جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ)''

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل و مدلل فتویٰ مع تصدیقات ص ۲۶)

جز نمبر ۲: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع و حرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت و اباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد و تبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق و ترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۰۰۔ شیخ الحدیث حضرت مفتی عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی فرماتے ہیں:

''واضح رہے کہ بغیر سخت ضرورت کے جاندار کی تصاویر بنانا حرام ہے، فیس بک میں ڈالنے کے لئے اپنی تصویر بنانا شرعی ضرورت میں سے نہیں لہٰذا فیس بک میں اپنی تصاویر چسپاں کرنا ناجائز و حرام ہے اور پھر ان تصاویر پر تبصرہ کرنا اور ماشاء اللہ وغیرہ کے الفاظ کہنا یہ بھی ناجائز و گناہ ہے......''

الجواب صحیح : محمد عبدالقادر ۲۰/ ۸/ ۱۴۳۶ھ فتوی نمبر ۶۰۴۵

الجواب صحیح : ابوبکر سعید الرحمٰن

نوٹ: تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۱۰۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی انعام الحق قاسمی چاٹگامی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مفتی دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کا فتوی:

جز نمبر ۱: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع و حرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت و اباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد و تبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق و ترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

جز نمبر ۲: ''واضح رہے کہ ہاتھ سے بنائی گئی تصویر اور کیمرہ و موبائل سے لی گئی جاندار کی تصویر کا حکم ایک ہی ہے کیونکہ ان کے مقاصد و علل میں یکسانیت اور اشتراک ہے نیز یہ بھی واضح ہو کہ کسی شے کے حلال و حرام ہونے میں اس کے ذرائع اور آلات کا اعتبار نہیں اگر شے محرم ہو تو چاہے اس کا وجود ہاتھوں سے ہوا ہو یا جدید آلات کے ذریعے، اگر وہ شے حرام ہے تو اختلاف آلات سے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑے گا لہٰذا موبائل یا کسی بھی ڈیجیٹل کیمرہ کے ذریعے تصویر کھینچنا یا ویڈیو بنانا اور محفوظ کرنا اور اس کا دیکھنا و دکھانا سب ناجائز اور حرام ہے...... ان تصاویر یا ویڈیوز کو موبائل وغیرہ کے ذریعے کسی کو بھیجنا ناجائز اور سبب معصیت و گناہ ہے چاہے اسلامی و مذہبی تقاریر کی ویڈیوز ہوں

یا دیگر ویڈیوز ہوں، سب سے اجتناب ضروری ہے۔''

☆الجواب صحیح : مفتی محمد انعام الحق صاحب مدظلہ ۲۵/ ٦ / ۱۴۳٦ھ بمطابق ۱۵/۴/۱۵ء

☆الجواب صحیح : مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن صاحب مدظلہ ۲۵/ ٦ / ۱۴۳٦ھ بمطابق ۱۵/۴/۱۵ء

☆الجواب صحیح : مفتی (شعیب عالم) صاحب مدظلہ ۲۵/ ٦ / ۱۴۳٦ھ بمطابق ۱۵/۴/۱۵ء

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۳۰-۱۳۳ طبع سوم ۲۰۱۸ء)

۱۰۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن صاحب مدظلہ نائب مفتی دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کا فتویٰ:

''......مساجد، دینی مدارس اور دینی تقریبات میں اس گناہ کے ارتکاب سے اس کی شدت اور بڑھ جاتی ہے لہٰذا تصویر سازی ناجائز اور حرام ہے......صورت مسئولہ میں جاندار کی تصاویر کے ساتھ دینی تقاریب کی ویڈیو فلمیں ناجائز اور حرام ہیں اور مساجد اور قرآن کریم کے تقدس کے بھی خلاف ہے، نیز دینی مراکز میں دینی احکام کی خلاف ورزی اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنا دین سے محرومی کا سبب بھی ہے۔ الجواب صحیح: ابوبکر سعید الرحمٰن ......الجواب صحیح: مفتی انعام الحق صاحب......الجواب صحیح: شعیب عالم''

(فتویٰ نمبر ۲۱۸۹، ۱۸ فروری ۲۰۱۳ء بحوالہ ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۲۵-۱۲٦)

۱۰۳۔ حضرت مولانا مفتی شعیب عالم صاحب مدظلہم دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کا فتویٰ:

جز نمبر ۱: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع و حرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی

وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔‘‘

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد و تبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

جز نمبر ۲: حضرت مفتی صاحب مدظلہم نے ڈیجیٹل تصویر کی حرمت پر ’’ڈیجیٹل تصویر فنی وشرعی تجزیہ‘‘ نامی کتاب بھی تصنیف فرمائی ہے جس میں شرعی اور سائنسی دلائل سے بھی ڈیجیٹل تصویر کی حقیقت کو واضح فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

۱۰۴۔ خواجہ خواجگان ولی کامل حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سابق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا موقف:

’’پشاور کی ختم نبوت کانفرنس میں اک صاحب نے نکاح مسنونہ میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو شمولیت کی دعوت دی جس کو آپ نے قبول فرمایا، صاحب خانہ کے ہاں نکاح پڑھا کر آپ نے چھوہارے بارات پر پھینکے تو ارشاد فرمایا یہ بھی مسنون ہے۔ جونہی آپ کی نظر مووی کیمرہ والوں پر پڑی تو گردن مبارک ہلاتے ہوئے اشارہ سے منع فرمایا تو دنیا کے لالچ میں مووی والوں نے سُنی ان سُنی کر دی، تھوڑی دیر بعد مووی بند ہوگئی، بہت کوشش کی مگر تمام کوششیں اکارت گئیں۔ جب آپ روانہ ہونے لگے تو مووی والا رونے لگا کہ میں تو غریب آدمی ہوں یہ ساز وسامان میرے دوست کا ہے جو کہ میں اس سے مستعار لایا ہوں، پھر اس نے گاڑی میں آپ کے پاؤں پر ہاتھ رکھ کر معذرت چاہی کہ آئندہ ایسا کام نہیں کروں گا۔ روانگی کے بعد جونہی اس نے مووی چلائی تو درست پا کر دوست کی امانت واپس کی اور تیس ہزار روپیہ کے جرمانہ اور رسوائی سے نجات پائی، آپ کی توجہ عالی سے توبہ کی توفیق باذن اللہ مفت میں ہاتھ آ گئی۔ اللہ! اللہ! کیمرہ کی آنکھیں بند اور ان کی نظر کریمانہ سے بند آنکھیں کھل گئیں۔‘‘ (تحفہ نقشبندیہ ص ۳۶۷ باب چہارم مرتب پروفیسر مولانا قاری محمد اقبال خان صاحب مدظلہم خانقاہ سعدیہ نقشبندیہ مجددیہ)

۱۰۵۔ دارالافتاء جامعہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میانوالی کا فتوی:

''الجواب حامدا مصليا!

شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر سازی اور تصویر بنانا خواہ ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعے ہو یا دوسرے کسی قسم کے کیمروں کے ذریعے سے، تصویر چھوٹی ہو یا بڑی، محرم کی بنائی جائے یا غیر محرم کی، بہر صورت ناجائز اور حرام ہے، اضطرار اور عذر کے مسائل اور ہیں۔''

رقم الاستفتاء ۵۱......۸ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ/ ۱۹ ستمبر ۲۰۱۸ء

الجواب صحیح: بندہ محمد عارف عفی عنہ (مفتی دارالافتاء جامعہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ)

۱۰۶۔ دارالافتاء جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا فتوی:

جز نمبر ۱: ''ہمارے ادارہ جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کے دارالافتاء کا موقف یہ ہے کہ مروج ڈیجیٹل تصویر/ ویڈیو تصویر حرام کے حکم میں ہیں۔''

جز نمبر ۲: ''دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا موقف بھی یہی ہے کہ ڈیجیٹل تصویر/ ویڈیو کا حکم حرام تصویر کا ہے۔ فتوی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند حوالہ نمبر ۶۴۶ ب ۱۴۳۰ھ''

جز نمبر ۳: ''مذکورہ (واٹس ایپ پر فوٹو بھیجنا، لگانا، کھانا کھاتے وقت ویڈیو بنانا، مسجد میں ہر بیان کی ویڈیو، تصویر بنانا، اپنے بزرگوں کی تصویر بنانا، بچوں کی تصویر یادگار کے لئے بنانا، رکھنا، دعا مانگتے ہوئے ویڈیو بنوانا، اصلاحی مجالس عقائد و مسائل کی ہر مجلس کی تصویر ویڈیو بنوانا، اخبار پہ تصویر کے ساتھ آنا، ٹی وی پر نامحرم عورتوں کے پاس بیٹھ کر دین کی بات کرنا، سی ڈی کیسٹ کے کوّر کے اوپر اپنی تصویر بنا کر پیکنگ بنانا...... ماخوذ از سوال) تمام جگہوں پر تصویر بنانا، بھیجنا، لگانا، کھینچنا حرام ہے اور شرعی ضرورت میں قطعاً داخل نہیں ہیں......'' (فتوی نمبر ۲/۳۳/ ۸ اگست ۲۰۱۸ء/ ۲۵ ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ)

۱۰۷۔ دارالافتاء جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کا فتوی:

''کسی بھی جاندار کی تصویر بنانا اور بنوانا، دوسروں کو بھیجنا بالاجماع حرام ہیں چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں...... ہمارے اصحاب اور دیگر علماء کرام نے فرمایا ہے کہ جاندار کی

صورت کی تصویر کشی کرنا حرام ہے، حرمت کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور یہ تصویر کشی کبیرہ گناہوں میں سے ہے اس لئے کہ تصویر پر بہت ہی سخت وعیدوں کے ساتھ ڈرایا دھمکایا گیا ہے جو کہ احادیث نبویہ میں ذکر کی گئی ہیں چاہے اس کا بنانا اس طور پر ہو کہ اس تصویر کی توہین وتحقیر کی جائے گی یا کچھ اور مقصد ہو (جیسا کہ تعظیم وغیرہ) بہر کیف تصویر کا بنانا ہر حال میں حرام ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ کا یہی قول صاحب بحر الرائق نے ج۲ ص ۴۸ مکتبہ رشیدیہ پر نقل کیا ہے اسی طرح علامہ طحطاوی نے حاشیہ الطحطاوی علی الدرج ۱ ص ۲۷۳ پر نقل کیا ہے نیز علامہ شامی نے فتاویٰ شامیہ ج۱ ص ۶۴۷ میں یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں وظاهر كلام النووی فی شرح المسلم الاجماع علی تحريم تصوير الحيوان (امام نووی کے کلام کا مقصد جو کہ مسلم کی شرح میں ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جاندار کی تصویر کی حرمت پر اجماع ہے) نیز علامہ شامی ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں تنبیہ: هذا كله فی اقتناء الصورة اما فعل التصوير فهو غير جائز مطلقا لانه مضاهاه لخلق الله كما مر. (ج۱ ص ۶۵۰ ایچ ایم سعید) کہ یہ ساری تفصیل تصویر کے استعمال میں ہے جہاں تک تصویر بنانے کا تعلق ہے تو وہ مطلقاً ناجائز ہے اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فعل تخلیق سے مشابہت ہے......

آج کل جو جدید آلات سے تصویر کشی ہوتی ہے اور اسے محفوظ رکھا جاتا ہے اس میں علت حرمت (مضاهاة لخلق الله) بدرجہ اتم موجود ہے، ایک ایک ادا، ایک ایک حرکت محفوظ ہے، چہرے پہ وارد ہونے والی ہر شئ اصل کی طرح موجود ومحفوظ ہے بلکہ "نقل اصل سے بڑھ کر" کا مصداق ہے، احکام کی علتوں پر نظر رکھنے والے علماء سے جواز کا قول نہایت قابلِ تعجب ہے فیا للعجب" ماخوذ از مفصل ومدلل فتویٰ از مولانا مفتی نجم الحسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ بتغیر یسیر۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد قاسم عفی عنہ......۷ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ جامعہ عبیدیہ فیصل آباد

۱۰۸۔ دارالافتاء جامعہ ابی ہریرہ لانڈھی کراچی کا فتوی:

سوال "مساجد، مدارس، خانقاہوں، دینی مراکز، حرمین شریفین وغیرہم جیسی جگہوں پر

موبائل فون سے لوگوں کی تصاویر یا ویڈیو بنانا، بنوانا، ایک دوسرے کو بھیجنا، تشہیر کرنا شرعاً کیسا ہے اور جس کمرے میں ٹیلی ویژن چل رہا ہو اس کمرے میں فرشتے داخل ہوں گے یا نہیں؟ اسی طرح ٹی وی پر دینی بیان کی ویڈیو چل رہی ہو تو فرشتوں کی آمد ہو گی یا نہیں؟'' کے جواب میں فرماتے ہیں:

''کسی بھی ذی روح کی تصویر خود بنانا یا کسی دوسرے سے بنوانا اور اس کو آگے پھیلانا از روئے شریعت ناجائز ہے چاہے وہ تصویر ہاتھ سے بنائی جائے یا کسی بھی آلہ کے ذریعے، خاص طور پر مساجد اور دیگر معزز و مقدس مقامات پر اس فعل کا ارتکاب اور زیادہ قابل شناعت و اشاعت گناہ ہے، احادیث مبارکہ میں جاندار کی تصویر کے متعلق بہت سخت وعید بیان ہوئی ہے......فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں جاندار کی تصویر ہو لہٰذا جس گھر یا کمرے میں ٹیلی ویژن پر جاندار کی تصویر نظر آتی ہے چاہے اس پر دینی بیان چل رہا ہو، اس گھر میں رحمت کے فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا لہٰذا ٹیلی ویژن سے احتراز ضروری ہے۔''

(نوٹ) ''ویڈیو یا ٹیلی ویژن کی تصاویر متحرک تصاویر ہیں اس کو عکس تصور کرنا نامناسب ہے کیونکہ عکس وہ ہوتا ہے کہ اگر چیز کو ہٹا دیا جائے تو عکس ختم ہوتا ہے جبکہ یہاں ایسا نہیں ہوتا، نیز آلہ سے تصویر کو تصویر نہ سمجھنے سے شارع کا مقصد بھی فوت ہوتا ہے جیسا کہ علماء کرام پر واضح ہے۔''

(الجواب صحیح : بندہ سید شیرین شاہ دارالافتاء جامعہ ابی ہریرہ لانڈھی کراچی......۱۵ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ)

۱۰۹۔ دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ خیمہ تیمر گرہ کا فتوی:

ایک سوال......''آج کل مساجد و مدارس میں تقریبات کے دوران لوگ ویڈیو کیسٹ تیار کرتے ہیں اور اپنے موبائل میں محفوظ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اور لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے......کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟'' کے جواب میں دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ نے جواباً فرمایا: ''ان مواقع پر تصویر کھینچنا ضرورت میں داخل نہیں لہٰذا احتراز ضروری ہے...... ۱۶/۴/۷ ۱۴۳۳ھ'' (بحوالہ ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۲۵)

۱۱۰۔ دارالافتاء جامعہ دارالعلوم گلشن کراچی کا فتوی:

جز نمبر ا: ''بلاضرورت محض شوق میں یا نام ونمود کے لئے کسی بھی پروگرام کی ویڈیو کیسٹ بنانا جائز نہیں ہے خواہ دینی اجلاس ہو یا دنیوی......''

(کتبہ......مفتی مجیب الرحمٰن منصور مدظلہم دارالافتاء جامعہ دارالعلوم گلشن کراچی......۰۳۰۰-۳۹۹۱۸۷۵)

جز نمبر ۲: دوسری تحریر میں فرماتے ہیں: ''ویڈیو فلم کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کی تصاویر قائم نہیں رہتیں نرا مغالطہ ہے کیونکہ اگر وہ باقی نہ رہیں تو کیسٹ لگانے سے انہیں بار بار کیسے دیکھا جا سکتا ہے؟ دراصل اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی آدمی تصویر بنا کر اندھیرے میں رکھ دے چنانچہ اندھیرے میں وہ نظر نہیں آئے گی لیکن جب اسے روشنی میں رکھا جائے گا تو وہ نظر آجائے گی، تو تصویر فی نفسہٖ ریل میں موجود رہتی ہے، پھر جب اسے VCR میں رکھ کر روشنی دکھائی جاتی ہے تو وہ تصویریں ٹیلی ویژن کے آئینہ پر متحرک ہونے لگتی ہیں، یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ کیسٹ کی ریل میں تصویریں مصور ہیں یہ الگ بات ہے کہ انہیں بغیر مشین میں لگائے دیکھا نہیں جا سکتا لہٰذا ویڈیو فلم بنانا بھی تصویر سازی کی حرمت میں داخل ہے۔'' (کتبہ......مفتی مجیب الرحمٰن منصور مدظلہم)

جز نمبر ۳: سوال نمبر ۹۵۵ کے جواب کے تحت فرماتے ہیں: ''مسجد شرعی میں کیمرہ یا موبائل وغیرہ کے ذریعہ تصویر کشی کا گناہ عام جگہوں پر تصویر کشی سے زیادہ ہے کیونکہ اس میں مسجد کی بے حرمتی بھی شامل ہے۔'' (کتبہ......مفتی مجیب الرحمٰن منصور مدظلہ)

جز نمبر ۴: سوال نمبر ۹۵۶ کے جواب میں فرماتے ہیں: ''اچھی بات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کا جذبہ قابل تعریف ہے اور جائز حدود میں رہ کر اس کی کوشش کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور درس تفسیر اور اسلامی مواعظ وخطبات میں اصل مقصد مفسر یا واعظ کی آواز پہنچانا ہوتا ہے اور یہ مقصود آڈیو (یعنی بلاتصویر آواز کی ریکارڈنگ) سے بخوبی حاصل ہو جاتا ہے اس لئے اس مقصد کی خاطر مسجد میں ویڈیو گرافی کی اجازت نہیں دی جا سکتی بلکہ صرف آواز ریکارڈ کر کے اس کو انٹرنیٹ پر ڈال دیا جائے یا سی ڈی بنا کر تقسیم کر دی جائے۔'' (کتبہ......مفتی مجیب الرحمٰن منصور مدظلہ)

جز نمبر ۵: سوال نمبر ۹۵۷ کے جواب میں فرماتے ہیں: ''انٹرنیٹ پر تصویر بھیجنا جائز نہیں اگر کوئی

بھیجے گا تو گناہگار ہوگا'' (کتبہ...... مفتی مجیب الرحمٰن منصور مدظلہ)

۱۱۱۔ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ:

''واضح رہے کہ تصویر کی حرمت احادیث صریحہ وصحیحہ سے ثابت ہے اور یہ احادیث معنوی طور پر حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں...... لہٰذا اکابر امت اور جمہور علماء کرام کے نزدیک ہر جاندار کی تصویر خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، مجسمہ کی شکل میں ہو یا ڈیجیٹل شکل میں، کاغذ پر ہو یا کپڑے پر، بنانا ناجائز ہے...... یاد رہے کہ ضرورت اور مجبوری کے وقت جن تصاویر کی اجازت دی گئی ہے جیسے شناختی کارڈ وغیرہ میں، اس میں ''اھون البلیتین'' کو اختیار کیا گیا ہے ورنہ کسی مصلحت دنیویہ کی خاطر جس طرح معصیت کا ارتکاب کرنا جائز نہیں مثلاً دنیوی نفع کے لئے مکر وفریب کو اپنانا، تو اسی طرح مصلحت دینیہ کے لئے بھی معصیت کا ارتکاب کرنا جائز نہیں مثلاً غریبوں کی مدد کرنے کے لئے چوری اور ڈاکہ زنی کرنا۔ آنحضرت ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے بے شمار مثالیں ایسی ملیں گی کہ انہوں نے دین کے لئے مؤثر سے مؤثر تدبیریں صرف اس لئے چھوڑ دیں کہ وہ شریعت کے خلاف تھیں اور وجہ اس کی یہی تھی کہ مالک کی اطاعت تمام مصالح پر مقدم ہے۔ اس لئے انہوں نے ظاہری مصالح وفوائد کی کوئی پرواہ نہ کی اور انہیں ام المصالح (اطاعت مالک لم یزل) پر قربان کر دیا۔

مندرجہ بالا تفصیل کے بعد آپ کے سوال کا مختصراً جواب یہ ہے کہ مساجد، مدارس اور حرمین شریفین میں لوگوں کا ویڈیو اور تصاویر بنانا اور بنوانا شرعاً ناجائز اور حرام ہے چہ جائیکہ اس کو ضروریاتِ شرعیہ میں شمار کرے، خصوصاً ایسے مقدس مقامات میں تو اور زیادہ قبیح عمل ہے، ایسے مقدس مقامات پر انسان حرام کے ارتکاب کی بجائے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طلب گار ہو......''

الجواب صحیح: سمیع اللہ (مفتی جامعہ فاروقیہ، ۴/۱۲/۱۴۳۹ھ...... ۹/۱۵۱)

الجواب صحیح: عبدالباری غفرلہ (مفتی جامعہ فاروقیہ، ۴/۱۲/۱۴۳۹ھ...... ۹/۱۵۱)

۱۱۲۔ ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق دارالعلوم دیوبند سے جاری ہونے والا فتویٰ:

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند سے بذریعہ نیٹ سوال پوچھا گیا، سوال وجواب ملاحظہ فرمائیں:

سوال نمبر۲۱۲، از پاکستان: ''ٹی وی پر اسلام کی طرف دعوت دینے کا کیا حکم ہے مثلاً پیس ٹی وی، یہ بہترین اسلامی چینل ہے اور ہزاروں غیر مسلمین ڈاکٹر ذاکر نائیک سے سوالات کرتے ہیں اور اسلام سے قریب آتے ہیں حالانکہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی (رحمہ اللہ تعالیٰ از ناقل) نے فرمایا تھا کہ ٹی وی نجس العین ہے لیکن اب اگر کوئی ٹی وی پر دعوت اسلام دیتا ہے تو کیا وہ گناہگار ہوگا یا شریعت اسلامیہ کی رُو سے ایسا کرنا جائز ہے؟ شکریہ! ۲۱ اپریل ۲۰۰۷ء''

جواب: فتوی ۳۴۳/ب= ۳۳۶/ب: ''جس طرح شراب تمام خبائث کا مجموعہ ہے اسی طرح ٹی وی تمام فواحش کا مجموعہ ہے، یہ آلہ لہو ولعب ہے، اس نے سنیما کی جگہ لے لی ہے، اسلام کے مقدس احکامات وہدایات اور تعلیمات کو فواحش کے مجموعہ کے ذریعہ پیش کرنا یہ اسلام کی اور اس کے احکامات کی توہین ہے اور بے ادبی ہے۔ اغیار ہمارے اسلام اور اسلامیات کو لہو ولعب کا درجہ دینا چاہتے ہیں، یہ اسلامی حمیت وغیرت کے سخت خلاف ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب اہل حق اور قابل اعتماد عالم نہیں ہیں اس لئے ان کی باتیں سننے سے مسلمانوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم...... دارالافتاء دارالعلوم دیوبند۔''

(فتاوی اردو دارالافتاء دارالعلوم دیوبند انڈیا ویب سائٹ حلال وحرام ص۵: ناشر علم دین ڈاٹ کام)

۱۱۳۔ دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کبیر والا کا فتوی:

''ڈیجیٹل نظام کے تحت کی جانے والی مناظر کشی بجمیع انواعہ حکمِ تصویر میں ہے، آلۂ صنعت کے بدلنے سے چیز کا حکم نہیں بدلا کرتا...... ۷/۷/۱۴۳۰ھ''

(ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتوی مع تصدیقات ص۲۴)

۱۱۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

''یہ آلات جدیدہ تین قسم کے ہیں ایک وہ جو لہو ولعب کے لئے موضوع ہیں جیسے گراموفون، دوسرے وہ جو غیر لہو کے لئے موضوع ہیں اور اسی میں استعمال ہیں جیسے ٹیلی فون، تیسرے جو خالص لہو ولعب کے لئے تو موضوع نہیں مگر لہو میں استعمال ہوتا ہے اور غیر لہو میں بھی جیسے ریڈیو اور لاؤڈ سپیکر اور جو چیزیں سنی جاتی ہیں وہ بھی تین قسم کی ہیں: محرمات، مباحات، طاعات۔محرمات یعنی گانا وغیرہ سننا تو تینوں قسم کے آلات میں حرام ہے اور مباحات جیسے خبریں اور دنیوی وسیاسی تقریریں اور طاعات جیسے قرآن شریف اور دینی مواعظ، تو آلہ لہو میں ان کا سننا ناجائز بلکہ طاعات کی اہانت ہے اور اس آلہ میں جو غیر لہو کے لئے موضوع ہے جیسے ٹیلی فون جائز ہے اور اس آلہ میں جو لہو کے لئے موضوع تو نہیں مگر استعمال ہوتا ہے جیسے ریڈیو لہو ولعب میں بھی استعمال ہوتا ہے اور غیر لہو ولعب میں بھی، تو اگر کوئی اور سبب حرمت وکراہت نہ ہو تو جائز ہے......ان آلات کا یہ حکم صرف اس وقت تک ہے جب تک ان کا استعمال عام طور پر لہو ولعب کے لئے نہ ہو ورنہ طاعات میں اس کا حکم بھی قسم اول کا سا ہوگا۔''

(جمیل الفتاوی ص ۳۶۷-۳۶۸ غیر مطبوعہ ناشر علم دین ڈاٹ کام: مکتبہ جبریل)

نوٹ: ٹی وی پر بے شمار بے ہودہ پروگرام ناچ گانا، فحاشی وعریانی کی تربیت دی جاتی ہے اور اس کا آلہ لہو ولعب ہونا تو مسلّم ہے، ذیل میں ہم نے اکابر علماء کرام مدظلہم کی چند عبارات پیش کر کے ٹی وی کا لہو ولعب ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

۱۔''ٹی وی آلہ لہو ولعب ہے۔'' (نفس کے بندے ص ۳۶ از مفتی رشید احمد لدھیانوی کراچی)

۲۔''ٹیلی ویژن لہو ولعب اور گانے بجانے کا آلہ ہے۔'' (فتاوی رحیمیہ ۱۰/ ۱۴۷)

۳۔''موجودہ استعمال کے اعتبار سے ٹی وی آلہ لہو ولعب ہے اس کا استعمال علی الاطلاق ناجائز اور گناہ ہے، اس میں تلاوت ونعت خوانی بھی گناہ اور بے ادبی ہے، اس کا سننا جائز نہیں۔''

(خواتین کے دینی مسائل ج ۲ ص ۲۸، ۳۵۳ از مفتی محمد ابراہیم صاحب مدظلہ صادق آبادی)

۴۔''ٹی وی کی وضع وساخت ہی لہو ولعب کے لئے ہے اس لئے ان کو دینی مقاصد کے لئے

استعمال کرنا غلط اور ناجائز ہے......از مفتی محمد عبد المجید دین پوری شہید رحمہ اللہ و مفتی محمد عبد القادر صاحب مدظلہ العالی'' (تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام ص ۱۴۴، ۱۴۵)

۵۔ ''گندی اور ناپاک جگہ اور غلاظت خانہ یا باتھ روم میں اللہ کا ذکر کرنا اگر ممنوع ہے تو ٹی وی ایسے غلاظت کدہ میں کیا اس کی اجازت ہوگی؟'' (ماہنامہ دار العلوم دیوبند ش ۲، ج ۲، صفر المظفر ۱۴۲۹ھ بمطابق فروری ۲۰۰۸ء از مفتی سعید احمد جلال پوری شہید رحمہ اللہ تعالیٰ)

۶۔ ''تصویر کی وجہ سے ٹی وی پر اچھا پروگرام دیکھنا بھی گناہ ہے۔''

(خطبات سواتی ج ۴، ص ۲۴۱ از حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی رحمہ اللہ)

۷۔ ''اب تو بہت سے علماء کو بھی شوق ہو گیا ہے کہ وہ ٹی وی کی زینت بننے کی کوشش کرتے ہیں پھر مزید یہ کہ ناچ گانوں کا مرکز فحاشی و عریانی کا آلہ ٹی وی کو اشاعت دین کا ذریعہ قرار دیا جا رہا ہے یہ خود فریبی نہیں تو اور کیا ہے......از مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہ''

(تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام ص ۲۸، ۲۹)

۸۔ ''ٹی وی اپنی موجودہ صورت میں ڈھول، سارنگی اور بینڈ باجوں کی طرح لہو ولعب کا ایک آلہ ہے......از مفتی احمد خانپوری صاحب مدظلہ'' (محمود الفتاوی ج ۵، ص ۶۹۸ سنہ طبع نومبر ۲۰۱۳ء)

۹۔ ''قرآن کریم اور احادیث میں لہو ولعب کی جس قدر مذمت ہوئی ہے وہ سب آیتیں اس ٹی وی کی مذمت میں پیش کی جا سکتی ہیں، ٹیلی ویژن لہو ولعب اور گانے بجانے کا آلہ ہے......از مفتی سید عبد الشکور ترمذی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ'' (ٹی وی چینلز کے نقصانات ص ۴۸)

۱۰۔ ''ٹیلی ویژن چونکہ آلات لہو و معصیت میں سے ہے اس لئے اس پر دینی پروگرام دیکھنا بھی شرعاً صحیح نہیں ہے......از مفتی محمد جعفر ملی رحمانی صاحب مدظلہ''

(درسی و تعلیمی اہم مسائل ص ۴۶۵ ناشر جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم انڈیا)

مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ کے فرمان: ''طاعات جیسے قرآن شریف اور دینی مواعظ کو آلہ لہو میں ان کا سننا ناجائز بلکہ طاعات کی اہانت ہے سے ثابت ہوا کہ ان آلات لہو ولعب (ٹی وی ......از ناقل) کے ذریعہ دین سننا سنانا دین کی اہانت ہے۔'' آگے فرماتے ہیں: ''ان آلات کا یہ حکم

صرف اس وقت تک ہے جب تک ان کا استعمال لہوولعب کے لئے نہ ہو ورنہ طاعات میں اس کا حکم بھی قسم اول کا سا ہوگا۔''

دوسری صورت میں بھی دیکھا جائے تو عام طور پر یہ چیزیں لہوولعب کے لئے ہی استعمال کی جارہی ہیں لہٰذا مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اصولی بات واضح فرماگئے ۔رحمه الله رحمةً واسعةً

۱۱۵۔ پیر طریقت حضرت مولانا فضل کریم صاحب نقشبندی دامت برکاتہم بانی ومہتمم دارالعلوم محمودیہ صوابی خلیفہ مجاز فقیہ العصر حضرت مفتی محمد فرید رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی:

جز نمبر ا: حضرت مولانا فضل کریم صاحب نے مدلل کتاب ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں'' تحریر فرما کر مروج ڈیجیٹل تصویر کی حرمت کو ثابت کیا ہے......مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں: ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ......شیطان اور نفس کی یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں کو کسی نہ کسی بہانے سے منکرات میں پھنسائے رکھے چنانچہ زیر بحث مسئلہ تصویر سے متعلق سب جانتے ہیں کہ احادیث متواترہ کے سبب اہل السنۃ والجماعۃ کا اس بات پر تقریباً سب کا اتفاق ہے کہ جاندار کا مجسمہ اور تصویر دونوں شبیہ محرّم میں داخل اور حرام ہیں پھر بھی عوام تو کیا خواص بھی اس فعل قبیح میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ شاید ہی مساجد، مدارس دینیہ میں کوئی پروگرام اس سے خالی ہو۔خواص کی تصاویر کے سلسلہ نے جہاں عوام الناس کو بے چینی و پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے وہیں اس سے ایک حرام کے حلال سمجھنے کا رجحان بھی پیدا ہو رہا ہے جو اور بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ حرام کو حرام اور حلال کو حلال سمجھنا ایمان کا لازمی حصہ ہے، اگر کوئی حرام کو حلال سمجھنے لگے تو اس سے اس کا ایمان بھی متاثر ہوتا ہے، افسوس صد افسوس کہ اس بات کی طرف ہمارا رجحان بھی نہیں جاتا۔خواص تو دین اسلام کے محافظ ہیں یہ تو دین اسلام کے ہر پہلو کی حفاظت کریں گے، اگر عوام الناس کسی مستحب عمل کو فرض کا درجہ دینے لگیں تو فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ خواص اس مستحب عمل کو ایک وقت تک ترک کر دیں اور یہاں پر حال یہ ہے کہ خواص فعل حرام میں مبتلا ہیں اور عوام الناس ان خواص کو دلیل میں پیش کرتے ہیں کہ اگر تصویر کھینچنا حرام ہوتا تو یہ بڑے بڑے لوگ اس کو نہ کھینچتے کسی عربی شاعر نے خوب

لکھا ہے......ترجمہ: دین پر غم کے لئے یہی کافی ہے کہ دین کے محافظ ہی جب اس کو ذلیل کریں تو مجھے بتاؤ دین کی نصرت کیسے ہوگی؟ اسلام کب ان باتوں سے محفوظ رہ سکتا ہے جو اس کو پیش آ رہی ہیں جب کہ جن لوگوں سے اسلام کی حفاظت کی امید لگی ہوئی تھی اُن ہی سے اس کو خوف وخطرہ لاحق ہو گیا ہے......ڈیجیٹل تصویر عین تصویر کے حکم میں ہے اور عین تصویر کی طرح حرام ہے''

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۴۶ تا ۴۸ طبع سوم)

جز نمبر ۲: ''بعض حضرات جو یہ فرماتے ہیں کہ اگر آلاتِ جدیدہ کی تصویر کو ہم حرام تصویر کے اندر ثابت کر دیں گے تو امت حرج عظیم میں داخل ہو جائے گی اور اپنے دعوے کو داڑھی منڈوانے کی مثال دی ہے......فیا للعجب! ہمارے اکابرین رو رہے تھے ڈیجیٹل تصویر پر پرنٹ سے پہلے کے بارے میں اور یہ ثابت کر رہے ہیں پرنٹ والی تصویر کو، یہ تو غماً بغمٍّ مصیبت کے اوپر مصیبت ہوگئی، لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ جس چیز کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہی رہے گی چاہے لوگ لاکھ تاویلات کیوں نہ کریں، مطلق تصویر کی حرمت پر تو علمائے امت کا اجماع ہے......الخ'' (ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں طبع سوم ۲۰۱۸ء ص ۶۷ تا ۸۰)

درج ذیل علماء کرام مدظلہم نے مندرجہ بالا تحریر کے جز نمبر ۲ کی تصدیق فرمائی ہے:

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی مدظلہ

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۱۱۶۔ حضرت مولانا عبدالستار نجاح صاحب مدظلہ مدرسہ دار النجاح مینئی صوابی

۱۱۷۔ حضرت مولانا عطاء الرحمٰن صاحب مدظلہ جامعہ رشیدیہ ٹھنڈ کوئی صوابی

۱۱۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری نور اللہ صاحب مدظلہ دار العلوم گجرات مردان

۱۱۹۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا روح الامین صاحب مدظلہ دار العلوم مظہر العلوم ڈاگئی صوابی

۱۲۰۔ حضرت مولانا مفتی امداد اللہ صاحب حقانی مدظلہ دار العلوم صدیقیہ زروبی صوابی

۱۲۱۔ حضرت مولانا مفتی انور شاہ صاحب مدظلہ دار الافتاء دار العلوم صدیقیہ زروبی صوابی

۱۲۲۔ حضرت مولانا نور الامین صاحب مدظلہ یار حسین صوابی

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں طبع سوم ۲۰۱۸ء ص ۸۰ تا ۸۳)

۱۲۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ضیاء الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ ثنائیہ ضلع دیر "ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں" پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دورِ جدید میں نئے نئے شبہات اور اشکالات پیدا ہوئے ہیں، فرقہ باطلہ اور خواہش پرست لوگ نصوصِ ظاہرہ میں باطل تاویلات کرتے ہیں اور اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ میں غلط اور فاسد تاویلات کرتے ہیں، علمائے حق علمائے دیوبند نے ہر دور میں فرقہ باطلہ کو منہ توڑ جواب دیا ہے اور خصوصاً دورِ حاضر میں تمام فرقِ باطلہ کے ہمہ ادلہ کو باطل قرار دے کر نہج مستقیم کی تعیین کی ہے۔ آج کل عوام ذی روح کی تصاویر کو حلال اور جائز کہتے ہیں، ہر جگہ ذی روح کی تصاویر آویزاں ہوا کرتی ہیں، حرمِ مکہ میں طواف کی بجائے لوگ ویڈیو اور تصویر کشی میں مصروف ہوتے ہیں، عرفات مشعر حرام، صفا اور مروہ میں لوگ تصویریں نکال لیتے ہیں جو کہ حرام اور ناجائز ہیں۔" (ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۳۶-۳۷ طبع سوم ۲۰۱۸ء)

۱۲۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صادق صاحب دامت برکاتہم امیر جمعیت علمائے اسلام باجوڑ "ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں" پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس کتاب میں جو دلائل ہیں اگر آنکھیں خفاش نہ ہوں تو اس میں چوں چراں کی گنجائش نہیں ہے۔ مولوی محمد صادق ۱۲/۳/۱۴۳۸ھ"

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۳۸ طبع سوم ۲۰۱۸ء)

۱۲۵۔ محبوب العلماء حضرت مولانا محبوب سلطان صاحب دامت برکاتہم العالیہ شاہ منصور صوابی کتاب "ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں" پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"......بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا. (الآیۃ)

اس آیت شریف میں اوامر ونواہی، امر بالمعروف ونہی عن المنکر ملحوظ ہیں، یہ ماموربہٖ چیزیں ہیں، عوام میں تو عنقا تھیں اب خاص طبقہ سے بھی سستی برتی جاتی ہے بلکہ بعض شکار کے زمرہ میں ہیں''والی اللّٰہ المشتکی''

شکایت ہے مجھے یارب ان خداوندانِ مکتب سے
سبق شاہین بچوں کو دیتے ہیں خاک بازی کا (علامہ اقبال رحمہ اللہ)

......آج امت کا جس مہلک سیلابوں سے سامنا ہے ان میں تصویر کشی سرفہرست ہے تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ امت کے عوام کا بے راہ طبقہ اکثری طور پر راہ آنے کے لئے تیار ہے لیکن راہ پر لانے والوں میں ایسے مسائل پیدا ہوتے ہیں کہ وہ خود شکار ہیں......تصویر میں مختلف پہلو ہیں اکثر نفس کے خواہش، اسراف، رسم اور غیر ضروری پہلو ہیں، اسلام نے دین کی طرف لانے میں انتہائی نرمی اختیار فرمائی ہے، اصول وعقائد میں''لا اکراہ فی الدین''اور فروع میں شراب کی حرمت میں تدریج ایک مثال پیش کی جاتی ہے لیکن اسلام کے دائرۂ اصول وفروع سے نکلنے پر بہت سختی کی گئی ہے......المختصر ان اصول کی بنا پر تصویری فعل خواہ قلم سے ہو یا بٹن سے جب اسلام میں پہلے سے قطعی حرمت کے حکم میں چلا آ رہا ہے تو باستثناء مجبوری جو کہ غیر اختیاری کے حکم میں ہے دیگر تمام اختیاری احوال میں کیوں ارتکابِ حرام کیا جائے اور اس پر ذمہ دار طبقہ سے کیوں سستی برتی جائے......

بصد احترام وصد معافی علماء کرام وطلباء عظام کی خدمت میں التجا ہے، عرض ہے، درخواست ہے کہ اپنے اسلاف اور اکابرین امت کے دامن تھام کر امت کے عوام کو اس سیلاب عظیم سے بچانے کی کوشش فرمائیں، علمی اور عملی دونوں کوششوں سے دریغ نہ فرمائے ئیں جیسا کہ اکابرین امت ابھی تک لگے رہے ہیں کیونکہ یہ ذمہ داری علماء حضرات کے سر پر ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے وارث ہیں، جلسوں، جلوسوں، احتجاجات اور دینی محفلوں میں یہ عوام کیا کر رہے ہیں اور غضب یہ ہے کہ نوعلم اور ناسمجھ طلباء علم دین یعنی بعض علمی طبقہ والے یہ کام بہت شوق اور زور وشور

سے اور بعض ناسمجھ اس کو کارِثواب سمجھ کر پورے جذبہ سے سرانجام دے کر اپنے آپ کو عظیم خطرہ میں ڈال رہے ہیں کیونکہ حرام کو کارِثواب جان کر حلال کرنے کا ارتکاب ہے جس میں ایمان کا خطرہ ہے اور بعض علماءِ مجلس اپنے آپ کو انجان بنا کر اور بعض غیر ذمہ دار بنا کر گناہ کو اپنے سر سے پھینکتے ہیں...... رہی اس کے جواز وعدم جواز کی بات تو اول اس کی حرمت میں اختلاف کی گنجائش نہیں کیونکہ نصوص وارد ہیں اور اگر کوئی اختلاف کی صورت اختیار کرنے کے شبہ میں پڑ جائے تو بموجب حدیث ''دع مایریبک الی مالا یریبک ''اور بقاعدہ اصول فقہ ''اذا تعارض دلیلان احدهما یقتضی التحریم والاخر الاباحة قدم التحریم ''اور ''اذاتعارض المانع والمقتضی قدم المانع'' جس کی تائید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک مسئلہ اور فقہاء کرام کے اس باب کے جزئیات کر رہے ہیں جو کہ کتب فقہ میں موجود ہیں حرمت کو ترجیح ہونی چاہیئے......العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ محبوب سلطان عفی عنہ ۲۵ جمادی الاول ۱۴۳۸ھ/ ۲۱ فروری ۲۰۱۷ء''

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۳۹ تا ۴۳ طبع سوم)

۱۲۶۔ استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ المعروف دیر باباجی دارالعلوم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جولوگ ویڈیو بناتے ہیں موبائل پر، یہ سب ازروئے شریعت ناجائز ہیں......''

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۶ طبع سوم)

۱۲۷۔ شیخ الحدیث فاضل اجل حضرت مولانا محمد مطلع الانوار صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فاضل دارالعلوم دیوبند ''کوٹ تحصیل وضلع چارسدہ'' کتاب ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں'' پر تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حرمت تصویر اجماعی ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں، ڈیجیٹل تصویر بھی عین تصویر کے حکم میں ہے، میں صرف اپنا سوال اور استاد محترم شیخ الادب والفقہ ومفتی دارالعلوم دیوبند حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا اعزاز علی صاحب قدس سرہ کا جواب مبارک لکھ لیتا ہوں، حضرت سے میں نے شمائل ترمذی یا ترمذی حصہ ثانی میں نصف اعلیٰ کی تصویر کے متعلق پوچھا اور ساتھ یہ کہا کہ

نصف دھڑ روح ڈالنے کے قابل نہیں لہٰذا یہ جائز ہونی چاہئے، حضرت نے جواب دیا کہ ''پھر تو مکمل تصویر بھی جائز ہونی چاہئے اس لئے کہ تصویر میں صرف چمڑا نظر آتا ہے اور یہ روح ڈالنے کے قابل نہیں'' غرض ہر قسم کی تصویر حرام ہے۔۔۔۔۔'' (ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۷ا طبع سوم)

۱۲۸۔ جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء حضرت مولانا رشید احمد صاحب سواتی دامت برکاتہم العالیہ دارالعلوم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کتاب ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں'' پر تقریظ وتصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''۔۔۔۔۔گناہ کا ارتکاب جب عام ہوتا ہے اور عام وخاص اس میں مبتلا ہوں تو دلوں سے اس گناہ کی نفرت اور کدورت ختم ہو جاتی ہے اور لوگ اس کو جائز سمجھنے لگتے ہیں، تصویر کشی ایک گناہ ہے لیکن ٹی وی، کیمرے اور انٹرنیٹ والے موبائل کے کثرت استعمال کی وباء نے اس گناہ کا تقریباً یہی حال کر رکھا ہے، ختم قرآن اور دستار بندی بلکہ ذکر وفکر کی مبارک مجالس میں اس کے کثرت استعمال سے اب عام لوگ اس کو جائز سمجھنے لگے ہیں مگر گناہ گناہ ہوتا ہے اس کی کثرت سے نحوست میں زیادت آتی ہے، یہ اس کے جواز کا سبب نہیں بنتا اور نہ فوٹو اور عکس کو ایک سمجھ کر عکس سے فوٹو کے جواز پر استدلال قیاس مع الفارق کر کے تراشنا جائز ہے۔۔۔۔۔''

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۲۰ طبع سوم)

۱۲۹۔ استاذ العلماء شیخ القرآن حضرت مولانا نور الہادی صاحب دامت برکاتہم العالیہ المعروف صاحب حق صاحب شاہ منصور (صوابی) ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں'' پر تصدیقی کلمات تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''۔۔۔۔۔حقیقت یہ ہے کہ آج کل اکثر لوگ اس فتنے میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ اس فتنے نے حرمین شریفین میں عبادت کی لذت کو اٹھا دیا۔۔۔۔۔تصویر جس قسم کی ہو، چاہے موبائل وغیرہ سے، سب علی التحقیق حرام ہیں اس سے اجتناب ضروری ہے۔''

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۲۷ طبع سوم)

۱۳۰۔ پیر طریقت حضرت مولانا اعزاز الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ خانقاہ شریف شاہ

منصور (صوابی) کتاب ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں'' پر تقریظ وتصدیق لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

''......مولانا موصوف قابل صد تحسین ہے کہ امت مسلمہ کو ایک فتنے سے باخبر رکھنے کے لئے قلم اٹھایا اور بجا طور پر جہاد بالقلم کا فریضہ سرانجام دیا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیمرہ اور میڈیا وقت کی ضرورت ہے اور دین کا تقاضا ہے تو کیا دین اور شریعت وقت کے ساتھ بدلتا رہے گا۔ العیاذ باللہ......شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

حالات کے قدموں میں قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے جو ستارہ تو زمین پر نہیں گرتا
گرتا ہے سمندر میں بڑے شوق سے دریا
لیکن کبھی دریا میں سمندر نہیں گرتا

امت مسلمہ کی اصلاح صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا کوئی نہیں کرسکتا لیکن انہوں نے مادی اسباب کو ذریعہ تبلیغ نہیں بنایا......اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے تابعین اور اکابرین نے بھی کسی گناہ کے کام میں مصلحت نہیں سمجھا ہے، اب بھی اگر علماء کرام ان نفوس قدسیہ کے طرز پر دین کی ترویج واشاعت کا کام لیں تو یہ امانت آئندہ نسلوں کو اصلی شکل میں منتقل ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ''لن یصلح اخر هذه الامة الا بما صلح به اولها'' کہ امت کے آخر کی اصلاح اسی طریقے سے ہوگی جس طریقے سے اول امت کی ہوئی ہے'' (ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۲۸-۲۹)

۱۳۱۔ استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہم دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی چارسدہ کا فتوی:

جز نمبر ا: ''......مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ، مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ اور خصوصاً جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کا مدلل ومتفقہ فیصلہ اور فتوی کافی ہے، تصویر سازی خواہ جس طریقے سے ہو حرام ہے، تصویر جس چیز سے بنائی جائے حرام ہے ڈیجیٹل تصویر مشین اور

کیمرہ میں غیر واضح ذرات کی شکل میں محفوظ ہوتی ہے مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا لوگ یہ تصویر صرف اس لئے لیتے ہیں کہ یہ غیر مرئی اور غیر واضح نکتے مشین میں ہوں گے اور بس، یہ غیر واضح نکتے لینا اور اس کو صرف مشین میں اسی طرح محفوظ کرنا یہ تو بے عقل لوگوں کا کام ہوگا...... ۱۷محرم الحرام ۱۴۳۷ھ'' (ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۲۸ طبع اپریل ۲۰۱۷ء)

جز نمبر ۲: کتاب ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں'' پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ''...... حقیقت یہ ہے کہ آج کل عوام الناس تو درکنار دینی اور شرعی ذوق رکھنے والے بعض ساتھی انتہائی شوق سے موبائل اور کیمروں کے ذریعے تصویر کشی میں مبتلا ہیں جو کہ ایک عظیم فتنہ ہے اور بڑے فتنوں کے ذرائع ثابت ہورہے ہیں جن سے معاشرہ میں انتہائی خطرناک قسم کی مضرات اور بے حیائی کی فروغ ہوتی جاتی ہے۔'' (ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۸ طبع سوم)

۱۳۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب دامت برکاتہم مدرس جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کا موقف:

جز نمبر ۱: ''بندہ کے سامنے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کا تفصیلی جواب مع دلائل ہے جس سے تصویر کی حرمت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے، لہٰذا اس میں مذکورہ دلائل کی بنا پر بندہ کی رائے ان کے ساتھ موافق ہے۔ ۱۱محرم الحرام ۱۴۳۷ھ''

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۳۲ طبع اپریل ۲۰۱۷ء)

جز نمبر ۲: پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ''تصویر کی حرمت پر احادیث صحیحہ شاہد عادل ہیں لیکن تصویر کی وباء ایسی عام ہوگئی جس میں عوام الناس تو کجا بلکہ خواص بھی کافی حد تک مبتلا ہیں مولوی فضل کریم صاحب قابل صد تحریم و تبریک ہے کہ انہوں نے ڈیجیٹل تصویر کی حرمت کے بارے میں علمائے امت کے آراء جمع کر کے عوام و خواص کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرائی ہے جس سے تصویر کی حرمت بہ جمیع اقسامہ ظاہر ہوتی ہے۔'' (ایضاً ص ۱۵ طبع سوم ۲۰۱۸ء)

۱۳۳۔ شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا حمد اللہ جان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ دارالعلوم

مظہر العلوم ڈاگئی صوابی/ فاضل سہارنپور دیوبند کا فتوی:

حضرت نے کتاب ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں'' پر تقریظ لکھتے ہوئے فرمایا ''میرا یہ عقیدہ ہے جیسے حدیث میں ہے لعن اللّٰہ المصورین......حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ تصویر حرام ہے۔ مولوی حمد اللہ جان بقلم خود مورخہ ۱۸/ ۵/ ۲۰۱۶ء'' (ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۱ طبع سوم)

۱۳۴۔ فقیہ ومحدث ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ بانی وسابق مہتمم دار العلوم صدیقیہ زروبی صوابی کا فتوی:

جز نمبر ۱: کتاب ''موبائل فون کے شرعی احکام'' پر تصدیق وتائید فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: ''مؤلف نے اس رسالہ میں موبائل کی وجہ سے درپیش مسائل انوکھے انداز میں جمع کئے ہیں...... ۲۰۱۰/۲/۱۵ء'' (موبائل فون کے شرعی احکام ص ۸)

جز نمبر ۲: فقیہ العصر محدث کبیر مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ڈیجیٹل تصویر کے سخت مخالف تھے......پیر طریقت حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدظلہم اپنے والد صاحب مفتی اعظم مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق لکھتے ہیں: ''حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ڈیجیٹل تصویر کے سخت مخالف تھے، چند سال پہلے پشاور میں دیوبند کانفرنس میں بیماری کے باوجود اسٹیج پر تشریف فرما تھے لیکن جب کیمرے والے تصویر کھینچنے کے لئے آئے تو حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنا چہرہ چھپایا اور اسی وقت اسٹیج سے نیچے اتر کر واپس گھر تشریف لائے لہٰذا ہم مذکورہ علماء کرام کی تائید کرتے ہیں۔'' (ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۰)

جز نمبر ۳: ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ''ٹیلی ویژن کے بارے میں آپ کے خیالات بالکل صحیح ہیں تصویر پرستی اور تصویر کشی اسلام میں حرام ہے پھر جبکہ ٹیلی ویژن پر فحاشی اور عریانی کا غلبہ ہو تو اس کا نتیجہ سوائے اخلاقی بے راہ روی، مادہ پرستی، خدا فراموشی، بے حیائی اور وقت ضائع کرنے کے اور کچھ ظاہر نہیں ہو سکتا......'' (فتاوی حقانیہ ج ۲ ص ۴۶۹)

جز نمبر۴: ایک سوال کے جواب میں ''ٹیلی ویژن، وی سی آر کا شرعی حکم'' کا عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''عکس صرف انتقاش ہوتا ہے ذی جرم اور ذی جسد نہیں ہوتا اور طبعی طور سے بقا اور ثبات نہیں رکھتا بلکہ تقابل کے زوال سے وہ بھی زائل ہوتا ہے البتہ اس کو مصنوعی طور سے باقی اور برقرار رکھا جاتا ہے اور تصویر جیسے دکھائی دیتا ہے بلکہ عرف عام میں اس کو بھی تصویر کہا جاتا ہے جیسا کہ عرف عام میں اصل آواز کے عکس اور آواز بازگشت کو مصنوعی طور سے باقی رکھنے کے بعد اصل آواز کہا جاتا ہے...... بخاری شریف کی حدیث میں وارد ہے ''لاتباشر المرءۃ المرءۃ فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها'' یعنی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ نہ لیٹے حتیٰ کہ اس کے بعد یہ عورت اپنے خاوند کو اس دوسری عورت کے اعضاء کی ترجمانی کرے گویا کہ یہ خاوند اس کو دیکھ رہا ہو۔

تو اس حدیث شریف کی بنا پر جب بیوی کی ترجمانی سے خاوند کے دماغ میں اس اجنبی عورت کی خیالی صورت سے لذت حاصل کرنا شنیع اور منکر ہوا تو آنکھوں سے دکھائی دینے والا عکس اور تصویر سے یہ لذت حاصل کرنا بہ طریق اولیٰ شنیع اور منکر ہوگا کیونکہ اس میں مفسدہ کا خطرہ زیادہ تر ہے...... تو اس تفصیل کی بنا پر واضح ہوا کہ اگرچہ ٹی وی اور وی سی آر پر اصل شے نظر نہیں آتی بلکہ ان پر عکس دیکھا جاتا ہے جو کہ جدید صناعت کی وجہ سے قائم اور ثابت ہوتا ہے لیکن یہ عکس اصل کے اعضاء اور محاسن کا بلا خیانت ترجمانی کرتا ہے'' (ماہنامہ الحق ص ۳۷-۳۸ شمارہ ۵ ج ۲۴ فروری ۱۹۸۹ء)

نوٹ: مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ نے جز۴ کی عبارت میں ٹی وی نظر آنے والے عکس کو جدید صناعت کی وجہ سے قائم اور ثابت لکھا ہے۔

۱۳۵۔ محقق عالم پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حسین احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ جانشین وفرزند ارجمند محدث کبیر فقیہ العصر عارف باللہ مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (زروبوی) کتاب ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں'' پر تصدیق وتقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

''محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب رحمہ

اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مجاز مولانا فضل کریم صاحب نے جو کتاب ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں'' لکھی ہے اس وقت کا اہم تقاضا ہے......لہٰذا ہم مذکورہ علماء کرام کی تائید کرتے ہیں۔
حسین احمد عفی عنہ ۵/۴/ ۲۰۱۶ء'' (ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۰ طبع سوم)

۱۳۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سید قمر صاحب دامت برکاتہم رئیس دارالافتاء جامعہ اسلامیہ دارالعلوم سرحد پشاور کا فتوی:

''الجواب حامدا مصلیا مسلما!

یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ حرام چیز اچھائی کے لئے استعمال میں لانا یا اچھی نیت سے استعمال کرنا ہرگز جائز نہیں ہوسکتی نیز یہ بات بھی کسی پہ مخفی نہیں کہ کسی چیز کے حلال، حرام ہونے میں اس کے ذرائع اور آلات کا اعتبار نہیں یعنی اختلافِ ذرائع وآلات سے اس چیز کے حلال حرام ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا لہٰذا جاندار کی تصویر بنانا اجماعاً حرام ہے اچھی نیت سے کیوں نہ ہو اور اچھائی کے لئے کیوں نہ ہو مثلاً کسی نیک مجلس کی تمام کارکردگی غائبین کو من وعن کے ساتھ اس کے ذریعے پہنچ جائے لہٰذا موبائل اور کیمرے کے ذریعہ سے جاندار کی تصویر کھینچنا مساجد، مدارس، دینی اجتماعات وغیرہ میں اور اسے محفوظ کرنا اور وقتاً فوقتاً اسے دیکھنا دکھانا جو آج کل کی ترقی یافتہ شکل ہے سب ممنوع اور ناجائز ہے......''

مفتی سید قمر عفا اللہ عنہ......۴ صفر ۱۴۳۸ھ

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۶۹-۱۷۰ طبع سوم)

۱۳۷۔ حضرت مولانا مفتی سیف اللہ حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کا فتوی:

سوال: ''آج کل مساجد ومدارس اور دیگر تقریبات کے موقع پر لوگ ویڈیو کیسٹ تیار کرتے ہیں اور اپنے موبائل میں بھی رکھتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟......ڈیجیٹل تصویر کا کیا حکم ہے؟'' کے جواب میں فرماتے ہیں ''تصویر کشی ہر جگہ ممنوع ہے...... ڈیجیٹل تصویر کا حکم عام تصویر جیسا

ہے......۲۲ اکتوبر ۲۰۱۵ء، ۸محرم الحرام ۱۴۳۷ھ'' (کتبہ محمد عبداللہ حقانی شریک کلیۃ التخصص فی الفقہ والافتاء والقضاء اکوڑہ خٹک)

یہ جواب درست ہے: مفتی سیف اللہ حقانی نائب مفتی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نوٹ: تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۱۳۸۔ حضرت مولانا سعید احمد ثاقب صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ امام وخطیب جامع مسجد عسکری ۱۷ راشد منہاس روڈ کراچی ''کیمرے والے موبائل اور تصویر کشی'' عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں:

''کیمرے والے موبائل فون کی تباہ کاریوں میں سے ایک تصویر کھینچنا بھی ہے حالانکہ موبائل فون کے ذریعے تصویر کھینچنا، اس کو محفوظ کرنا، پھر خود دیکھتے رہنا یا ایک دوسرے کو دکھانا جائز نہیں ہے۔'' (موبائل فون کا استعمال اور اس کے چند شرعی احکام ص ۴۵-۴۶ طبع مکتبۃ العرب بلدیہ ٹاؤن کراچی سنہ طبع جون ۲۰۱۱ء)

۱۳۹۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق رئیس دارالافتاء جامعہ اسلامیہ کلفٹن کا فتوی:

''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۴۰۔ حضرت مولانا مفتی محمد مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء معہد الخلیل الاسلامی بہادرآباد کراچی کا فتوی:

''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۴۱۔ حضرت مولانا مفتی سعدالدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ حلیمہ درہ پیزو خیبر پختونخواہ کا فتوی:

''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۴۲۔ حضرت مولانا مفتی قاضی سلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ دارالہدیٰ ٹیری، خیر پور سندھ کا فتویٰ:

''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۴۳۔ حضرت مولانا مفتی احمد خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ:

''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور

جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۴۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان کا فتوی:

جز نمبرا: ''ماضی میں جاندار کی شبیہ کی چار قسمیں ہمارے سامنے ہیں:

۱۔ مورتی اور مجسمہ ۲۔ تصویر ۳۔ عکس ۴۔ ظل اور سایہ

اب اس دور میں شبیہ کی ایک اور قسم جو اسکرین پر ظاہر ہوتی ہے، وجود میں آئی ہے اور ممکن ہے کہ مستقبل میں شبیہ کی کچھ اور اقسام بھی وجود میں آئیں جو اجسامِ لطیفہ جیسے وغیرہ پر ظاہر ہوں لہٰذا اگر اس پر غور کر کے فیصلہ کیا جائے کہ شبیہ محرم کی علت کیا ہے؟ تو امید ہے کہ رہتی دنیا تک شبیہ کی جتنی بھی قسمیں پیدا ہوتی رہیں گی سب کا حکم معلوم ہو جائے گا۔ جاندار کی شبیہ سے متعلق احادیثِ مبارکہ اور ان کی شروح کے مطالعہ اور ان پر غور وفکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علتِ حرمت ''مضاہاۃ لخلق اللہ'' (یعنی اللہ کی صفت تخلیق کی مشابہت اور نقالی) ہے اور ''مضاہاۃ لخلق اللہ'' کے علت ہونے پر سب کا اتفاق ہے چنانچہ حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''تصویر سازی حق تعالیٰ کی صفت خاص کی نقالی ہے، مصور حق تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے...... جو انسان کسی جاندار کا مجسمہ یا نقوش اور رنگ سے اس کی تصویر بناتا ہے وہ گویا عملی طور پر اس کا مدعی ہے کہ وہ بھی صورت گری کر سکتا ہے، اسی لئے بخاری وغیرہ کی احادیث میں ہے کہ قیامت کے روز تصویریں بنانے والوں کو کہا جائے گا کہ جب تم نے ہماری نقل اتاری تو اس کو مکمل کر کے دکھلاؤ۔'' (معارف القرآن ج ۷ ص ۲۷۰)

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے بھی اسی مضاہاۃ لخلق اللہ کو علت حرمت قرار دیا ہے۔ دیکھئے

(المرقاۃ ج۸ص۱۷۱ وص۲۷۲)......علامہ نووی رحمہ اللہ نے بھی اسی کو علت حرمت قرار دیا ہے۔ دیکھئے (شرح النووی علی صحیح مسلم ج۲ص۱۹۹طبع قدیمی)......حاصل یہ کہ وہ مضاہاۃ جس میں انسان کی صنعت اور اختیار کا دخل ہے وہ شبیہ محرم کی علت ہے لہٰذا جہاں یہ علت موجود ہوگی حرمت کا حکم ہوگا ورنہ نہیں...... علامہ قرطبی رحمہ اللہ مجسمہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:''اس میں ''مصنوع'' کی صراحت ہے اور یہ وہ مصنوع ہے جو انسان کی صنعت واختیار کے بعد وجود میں آتا ہے۔''(تفسیر القرطبی)علامہ کرمانی رحمہ اللہ مصور کی تعریف میں فرماتے ہیں:''المصور ھوالذی یصور اشکال الحیوان''(الکرمانی)''یصور''میں انسان کی صنعت واختیار کی صراحت ہے۔

فقہی ضابطہ ہے کہ محرِّم اور مبیح میں جب تعارض ہو تو ترجیح محرم کو ہوتی ہے۔علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:''اذااجتمع الحلال والحرام غلب الحرام و بمعناہ ما اجتمع محرم ومبیح...... الاغلب المحرم''(الاشباہ والنظائر ج۱ص۳۰۱)اس قاعدہ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اسکرین پر ظاہر ہونے والا منظر حرام ہو کیونکہ حکمِ عکس کے قائلین حضرات کے نزدیک بھی یہ منظر نہ عکس ہے اور نہ ہی تصویر بلکہ دونوں کا احتمال ہے۔جب فی نفسہ اس میں دونوں احتمال ہیں اور ظاہر ہے کہ جانب تصویر محرم ہے اور جانب عکس مبیح ،اور محرم کو مبیح پر ترجیح ہوتی ہے لہٰذا فی نفسہ جانب تصویر راجح ہوگا اور یہ منظر تصویر کی طرح حرام ہوگا......اسکرین کے منظر کو عرف وعادت میں تصویر سمجھا اور بولا جاتا ہے لہٰذا اس قاعدہ کی رو سے بھی یہ شبیہ محرم اور تصویر کے حکم میں داخل ہو کر حرام ہوگا......

العرف فی الشرع لہٗ اعتبار ولذا علیہ الحکم قدیدار ......(شرح عقود)

......الحاصل: ٹی وی اور ویڈیو میں اسکرین پر ظاہر ہونے والے مناظر تصویرِ محرم میں داخل ہیں، کسی جائز کام کی ویڈیو بنانا بھی شرعاً ممنوع ہے، یہ قطعاً ضرورت شرعیہ نہیں ہے۔اسی طرح کسی بھی قسم کی تبلیغ بذریعہ تصویر جائز نہیں......فقط واللہ اعلم...... بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

(۸/۱۱/ ۱۴۳۹ھ فتویٰ نمبر۱۹۴/۴۱)

جز نمبر۲: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۴۵۔ حضرت مولانا مفتی احمد خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ عمر کوٹ سندھ کا فتویٰ:

''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۴۶۔ حضرت مولانا مفتی نذیر احمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ فاروق اعظم فیصل آباد کا فتوی:

''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع و حرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت و اباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد و تبصرہ ص ۳۴۵ - ۳۴۶، تحقیق و ترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۴۷۔ حضرت مولانا مفتی عاصم عبداللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء جامعہ حمادیہ کراچی کا فتوی:

''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع و حرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت و اباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۴۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سعید اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ عربیہ تعلیم الاسلام کوئٹہ بلوچستان کا فتویٰ:

''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۴۹۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی امداد اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ جامعہ دھورو سندھ کا فتویٰ:

''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور

جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔مسلمانوں پرواجب اورلازم ہے کہ دیگرحرام اورخلاف شرع امورکی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپوراہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ،شرعی جائزہ،فقہی نقدوتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶،تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشرمکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۵۰۔ شیخ الحدیث حضرت مفتی محمدعیسیٰ گورمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ رئیس دارالافتاء جامعہ فتاح العلوم گوجرانوالہ کافتوی:

''جدیدیت کی رو میں بہہ کرتصویرکی حرمت کاحکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویرکی جتنی اورجوشکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت،لغت اورشرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے،اس لئے جوحکم شریعت میں تصویرکا منقول ہے تصویرکی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویرکی اباحیت اورجواز کاراستہ اختیارکرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کااجراءیاعلماء کرام کاٹی وی پرآنا اوراسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اورسمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔مسلمانوں پرواجب اورلازم ہے کہ دیگرحرام اورخلاف شرع امورکی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپوراہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ،شرعی جائزہ،فقہی نقدوتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶،تحقیق وعترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشرمکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۵۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانامفتی حاجی عبدالغنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالافتاء جامعہ دارالعلوم چمن بلوچستان کافتوی:

''جدیدیت کی رومیں بہہ کرتصویرکی حرمت کاحکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندارکی تصویرکی جتنی اورجوشکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف وعادت،لغت اورشرعی نصوص کی روسے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویرکے شرعی احکام نہیں بدلتے،اس لئے جو حکم شریعت میں تصویرکا منقول ہے تصویرکی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویرکی

اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔‘‘

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد و تبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق و ترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۵۲۔ حضرت مولانا مفتی خالد صاحب مدظلہم کا موقف:

’’جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔‘‘

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد و تبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶ تحقیق و ترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۱۵۳۔ محقق عالم دین حضرت مولانا مفتی رفیق احمد بالاکوٹی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نگران مشرف شعبہ تخصص دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کا فتویٰ:

جز نمبر ۱: ’’جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے،

اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق وترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

جز نمبر ۲: ''دین اسلام میں صورت گری کسی بھی شکل میں ہو، کسی بھی طریقے سے بنائی جائے، بناوٹ کے لئے جو بھی آلہ استعمال ہو، کسی بھی غرض ومقصد سے تصویر بنائی جائے حرام ہے، اس تنوع واختلاف سے صورت گری اور تصویر سازی کے حکم میں کوئی فرق نہیں آتا۔''

(بینات بحوالہ مجلّہ صفدر ص ۲۱، شمارہ ۶۵ جولائی ۲۰۱۶ء)

نوٹ: ڈیجیٹل تصویر اور ویڈیو کی حرمت پر مضبوط عقلی ونقلی دلائل اور اشکالات کے مدلل ومفصل جوابات کے لئے حضرت مفتی صاحب مدظلہم کے مضامین بہت مفید ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

۱۵۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد اعظم ہاشمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس سنی دارالافتاء فیصل آباد ومفتی جامعہ حنفیہ فیصل آباد کا فتوی:

جز نمبر ۱: ''ڈیجیٹل کیمرے والے باتصویر یعنی ویڈیو سی ڈیز، شوقیہ تصاویر بنانے والے اور بنوانے والے جو بغیر توبہ کئے مرگئے، وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔''

(مقالہ معراج النبی ﷺ ص ۴۹ ناشر جامعہ حنفیہ امداد ٹاؤن فیصل آباد طبع دوم)

جز نمبر ۲: ''جیسے اسلام میں تصویر حرام ہے اور تصویر کو عکس کا نام دے کر عوام وخواص کا مبتلا ہونا اور تصویر کو حلال سمجھنا انتہائی خطرناک ہے، تصویر کو بیچنا، خریدنا اور فلیکس وغیرہ کی صورت میں چھاپنا شرعاً ناجائز ہے۔'' (فتاوی محمودیہ بحوالہ مقالہ معراج النبی ﷺ ص ۸۲)

جز نمبر ۳: ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ''صورت مسئولہ میں ویڈیو بنوانے والا شخص

گناہ کبیرہ کا مرتکب ہونے کی وجہ سے شرعاً فاسق ہے، جب تک اس گناہ کبیرہ سے تائب نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً مکروہ تحریمی ہے......اللہ تعالیٰ اور حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے اذیت کا باعث اصحاب تصاویر ہیں خواہ وہ ڈیجیٹل کیمرہ سے بنانے والے ہوں یا نان ڈیجیٹل سے ویڈیو کے ذریعہ متحرک تصویر بنائی جاتی ہے، یہ شرعی طور پر تصویر ہی ہے عکس نہیں ہے، پھر اس تصویر والے حرام کام کے ذریعہ تبلیغ اسلام کرنا اور زیادہ برا ہے......ایسے شخص کو پیر یا مرشد کہنا جائز بھی نہیں ہے جو غیر شرعی کام کرتا ہو جیسے تصویر کھینچنا یا کھینچوانا یا جھوٹ بولنا......کتبہ محمد اعظم ہاشمی غفرلہ الغنی غُرَّہ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ" (مقالہ معراج النبی ﷺ ص ۱۶۳ تا ۱۶۹ طبع دوم اکتوبر ۲۰۱۷ء)

نوٹ: حضرت مولانا مفتی محمد اعظم ہاشمی صاحب مدظلہم نے اپنی کتاب "ٹی وی چینلز کے نقصانات" میں متفقہ فتویٰ کی تائید کی ہے۔

☆ حضرت مولانا مفتی محمد اعظم ہاشمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ شاگرد حضرت مفتی عبدالشکور ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "ٹی وی چینلز کے نقصانات" میں ان علماء کرام (نمبر شمار ۱۵۵ تا ۱۵۸) کو بھی متفقہ فتویٰ جو کہ شیخ الحدیث سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیر سرپرستی لکھا گیا تھا، اُس فتویٰ کی تائید کرنے والوں میں لکھا ہے:

۱۵۵۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم رئیس جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۱۵۶۔ حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن ظفر صاحب مدظلہم جامعہ علوم اسلامیہ فیصل آباد

۱۵۷۔ حضرت مولانا مفتی محمد قاسم صاحب مدظلہم جامعہ عبیدیہ فیصل آباد

☆ حضرت مولانا مفتی محمد اعظم ہاشمی صاحب جامعہ حنفیہ فیصل آباد

۱۵۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد یعقوب صاحب مدظلہم جامعہ فتح العلوم چنیوٹ

(ٹی وی چینلز کے نقصانات ص ٦٦ از مفتی اعظم ہاشمی صاحب فیصل آباد)

۱۵۹۔ شیخ الحدیث فقیہ وقت حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں:

''تصویر کھینچنا اور کھنچوانا جدید طریق فوٹو سے ایسا ہی حرام اور ناجائز ہے جیسا کہ دستی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا ممنوع اور حرام ہے اور رکھنا اس کا ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ دستی تصویر کا رکھنا حرام ہے......پس جب کہ تصویر کشی حرام ہوئی مطلقاً تو مرتکب ایسے فعل کا فاسق ہے اور امام بنانا اس کا حرام ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے۔''

(عزیز الفتاوی ص۷۴۳ کتاب الحظر والاباحہ بحوالہ مقالہ معراج النبی ﷺ ص۱۶۳-۱۶۴)

۱۶۰۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب مدظلہم منصور پوری مفتی دارالافتاء مدرسہ شاہی مرادآبادی (انڈیا) کا فتوی:

رسالہ ''موبائل فون کا غلط استعمال'' کے پیش لفظ میں مفتی سلمان منصور پوری مدظلہم لکھتے ہیں: ''......ہم برادر مکرم مولانا مفتی ارتضاء الحسن رضی کاندھلوی زید فضلہ (استاذ جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور) کے مشکور ہیں کہ آں موصوف کے توسط سے مولوی محمد سلمان مدراسی (متعلم جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور) کا ایک استفتاء دارالافتاء مدرسہ شاہی میں موصول ہوا جس میں موبائل سے متعلق چھبیس اہم سوالات تھے چنانچہ ان کے جوابات بطور فتوی دارالافتاء سے جاری کئے گئے۔''

(موبائل فون کا غلط استعمال ص۲)

جز نمبر۱: ''اب موبائل محض ضرورت تک محدود نہیں رہا بلکہ بلا مبالغہ بہت سی لغویات کا مجموعہ بن گیا ہے چنانچہ جدید موبائل صرف ٹیلی فون ہی نہیں......فوٹو اور ویڈیو گرافی، فلم بینی، چلتے پھرتے گانوں کی سماعت، انٹرنیٹ پر معصیت آمیز تفریحات، لغو اور بے فائدہ کھیلوں میں مشغولی، یہ سب منکرات موبائل پر ہو رہے ہیں......'' (موبائل فون کا غلط استعمال ص۱ ناشر بیت العلم ٹرسٹ سنہ اشاعت رجب المرجب ۱۴۳۷ھ بمطابق اپریل ۲۰۱۶ء)

جز نمبر۲: ''بذریعہ موبائل فون دینی بیانات اور نعتیہ نظموں وغیرہ کا سننا جائز ہے بشرطیکہ اس میں تصاویر، میوزک اور عورتوں کی آواز نہ ہو......'' (موبائل فون کا غلط استعمال ص۹)

جز نمبر۳: ''اسلام میں تصویر سازی کے احکامات نہایت سخت بیان کئے گئے ہیں اور اس پر عمل

کرنے والے کو انتہائی موجب لعنت گردانا گیا ہے......علماء حقانی کے نزدیک تصویر سازی کی نہی کے اندر ہاتھ سے بنائی ہوئی، کیمرے سے کھینچی ہوئی یا کسی اور ذریعہ سے محفوظ کی ہوئی ہر طرح کے جاندار کی تصویریں شامل ہیں اور سب کا حکم یکساں ہے......ویڈیو فلم کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کی تصاویر قائم نہیں رہتیں نِرا مغالطہ ہے کیونکہ اگر وہ باقی نہ رہیں تو کیسٹ لگانے سے انہیں بار بار کیسے دیکھا جاسکتا ہے؟ دراصل اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی آدمی تصویر بنا کر اندھیرے میں رکھ دے چنانچہ اندھیرے میں وہ نظر نہیں آئے گی لیکن اگر اسے روشنی میں رکھا جائے گا تو وہ نظر آجائے گی تو تصویر فی نفسہٖ ریل میں موجود رہتی ہے پھر جب اسے وی سی آر میں رکھ کر روشنی دکھائی جاتی ہے تو وہ تصویریں ٹیلی ویژن کے آئینہ پر متحرک ہونے لگتی ہیں۔ یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ کیسٹ کی ریل میں تصویریں مصور ہیں، یہ الگ بات ہے کہ انہیں بغیر مشین میں لگائے دیکھا نہیں جاسکتا لہٰذا ویڈیو فلم بنانا بھی تصویر سازی کی حرمت میں داخل ہے اور شادی وغیرہ کی تقریبات میں تو انتہائی موجب فساد ہے......کتبہ احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ''

(کتاب النوازل ج۱۶ص۴۵۹-۴۶۰ ناشر المرکز العلمی للنشر والتحقیق مرادآباد)

جز نمبر۴:''کیمرے والے موبائل فون سے چونکہ ایسے مناظر کی تصویر کشی بھی کی جاسکتی ہے جہاں کوئی جاندار نہ ہو بلکہ اس کا ناجائز استعمال ہی ناجائز ہوگا، یعنی موبائل فون سے جاندار کی تصویر کھینچنا ہی منع ہوگا۔ **الامور بمقاصدھا......فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم......**

جواب از احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۴۲۷ھ۔ الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ'' (موبائل فون کا غلط استعمال ص۱۲)

جز نمبر۵:''انٹرنیٹ پر تصویر بھیجنا جائز نہیں اگر کوئی بھیجے گا تو گناہ گار ہوگا۔ (اس عبارت کے متصل تصویر کی حرمت پر مفتی صاحب نے تین احادیث ذکر کی ہیں) احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۲۸/۵/۱۴۳۴ھ۔ الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ'' (کتاب النوازل ج۱۶ص۵۰۵-۵۰۶)

جز نمبر۶:''مسجد شرعی میں کیمرہ یا موبائل وغیرہ کے ذریعہ تصویر کشی کا گناہ تمام جگہوں پر تصویر

کشی سے زیادہ ہے کیونکہ اس میں مسجد کی بے حرمتی بھی شامل ہے اور عرب ممالک میں اس بات پر نکیر نہ کیا جانا کوئی شرعی دلیل نہیں ہے...... احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۲۹/ ۷/ ۱۴۳۳ھ۔ الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ'' (کتاب النوازل ج۱۶ ص۵۰۳)

جز نمبر ۷: ''اسلام میں تصویر سازی ناجائز ہے صرف شدید ضرورت کے وقت اس کی گنجائش دی جاتی ہے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو...... اس کے برخلاف خالص دینی پروگرام جیسے تبلیغی اجتماعات یا مدارس وغیرہ کے اصلاحی جلسے تو اُن میں تصویر سازی کی کوئی شرعی ضرورت نہیں پائی جاتی، اس لئے مدارس کو اس سے احتراز کرنا لازم ہے ورنہ وہ گناہ گار ہوں گے۔ (مستفاد فتاوی محمودیہ ۱۹/ ۴۹۴-۴۹۶، کفایت المفتی ۹/ ۲۳۷) فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔ املاہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۱۶/ ۷/ ۱۴۳۴ھ۔ الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ'' (ایضاً ج۱۶ ص۴۶۱-۴۶۲)

جز نمبر ۸: ''حرمین میں تصویر کشی کی وبا'' عنوان کے تحت فرماتے ہیں: ''اور مزید تکلیف کی بات یہ ہے کہ حرمین شریفین میں تصویر کشی اور فوٹو گرافی نہایت عام ہوگئی ہے، بالکل اسی انداز میں عین بیت اللہ شریف کے سامنے مرد اور عورتیں تصویر کھینچتے اور کھنچواتے ہیں جیسا کہ ''تاج محل'' وغیرہ تفریحی مقامات پر فوٹو گرافی کی جاتی ہے اور جسارت کی انتہاء یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عین مواجہہ شریف کے سامنے شوقیہ فوٹو کھینچے جا رہے ہیں، ایک صاحب نے یہ منظر دیکھ کر بڑے درد کے ساتھ کہا ''افسوس جس نبی نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے اُسی کے مزارِ مقدس پر تصویریں لی جا رہی ہیں'' ایک دن مسجدِ نبوی میں نماز کے بعد شیخ علی بن عبد الرحمٰن الحذیفی امام وخطیب مسجد نبوی نے حرم نبوی میں تصویر کشی کی مذمت پر تقریر کی اور اسے گناہ قرار دیا لیکن اس کے بعد بھی ان مکروہ مناظر میں کوئی کمی دکھائی نہیں دی چونکہ اب کیمرے والے موبائل اور مختصر ترین ڈیجیٹل کیمرے اس قدر عام ہوگئے ہیں کہ حکومت کے لئے ایسے آلات کے حرمین شریفین میں داخلہ پر پابندی لگانا ممکن نہیں رہا اس لئے یہ وبا روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور اس کی برائی کا احساس تک لوگوں کے دلوں سے نکلتا جا رہا ہے، وجہ یہی ہے کہ سفر حج کی اصل روح یعنی فنائیت اور من

چاہی زندگی کے مقابلہ میں خدا چاہی زندگی گزارنے کا جذبہ ماند پڑتا جارہا ہے۔‘‘

(ماہنامہ انوارِ مدینہ ص۴۳ شمارہ ستمبر ۲۰۱۵ء)

جز نمبر ۹: ایک سوال ’’جس بارات میں ویڈیو بنتی ہو اس میں شرکت کرنا‘‘ کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: ’’ایسی بارات میں شرکت نہ کرنی چاہئے اور فوٹو کھنچوانا اور ویڈیو، فلم بنانا تو اس موقع پر نہایت سخت گناہ ہے کہ ایک سنت نبوی ﷺ کی ادائیگی کے وقت سرعام ارشاداتِ نبویہ ﷺ کا مذاق اڑایا جاتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’تصویر بنانے والوں کو آخرت میں سب سے سخت عذاب ہوگا‘‘ لہٰذا اس بری حرکت سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی ہر تدبیر کریں......فقط واللہ تعالیٰ اعلم.‘‘ (کتاب النوازل ج۱۶ ص۸۲)

۱۶۱۔ شیخ الحدیث فقیہ اجل حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب مدظلہم رئیس دارالافتاء مدرسہ شاہی مرادآبادی نے مندرجہ بالا فتوی (نمبر شمار ۱۶۰ کے جز نمبر ۴ تا ۷) کی تصحیح فرماتے ہوئے الجواب صحیح لکھا ہے۔ (موبائل فون کا غلط استعمال ص۲۰)

۱۶۲۔ حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم قاسمی صاحب دامت برکاتہم غازی آبادی انڈیا نے مندرجہ بالا فتاوی ’’کتاب النوازل‘‘ کی تحقیق وترتیب کی ہے۔

۱۶۳۔ حضرت مولانا مفتی عصمت اللہ صاحب مدظلہم دارالافتاء مفتاح العلوم سرگودھا کا فتوی:

’’شریعت میں تصویر حرام ہے چاہے ہاتھ سے بنائے یا مشینری اور کیمرہ کے ذریعے بنائے جیسے ویڈیو بنانا، جب یہ اسکرین پر آئے گی تو تصویر واضح ہوجاتی ہے، معاشرہ میں ہر فرد اسے تصویر کے نام سے پکارتا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ عقل کا بھی یہی فیصلہ ہے، یہ سب کچھ تصاویر ہیں، موبائل فون کے ذریعے تصویر لینے والا بھی یہی کہتا ہے کہ تصویر کھینچو، تصویر چاہے کسی بزرگ کی ہو یا محرم عورت کی ہو وہ حرام ہے اور احادیث مبارکہ میں اس پر سخت عذابوں کا ذکر ہے...... ۹/۷/۱۴۳۹ھ......الجواب صحیح: طیب سلیم ۹/۷/۱۴۳۹ھ‘‘ (فتوی نمبر ۹۵۰۶)

۱۶۴۔ شیخ الحدیث پیر طریقت حضرت مولانا مفتی طیب سلیم صاحب دامت برکاتہم رئیس دارالافتاء مفتاح العلوم سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا درج بالا فتویٰ کی تصدیق فرمائی ہے۔(حوالہ بالا)

۱۶۵۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد الیاس میمن صاحب مدظلہم رئیس دارالافتاء جامعہ عربیہ مریم مسجد آدم جی نگر کراچی لکھتے ہیں:

جز نمبر ۱: ''موبائل فون کے ذریعہ تصویر کھینچنا'' عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''کیمرہ اور موبائل فون کی تباہ کاریوں میں سے ایک تصویر کھینچنا بھی ہے، حالانکہ موبائل فون کے ذریعے تصویر کھینچنا، اس کو محفوظ کرنا پھر خود دیکھتے رہنا یا ایک دوسرے کو دکھانا شرعاً جائز نہیں ہے، اس میں تصویر کھینچنے کا گناہ بھی ہے اور دیکھنے دکھانے کا گناہ بھی...... امداد الاحکام میں ہے: 'تصویر کا حرام ہونا کئی احادیث سے ثابت ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے، قیامت کے دن سب سے خطرناک عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا (بخاری ج۲ص۸۸۰) بالخصوص میت کی تصویر کشی یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو دور کرنے کا ذریعہ ہے اور عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے لہٰذا اس وعید کو سامنے رکھتے ہوئے خود بھی اس گناہ سے بچئے اور اگر کوئی آپ کے سامنے اس عظیم گناہ کا ارتکاب کرے تو ہو سکے تو ہاتھ سے روک دیں ورنہ پیار سے سمجھا دیں......موبائل فون سے جاندار کی تصویر کھینچنا ہی منع ہوگا۔'' (موبائل کی نعمت کا صحیح استعمال کیجئے ص۱۱،۱۲، مؤلف: مفتی محمد الیاس صاحب مدظلہ، ناشر: مکتبہ الیاس بہادر آباد کراچی)

جز نمبر ۲: ''موبائل کے ذریعے ٹی وی دیکھنا'' عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''موبائل فون کے ذریعے ٹی وی اسٹیشن پر ڈرامہ دیکھنا جائز نہیں، اس میں جاندار کی تصویر کو دیکھنا، اجنبی مرد و عورت کا اختلاط دیکھنا، گانا سننا جیسے گناہ لازم ہیں۔'' (موبائل کی نعمت کا صحیح استعمال کیجئے ص۳۱)

جز نمبر ۳: اپنی مرتب کردہ کتاب میں ''دعوت ولیمہ میں منکرات ہوں تو شرکت کا حکم'' کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں: ''گانا بجانا، ویڈیو گرافی نیز فوٹو گرافی گناہ اور معصیت ہے اور جس دعوت میں معصیت کا ارتکاب ہو اس میں شرکت جائز نہیں، مشہور فقیہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ میں فسق و فجور کی کثرت کو دیکھتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمارے زمانے میں جب تک معلوم نہ ہو کہ دعوت

میں معصیت اور بدعت نہیں ہوگی اس وقت تک اس میں شرکت نہیں کرنی چاہئے ......''

(شادی کے شرعی احکام ص ۱۰۰ ناشر مکتبہ الیاس)

۱۶۶۔ شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا محمد زکریا میمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ مہتمم مدرسہ عربیہ مریم مسجد کراچی جز نمبر ا میں مذکورہ کتاب ''موبائل کی نعمت کا صحیح استعمال'' کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

''عزیزم مولوی محمد الیاس سلّمہٗ نے اس مختصر رسالہ میں چند گناہوں کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی ہے جو عام طور پر معاشرے میں نظر آتے ہیں تا کہ ہر مسلمان ان گناہوں سے بچ کر موبائل کو استعمال کرے...... جو چیز عام ہو جاتی ہے انسان اس سے مانوس ہو جاتا ہے اسی طرح ان گناہوں سے اور گناہوں کے اسباب سے روکنے کا اہتمام اور فکر نہیں کرتے ۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس کتاب سے استفادے کی توفیق عطا فرمائے ۔'' (موبائل کی نعمت کا صحیح استعمال ص ۸)

نوٹ: اسی کتاب میں ایک گناہ موبائل سے تصویر کھینچنا بھی ہے جس کا حوالہ اوپر مذکور ہے...... از ناقل

۱۶۷۔ پیر طریقت شیخ الحدیث مولانا سعید اللہ شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ دارالایمان والتقویٰ پشاور کا فتویٰ:

ایک سوال ''مروج ڈیجیٹل تصویر اور ویڈیوز کا شرعی حکم واضح فرمادیں'' کے جواب میں لکھتے ہیں: ''شریعت میں جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے...... مسلم سے روایت ہے کہ ہم مسروق کے ساتھ یسار ابن نمیر کے گھر میں تھے، مسروق نے ان کے چبوترہ میں کچھ تصاویر دیکھیں تو فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ سے سنا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہوں گے ۔ یہی حکم ڈیجیٹل تصویر کا بھی ہے اس لئے کہ جس طرح عام تصویر کاغذ یا کپڑے پر محفوظ ہوتی ہے اسی طرح ڈیجیٹل تصویر بھی ڈسک میں محفوظ ہوتی ہے اور آدمی جب چاہے بٹن دبا کر اس کو سکرین پر نمودار کرسکتا ہے ۔ دوسری

وجہ یہ ہے کہ آلات کے بدلنے سے حرام چیز کی حرمت میں تغیر و تبدل نہیں آتا جیسا کہ مسلمان آدمی کو ناحق قتل کرنا حرام ہے پھر چاہے وہ قتل بندوق کے ذریعہ ہو، چاہے چاقو کے ذریعہ ہو، چاہے کرنٹ کے ذریعہ ہو، چاہے انجکشن کے ذریعہ ہو۔ اسی طرح شراب حرام ہے چاہے وہ پرانے طریقہ سے بنائی گئی ہو یا جدید مشینوں کے ذریعہ سے بنائی گئی ہو۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کنواری لڑکی سے زنا کرے یا اپنا مادہ منویہ ٹیوب کے ذریعے رحم میں داخل کرے ہر دو صورت میں پیدا ہونے والا بچہ ولد الزنا ہوگا۔ ان تمام صورتوں میں آلات مختلف ہونے کے باوجود حرمت کی وجہ صرف مقاصد کا ایک ہونا ہے لہٰذا زیر بحث مسئلہ میں بھی ڈیجیٹل کیمرے سے لی گئی تصویر سے کاغذ والی تصویر کے مقاصد حاصل ہو رہے ہیں بلکہ اس سے کئی زیادہ برائیاں اس کی ہو سکتی ہیں لہٰذا اُسی کی طرح ڈیجیٹل تصویر بھی حرام ہونی چاہئے۔ بیوی کی برہنہ تصویریں موبائل یا کمپیوٹر میں رکھنا اور اس کو دیکھنا، اس میں دو گناہ ہیں نمبر ۱: تصویر کا گناہ نمبر ۲: شہوت رانی کا بے جا استعمال کرنے کا گناہ......''

الجواب صحیح : سعید اللہ شاہ (۱۹ شوال ۱۴۳۹ھ)

۱۶۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال صاحب مدظلہم دارالافتاء جامعہ سراج العلوم چیچہ وطنی ساہیوال کا فتویٰ:

''...... ڈیجیٹل تصویر کے بارہ میں عرض ہے ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر بھی عام کیمرے کی تصویر کی طرح حرام اور ناجائز ہے، ڈیجیٹل تصویر کے بارہ میں بندہ کا وہی موقف ہے جو استاذ محترم مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے، حضرت تصویر کے بارہ میں بڑی شدت فرماتے تھے، یہ وبا عام ہوتی جا رہی ہے اس سے احتراز بہت ضروری ہے۔

ابوطلحہ ظفر اقبال غفرلہ'' (۱۱ شوال ۱۴۳۹ھ) نوٹ: تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۱۶۹۔ محقق عالم حضرت مولانا مفتی محمد سلمان زاہد صاحب مدظلہم استاذ جامعہ انوار العلوم شادباغ ملیر کراچی کا فتویٰ:

جز نمبر ۱: ''تصویر کے بارے میں چند غلط فہمیاں'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''بعض لوگ یہ

سمجھتے ہیں کہ تصویر کے بارے میں جو احادیث میں وعیدیں ذکر کی گئی ہیں ان کا تعلق تصویر سازی سے ہے تصویر رکھنے سے نہیں حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ جس طرح تصویر بنانا گناہ ہے اسی طرح تصویر کا رکھنا اور اسے استعمال کرنا بھی گناہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے گھر میں تصویر رکھنے اور تصویر بنانے سے منع فرمایا۔ (ترمذی ۱۷۴۹)......بعض لوگ ساکت و بے حرکت تصاویر کو تصویر کہتے ہیں اور حرکت کرتی تصاویر کو تصویر کے زمرے میں داخل نہیں مانتے، اسی طرح ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کو تصویر نہیں سمجھتے ان کے نزدیک کمپیوٹر، موبائل وغیرہ کی تصاویر تصویر کی ماہیت وحقیقت میں داخل نہیں حالانکہ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ یوں کہا جائے ''موبائل کی تصویر تصویر نہیں'' ایک طرف اسے تصویر بھی کہا جائے اور دوسری جانب اس کے تصویر ہونے کی نفی بھی کی جائے......بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں تصویر سے بچنا ممکن نہیں لہٰذا ناممکن کام پر بھلا کیسے عمل کیا جاسکتا ہے، یہ ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ شریعت کا ہر حکم قیامت تک کے لئے ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک چیز کا حکم دیں لیکن اس پر عمل کرنا ممکن نہ ہو......''

(تصویر کی ممانعت، وعیدیں، مروجہ شکلیں اور اس سے بچنے کا طریقۂ کار ۱۶-۱۷ ناشر مکتبہ جبریل آن لائن)

جز نمبر۲: ''ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر بھی جائز نہیں'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''......ترقی یافتہ اس دور میں تصویر کی اس جدید شکل سے بچنا بھی نہایت ضروری ہے اور اس کی مندرجہ ذیل چند وجوہات ہیں: ڈیجیٹل کیمرے کی تصاویر کو بھی عرف اور استعمال میں ''تصویر'' ہی کہا اور سمجھا جاتا ہے، کوئی شخص ان کو تصویر کے علاوہ کوئی اور نام دینے کے لئے تیار نہیں......''

(تصویر کی ممانعت، وعیدیں، مروجہ شکلیں اور اس سے بچنے کا طریقۂ کار ص ۱۷-۱۸)

۱۷۰۔ شارح ترمذی شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی کمال الدین المسترشد صاحب مدظلہم مفتی دارالافتاء مخزن العلوم کراچی لکھتے ہیں:

جز نمبر۱: ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''تماثیل اور تصاویر کا عمل قدیم زمانے سے بتدریج ترقی کرتا ہوا اس مرحلے میں داخل ہوگیا ہے جس میں نہ صرف یہ کہ تصویر ذی صورت کے ساتھ مکمل مطابقت رکھتی ہے بلکہ اس کی ہر ادا حرکت وسکون، کلمات اور اشارات تک کی

عکاسی کرتی ہے، اس پر مستزاد یہ کہ بیک وقت جتنے بھی لوگ اسے دیکھنا چاہیں اور جہاں چاہیں بغیر کسی اژدھام کے اسے دیکھ سکتے ہیں......''

(نقشِ قدم کامل ج۲ص۳۳۶ ناشر دارالتصنیف جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی)

جز نمبر۲: مزید آگے ''ٹی وی کے بڑے بڑے چند نقصانات'' عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''جہاں ٹی وی چل رہا ہو وہ جگہ رحمت کے فرشتوں سے محروم ہو جاتی ہے کیونکہ ملائکہ تصویر والی جگہ میں داخل نہیں ہوتے......تصویر دیکھنے کی وجہ سے آنکھیں مصروف گناہ رہتی ہیں......گھر کے سربراہ کو مرنے کے بعد بھی ٹی وی کا گناہ ملتا رہتا ہے۔'' (نقشِ قدم کامل ج۲ص۳۴۰-۳۴۱)

جز نمبر۳: ''کرکٹ وغیرہ کھیلوں کے مقابلے تو ویسے بھی کئی منکرات پر مشتمل ہوتے ہیں...... تصویر کشی کی انتہا ہوتی ہے......'' (نقشِ قدم کامل ج۲ص۳۴۳)

اس کتاب ''نقش قدم کامل'' پہ ان حضرات (سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تا ابن الحسن عباسی صاحب حفظہ اللہ) نے تائیدی کلمات تحریر فرمائے ہیں:

☆ شیخ الحدیث حضرت شیخ سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ فاروقیہ کراچی (ص۱۳)

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہم جامعہ ابو ہریرہ نوشہرہ (ص۱۶)

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب مدظلہم بنوری ٹاؤن کراچی (ص۲۰)

۱۷۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ بنوری ٹاؤن کراچی (ص۱۴)

۱۷۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سحبان محمود صاحب رحمہ اللہ دارالعلوم کراچی (ص۱۸)

۱۷۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شہید رحمہ اللہ بنوری ٹاؤن کراچی (ص۱۹)

۱۷۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حسن جان صاحب شہید رحمہ اللہ تعالیٰ شیخ الحدیث جامعہ امدادالعلوم الاسلامیہ پشاور (ص۲۲)

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب اللہ شیخ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۷۵۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابن الحسن عباسی صاحب دامت برکاتہم جامعہ فاروقیہ نے

تعارف کے چند کلمے کے تحت تفصیلی تحریر ثبت کی ہے۔(ص۹)

۱۷۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم صدر مفتی و شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل سملک کا فتوی:

جز نمبر ۱: ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ''...... جب خط و کتابت کی اجازت نہیں تو پھر ویڈیو کیسٹ کے ذریعے تصاویر تیار کرنے کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے؟ تصویر کھینچنا اور کھنچوانا حرام اور گناہ ہے حدیث پاک میں اس پر شدید وعید وارد ہوئی ہے۔''

(منگنی شادی کے متعلق پیش آنے والے مسائل کا حل ص۱۶ ناشر جامعہ دارالاحسان بارڈولی کڑ وڈا انڈیا)

جز نمبر ۲: سوال: ''ہمارے علاقہ میں ایک عالم سحری کے وقت ٹی وی پر دینی مضامین بیان کرتے ہیں ان کی نیت کیا ہے یہ معلوم نہیں ہے نیز اس بیان پر اجرت لیتے ہیں یا نہیں معلوم نہیں ہے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ دینی و دنیاوی مضامین ٹی وی کے پردہ میں بیان کرنا کیسا ہے؟ کیا ٹی وی پر دینی مضامین بیان کرنا صحیح ہے؟ مسئلہ کی وضاحت فرمائیں کرم ہوگا''......الجواب حامدًا ومصلیًا ومسلمًا. ''ٹی وی اپنی موجودہ صورت میں ڈھول، سارنگی اور بینڈ باجوں کی طرح لہو ولعب کا ایک آلہ ہے بلکہ مفاسد کے لحاظ سے دیگر آلات معاصی سے بڑھ کر ضرر رساں اور تباہ کن ہے اس کا بیچنا، خریدنا، پاس رکھنا، دیکھنا دکھانا ناجائز وحرام ہے اس میں کسی قسم کے دینی پروگرام نشر کرنا، اس میں حصہ لینا ناجائز وحرام ہے، اس گناہ کو نیکی تصور کرنے میں کفر کا اندیشہ ہے۔ دینی مضامین بیان کرنے کے بھی کچھ آداب واصول ہیں، ٹی وی مغنیہ عورتوں، گویوں، مزامیر اور ڈھولکیوں کا گہوارہ ہے، گندگی کے اس جوہڑ میں بیٹھ کر دینی مضامین بیان کرنا دین کی خدمت نہیں بلکہ دین کے ساتھ بھونڈا انداق ہے۔'' (محمود الفتاوی ج ۵ ص ۶۹۸ مرتب مفتی عبدالقیوم راجکوٹی صاحب مدظلہم سنہ طبع محرم الحرام ۱۴۳۵ھ، نومبر ۲۰۱۳ء)

۱۷۷۔ حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم راجکوٹی صاحب مدظلہم معین مفتی دارالافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کا اپنا موقف بھی یہی ہے، وہ کتاب ''محمود الفتاوی'' کے مرتب ہیں جیسا کہ اوپر کی سطور میں مذکور ہے۔

۱۷۸۔ شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت شیخ شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ٹی وی کے متعلق فرماتے ہیں:

''ٹیلی ویژن سانپوں کا پٹارہ ہے، اس کا زہر کتے کا سا ہے جو آہستہ آہستہ اثر کرتا ہے......'' (بحوالہ معارف ربانی ص ۴۰۰)

۱۷۹۔ شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بانی جامعہ اشرف المدارس وخانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی کا موقف:

جز نمبر ا: ''احقر سے تعلق رکھنے والوں کو عموماً اور خلفاء کو خصوصاً متنبہ کیا جاتا ہے کہ اسلام میں جاندار کی تصویر بالکل حرام ہے لہٰذا تصویر بنانا اور کھنچوانا خواہ کیمرہ سے ہو یا ڈیجیٹل کیمرہ سے یا مووی بنانا بالکل حرام ہے، کوئی اگر ڈیجیٹل کو یا کیمرہ کو جائز کہتا ہے تو وہ اس کا اپنا فعل ہے، ہم اپنے اکابر کے مسلک پر ہیں جو ہر قسم کی تصویر کو حرام کہتے ہیں......مندرجہ بالا ہدایات کی اگر خلاف ورزی کی گئی تو خلافت سلب سمجھی جائے گی......محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ/ ۲۲ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ بمطابق ۱۶ جولائی ۲۰۰۹ء'' (ماہنامہ الابرار کراچی ص ۱۴ شعبان ۱۴۳۰ھ جولائی اگست ۲۰۰۹ء بحوالہ مقالہ معراج النبی ﷺ)

جز نمبر ۲: ''ٹیلی ویژن پر جو دین کی تبلیغ اور تلاوت وغیرہ ہوتی ہے ہمارے اکابر کی تحقیق یہی ہے کہ اس سے بچنا چاہئے، جس چمچے سے کوئی عورت اپنے بچے کا پاخانہ صاف کر رہی ہو اسی چمچے سے اگر آپ کو حلوہ پیش کرے تو آپ کھائیں گے؟ معلوم ہوا جو چیز غلاظت میں استعمال ہو اس کو نظافت کے آلہ کے طور پر استعمال نہیں کرتے تو جس ٹی وی پر ابھی ناچ گانا ہو رہا ہے، عورتوں کا ناچ دکھایا جا رہا ہے اس کے فوراً بعد قرآن شریف کی تلاوت شروع ہوگئی یہ دین کے ساتھ مذاق ہے، توہین ہے، اب اگر کوئی اس کے خلاف کوئی نظریہ رکھتا ہے تو ہمارا مقصود بحث اور جرح نہیں ہے ہمیں اپنے بزرگوں کی تحقیق بتانی ہے۔ کون ایسا حاجی اور جنٹلمین ہے جو ٹیلی ویژن پر بیٹھا ہوا ہے اور دین کی تقریر سن رہا ہے اور تسبیح بھی ہاتھ میں ہے اور سامنے جنٹلمین صاحبہ پاندان لئے مع خاندان بیٹھی ہوئی

ہیں، اس کے بعد ٹی وی پر جب سامنے کوئی مرد آجاتا ہے تو کیا جن صاحبہ اٹھ کر بھاگتی ہیں یا کوئی عورت آگئی تو حاجی صاحب ٹی وی چھوڑ کر بھاگتے ہیں؟ لہٰذا دوستو! ہمارے اکابر نے یہاں تک کہا ہے کہ ٹیلی ویژن سے اگر تلاوت بھی ہو رہی ہو تو اس کو مت سنو اور مت دیکھو کیونکہ یہ ایک مجرمانہ آلہ ہے، اس کے بعد گانا بجانا شروع ہو جائے گا......بس دوستو میں اپنے بزرگوں کی بات پیش کر رہا ہوں اگر عقل کی سلامتی ہوگی تو ان شاء اللہ آپ کا دل بھی قبول کرے گا کیونکہ یہ ایک کھلی بات ہے۔'' (بحوالہ معارف ربانی ص ۳۹۹ تا ۴۰۱، طبع اول مئی ۲۰۰۹ء جمادی الاخریٰ ۱۴۳۰ھ)

جز نمبر ۳: ''اپنے گھر میں ٹی وی نہ رکھیں پاکستان کے تمام علماء کا اجماع ہے کہ ٹی وی دیکھنا حرام ہے، آپ کی بیوی اگر کرکٹ دیکھ رہی ہے تو نامحرم مردوں کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے یا نہیں؟ اور حاجی صاحب یا مولوی صاحب اگر ٹی وی دیکھ رہے ہیں اور کوئی عورت خبریں سنا رہی ہے تو یہ عورتوں کو دیکھنا حرام ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صاحب یہ تصویر نہیں عکس ہے، اگر تالاب یا دریا میں مولانا صاحب وضو کر رہے ہیں اور کوئی عورت پانی بھر رہی ہے اور اس کی شکل نظر آرہی ہے جو تصویر نہیں عکس ہے...... بتائیں کہ اس کا عکس دیکھنا جائز ہوگا؟ اسی طرح بہو بیٹیوں کا ٹی وی پر نامحرم مردوں کو دیکھنا یہ آنکھوں کا زنا ہے یا نہیں؟ لہٰذا ٹیلی ویژن اپنے اپنے گھروں سے نکال دیجئے ورنہ آپ اور آپ کی اولاد ضائع ہو جائے گی، ہر وقت آنکھوں کا زنا ہوگا، کوئی صاحب نسبت نہیں ہو سکتا۔ یہاں بیویوں پر آپ ''الرجال قوامون علی النساء'' کا مظاہرہ کریں مگر قوامیت کے ساتھ عاشقیت کا دامن نہ چھوٹنے پائے......اور اس طرح سے کہو کہ دیکھو ٹیلی ویژن سے اخلاق خراب ہوں گے، اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے، تم مردوں کو دیکھتی ہو تمہاری آنکھوں کا زنا ہوگا اور ہم عورتوں کو دیکھتے ہیں ہماری آنکھوں کا زنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا تو نہ تم خیریت سے رہو گی نہ ہم خیریت سے رہیں گے، بچے بھی خیریت سے نہیں رہیں گے بتاؤ! جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں وہ آباد رہ سکتا ہے؟ آئے دن مصائب آئیں گے......گھروں میں کسی کی بھی فوٹو نہ دیکھو، نہ پیر کی نہ وزیر اعظم کی نہ صدر کی، نہ کتے کی نہ بلی کی، بچوں کو بھی فوٹو نہ رکھنے دیں، لوگ کہتے ہیں ارے ہم

تھوڑی رکھتے ہیں چھوٹے چھوٹے معصوم بچے رکھ لیتے ہیں لیکن یاد رکھو! بچوں کے جرم میں ابا پکڑا جائے گا کیونکہ بچہ اس کے زیر نگرانی ہوتا ہے، باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچہ کو گناہ سے بچائے۔''
(خزائن شریعت وطریقت ص ۲۵۵-۲۵۶، اشاعت ثانی جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ اپریل ۲۰۱۲ء ناشر خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال ۲ کراچی)

جز نمبر ۴: ''جس مجلس میں کوئی نافرمانی ہو رہی ہو چاہے وہ ولیمہ کی دعوت ہو یا شادی بیاہ کی یا کوئی جلسہ ہو، غرض کسی قسم کی کوئی بھی تقریب ہو اگر وہاں شریعت کے خلاف کوئی کام ہو رہا ہو مثلاً مرد اور بے پردہ عورتیں آپس میں مل جل رہے ہوں، فوٹو کھینچ رہے ہوں یا مووی بن رہی ہو تو ایسی تقریب میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے......'' (گناہوں سے بچنے کا راستہ ص ۷-۸، مواعظ حسنہ نمبر ۱۰۰)

جز نمبر ۵: ''دعوت ولیمہ کھاتے کھاتے اچانک فوٹوگرافر کی جماعت آگئی، افسوس! اس زمانے میں تو لوگ ناجائز کو ناجائز ہی نہیں سمجھتے، بیماری کو بیماری نہیں سمجھتے، شیطانی کاموں کو شیطانی کام نہیں سمجھتے...... جہاں تصویر کشی ہو رہی ہوتی تھی وہاں علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ ڈنڈا لے کر تصویر بنانے والوں کو دوڑا لیتے تھے یا تو اتنی طاقت ہو کہ ڈانٹ ڈپٹ کر اس کو بھگا دو لیکن اگر ڈانٹ ڈپٹ سے بھی وہ نہیں بیٹھتے تو چاہے وہ دوسروں کی تصویر بنا رہا ہو، آپ کی نہ بنا رہا ہو تو بھی چونکہ اس مجلس میں منکر اور شریعت کے خلاف کام ہو رہا ہے لہٰذا وہاں سے اٹھ جانا چاہئے۔ غیر مقتدا کسی دوسرے کمرے میں جہاں منکر نہ ہو رہا ہو خلاف شرع کام نہ ہو رہا ہو بیٹھ سکتا ہے لیکن مقتداء کو وہاں بھی الگ ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے، جہاں کوئی ناجائز کام ہو رہا ہو اس کے قریب میں بھی مقتداء کے لئے بیٹھنا صحیح نہیں ہے، ایسے کھانے سے نہ کھانا اچھا ہے۔ بعض اوقات لوگ دعوت دیتے وقت وعدہ کر لیتے ہیں کہ دعوت میں کوئی غیر شرعی کام نہیں ہوگا لیکن تجربہ یہی ہے کہ عموماً ایسے وعدے پورے نہیں ہوتے، تقریب کے عین درمیان میں اچانک تصویر کشی شروع ہو جاتی ہے...... آج کل تو اسی میں خیر معلوم ہوتی ہے کہ ایسی دعوتوں میں شرکت سے باز آ جاؤ، کسی کی کوئی بات نہ سنو، کسی کا کوئی انتظام و نظام نہیں ہوتا۔'' (گناہوں سے بچنے کا راستہ ص ۸-۹، سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۰۰)

جز نمبر ۶: ''کوشش کرو کہ مسجد میں نکاح پڑھاؤ تاکہ اطمینان رہے کہ کوئی فوٹوگرافر نہیں آئے گا

لیکن بعض اوقات مسجد میں بھی فوٹو گرافر گھس جاتے ہیں، مساجد میں بھی بہت ہوشیاری سے رہنا پڑتا ہے اس لئے مسجد میں جب نکاح ہو تو تھوڑی تھوڑی دیر میں اعلان کرتے رہو تا کہ کوئی تصویر کھینچنا شروع نہ کر دے جیسے ہوائی جہاز میں اعلان ہوتا ہے کہ ''ہوا'' ناموافق ہے، بیلٹ باندھ لو تو ایسے ہی آج کل کیمرے والوں کی ناموافق ''ہوا'' سے ہوشیار رہو۔''

(گناہوں سے بچنے کا راستہ ص ۱۱، مواعظ حسنہ نمبر ۱۰۰)

جز نمبر ۷: ''دوستو! ٹیلی ویژن وغیرہ کیا چیزیں ہیں؟ اس کا بھی دیکھنا حرام ہے کیونکہ اس میں عورتیں بھی آتی ہیں جن کا دیکھنا نامحرم مردوں کے لئے حرام ہے۔لوگ کہتے ہیں کہ یہ عکس ہے تصویر نہیں ہے، علماء فرماتے ہیں کہ مردوں کو عورتوں کا عکس دیکھنا بھی حرام ہے...... اگر گھر میں اخبارات میں تصویریں ہیں تو اخباروں کو لپیٹ کر بند الماری میں رکھو ورنہ جہاں تصویر ہو تو نماز بھی نہیں ہوگی چاہے سرف کے ڈبہ پر بنی ہو، اس کمرہ میں نماز جائز نہیں ہے، دہرانی واجب ہے لہٰذا تمام تصویروں والی چیزوں کو چھپا کر رکھیں، ایسی کتنی چیزیں ہیں لیکن جس کو فکر ہوتی ہے وہ انتظام بھی کرتا ہے۔''

(پردہ عورت کی عزت کا ضامن ص ۳۴-۳۵، ناشر ادارہ تالیفات اختریہ کراچی)

جز نمبر ۸: ''آہ! جن کو ٹیلی ویژن، سینما، بے پردہ عورتوں کو دیکھنا، اپنی بیوی کو بے پردہ کرنا، نماز نہ پڑھنا اور جتنے گناہ ہیں ان کا اچھا لگنا، خدا کی یاد سے دل گھبرانا اور ٹیلی ویژن کے پروگرام سے دل خوش ہونا...... یہ سب اچھا لگتا ہے تو سمجھ لو کہ اس ظالم پر بھی شیطان نے جادو کر دیا ہے۔ بڑی بی جو حج بھی کر آئی اپنا پاندان لئے ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھی ہوئی ہے، تسبیح بھی پڑھتی ہے اس کو بھی غیرت نہیں آتی کہ میں کیا کر رہی ہوں؟ یہ کرکٹ دیکھنا کیسے جائز ہے؟ ہاکی دیکھنا کیسے جائز ہے؟''

(پردہ عورت کی عزت کا ضامن ص ۴۳)

جز نمبر ۹: ''آج کل ٹیلی ویژن اور سینما گھر گھر میں آ گیا، بے ہودہ فلمیں آ رہی ہیں، اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے، آج ہمارے گھروں میں آگ لگ گئی، ہندوستان کی بے ہودہ فلمیں، لندن کی بے ہودہ فلمیں ویڈیو سے آ رہی ہیں اور ابا جان بیٹھے ہیں، بیٹے بھی ہیں، بیٹیاں بھی ہیں، سوچو! آج کیا حالت ہے؟ اور اس کا نتیجہ زنا، بدکاری، اخلاقی خرابیاں صحت کی خرابی کی صورت میں ظاہر ہو رہا

ہے۔'' (پردہ عورت کی عزت کا ضامن ص۴۶)

جز نمبر ۱۰: ''چند دن اللہ والوں کی صحبت میں رہ لو پھر یہ ناچ گانا، ویڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام ایسے معلوم ہوں گے جیسے پاخانے میں بیٹھا ہوا ہے، پھر سینما میں نہیں جا سکتا، ہر نافرمانی اس کو پاخانہ معلوم ہوگی۔'' (پردہ عورت کی عزت کا ضامن ص۴۹)

جز نمبر ۱۱: ''...... یہ نہیں کہ جہاں چاہا فوٹو کھنچوا لئے دولہا صاحب کے پاس کیمرہ ہے اب وہ فوٹو کھینچ رہا ہے، نکاح پڑھوانے والے بھی فوٹو کھنچوا رہے ہیں، بہت زیادہ کیا تو منہ پر رومال ڈال لیا لیکن رومال ڈالنے سے نجات تھوڑی ہوگی؟ اس منحوس مجلس میں شرکت جائز نہیں جہاں اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہو۔ ویڈیو کیمرہ مووی بن رہی ہے، مر جاؤ لیکن اس میں شرکت مت کرو، مووی کے معنی موت کے بھی ہیں، ہندوستان کے گاؤں میں ایک عورت دوسری کو گالی دیتی تو موئی کہتی تھی یعنی مرو، تو آج کل موئی کے وزن پر مووی بن گئی ہے، یہ ایک بات عرض کر دی، ہمارا کام بار بار کہنا ہے اگر ہم مل کر کوشش کریں گے تو ان شاء اللہ قیامت کے دن سرخرو ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ ہم سے راضی اور خوش ہو جائیں گے۔'' (شادی سنت کے مطابق کیجئے ص۱۰-۱۱، ناشر ادارہ تالیفات اختریہ کراچی)

جز نمبر ۱۲: ''......صاف کہہ دو کہ یہاں غیبت ہو رہی ہے، کھانے والوں کی تصویریں بن رہی ہیں، کوئی بھی نافرمانی ہو رہی ہے لہٰذا اس نافرمانی کی مجلس میں، میں شریک نہیں ہو سکتا، جہاں اللہ کی مرضی کے خلاف، شریعت کے خلاف کوئی کام ہو رہا ہو اس مجلس میں شرکت جائز نہیں چاہے ابا کی مجلس ہو، چاہے اماں کی مجلس ہو، چاہے پیر کی مجلس ہی کیوں نہ ہو۔'' (ایضاً ص۲۳)

جز نمبر ۱۳: شادی کی دس رسمیں گنواتے ہوئے حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے نویں نمبر پر ''موسیقی، گانا بجانا، تصویر، مووی ویڈیو بنانا'' شمار کیا ہے۔ (شادی سنت کے مطابق کیجئے ص۳۰-۳۱)

جز نمبر ۱۴: ''پردہ دونوں طرف سے واجب ہے، نہ مسلمان مرد عورت کو دیکھے نہ مسلمان عورتیں مردوں کو دیکھیں اسی لئے ٹیلی ویژن حرام ہے کہ ٹیلی ویژن پر ایک مرد خبریں سنا رہا ہے اور عورتیں بیٹھی دیکھ رہی ہیں اور نامحرم عورتوں کو مرد دیکھ رہے ہیں۔'' (نگاہ نبوت ﷺ میں محبت کا مقام ص۹-۱۰)

نوٹ: تصویر کی حرمت سے متعلق حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزید ارشادات درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) سفرنامہ رنگون وڈھاکہ ص ۱۱۱-۱۱۲ (۲) آداب عشق رسول ﷺ ص ۹

(۳) علاج الغیبت ص ۱۶-۱۷ (۴) مواہب ربانیہ ص ۳۲۵

(۵) منزل قربِ الٰہی کا قریب ترین راستہ ص ۸ (۶) باتیں ان کی یاد رہیں گی ص ۱۶۴

(۷) آفتاب نسبت مع اللہ ص ۳۲۹-۳۳۰، ۳۷۸-۳۷۹، ۶۳۴

(۸) رشکِ اولیاء حیاتِ اختر ص ۲۶۱ تا ۲۶۶، ۲۷۳ تا ۲۷۵ وغیرھم

۱۸۰۔ صدیق زمانہ عارف باللہ حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خادم خاص وخلیفۂ مجاز حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

۳۰ اگست ۲۰۱۴ء کو دورانِ مجلس جناب فیروز میمن صاحب (خلیفہ مجاز حضرت مولانا شاہ حکیم اختر صاحب رحمہ اللہ) نے عرض کیا کہ ایک آدمی نے موبائل سے تصویر لینے کی کوشش کی تھی، الحمد للہ ہمارے دوستوں نے اس کو دیکھ لیا اور منع کر دیا، اگر مجلس کے شروع اور آخر میں اعلان ہو جائے!!! اس پر فرمایا: ''بھئی دیکھو! یہ تصویر وغیرہ بنانے کو ہم بالکل حرام سمجھتے ہیں، چاہے وہ ڈیجیٹل ہو چاہے کوئی بھی ہو اس کو جائز نہیں سمجھتے اور یہاں جب آؤ تو اللہ تعالیٰ کی محبت سیکھنے آؤ...... اور اگر یہ تصویر کھینچنے کا گناہ کا کام کر لیا تو بجائے ثواب کے یہ گناہِ جاریہ بن جائے گا...... خوب غور سے سن لو اور دوسروں کو بھی بتا دو تصویر کھینچنا بالکل حرام ہے! ہم اس کو برداشت نہیں کرتے!!......''

(http//www.hazratmeersahib.)(۳۰/۸/۲۰۱۴)

۱۸۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مظہر صاحب مدظلہم خلیفہ مجاز محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مہتمم خانقاہ امدادیہ اشرفیہ وجامعہ اشرف المدارس کراچی کا موقف:

حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خادم خاص وخلیفہ مجاز شاہ حکیم اختر صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''......حضرت والا (مولانا شاہ حکیم اختر رحمہ اللہ......از ناقل) کے جسدِ

مبارک کو خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ سندھ بلوچ سوسائٹی گلستان جوہر میں حضرت والا رحمہ اللہ کے اسی کمرے میں رکھا گیا جہاں حضرت والا قیام فرماتے تھے جب سندھ بلوچ سوسائٹی تشریف لے جاتے تھے۔ سندھ بلوچ سوسائٹی کا وسیع میدان آدمیوں سے بھر گیا تھا ہر طرف سر ہی سر نظر آرہے تھے، مسجد اشرف کی تینوں چھتیں صبح ہی سے بھر گئی تھیں حضرت والا رحمہ اللہ کے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ حکیم مظہر صاحب دامت برکاتہم بار بار اعلان کراتے رہے کہ کسی قسم کی فوٹوگرافی کی ہرگز اجازت نہیں ہے چاہے ڈیجیٹل ہو یا کیمرہ ہو یا موبائل ہو ہر قسم کی تصویر منع ہے، اگر کوئی تصویر کھینچتا ہوا پایا گیا تو موبائل اور کیمرہ سب ضبط کرلیا جائے گا۔"

(سہ ماہی فغانِ اختر کراچی شیخ العرب والعجم نمبر ص ۲۶۱ ناشر خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی)

۱۸۲۔ شیخ العلماء والصلحاء حضرت صوفی فیروز میمن صاحب مدظلہم بانی و مہتمم خانقاہ غرفۃ السالکین خلیفۂ مجاز حضرت مولانا شاہ حکیم اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جز نمبر ا: "ٹی وی پر دینی پروگرام دیکھ کر کوئی ایک عورت رابعہ بصریہ بنی ہو تو مجھے بتائیں اور اس کا ایڈریس دے دیں، میں اپنے گھر کی خواتین کو کہوں گا کہ فون کر کے دعا کرالیں۔ ان حالات کو جانتے ہوئے بھی ہمیں کہتے ہیں کہ تم میڈیا اور ٹی وی کے خلاف بہت زیادہ چلاتے ہو، اس کے حرام ہونے کا کیا ثبوت ہے؟ ہمارے شیخ نے ہمیں سکھایا، فرمایا کہ ویسے تو بہت دلائل ہیں، ایک قرآن پاک کی آیت ایک حدیث پاک ٹی وی کو حرام کہنے کے لئے کافی ہے......

"قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم" (سورۃ النور آیت: ۳۰) ترجمہ: اے نبی ﷺ! ایمان والے مردوں سے کہہ دیں کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

"وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن" (سورۃ النور آیت: ۳۱) ترجمہ: اے نبی ﷺ! اپنی ایمان والی بیبیوں سے کہہ دیں کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی ﷺ! ایمان والے مردوں اور بیبیوں سے کہہ دیں کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور حضور ﷺ فرماتے ہیں: "زنا العین النظر" (صحیح بخاری (قدیمی) کتاب

الاستیذان ج ۲ ص ۹۲۳) کہ نظر بازی آنکھوں کا زنا ہے، چاہے مرد غیر محرم عورتوں کو دیکھے یا عورتیں نامحرم مردوں کو دیکھیں دونوں کا یہی حکم ہے'' (قلب سلیم کی علامات اور حصول کا طریقہ ص ۲۲،۲۳)

جز نمبر ۲: ''صرف یہ نہیں کہ آپ تصویر کھینچیں بلکہ دوسروں کا بھی دھیان رکھیں، کیا یہ کوئی فرض واجب ہے؟ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کا میں غلام، جن کے قدموں کی خاک ہوں، فرمایا کہ جب انسان ہر وقت گنجائش پر عمل کرنے لگتا ہے تو آخر میں گناہ کبیرہ میں گھس جاتا ہے......ایک بزرگ نے فرمایا کہ مجھے تو افسوس یہ ہے کہ اس وقت ہمارے جو دین دار گھرانے کہلاتے ہیں ان کی بچیوں کے فوٹو بھی آج کل فیس بک میں آئے ہوئے ہیں......کسی کا موبائل گم ہوگیا، اس موبائل کے اندر اس کی ماں بہن بہو بیٹیوں کی تصویریں تھیں، ان ظالموں نے اس کو نیٹ پر جاری کیا، چہرہ وہی خاتون کا تھا نیچے گندگی ڈال کر تصویر جاری کردی......ہم اس کو مذاق سمجھتے ہیں فرض تو تقویٰ ہے اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔''

(تصویرکشی اور میڈیا کی تباہ کاریاں ص ۱۵-۱۶)

۱۸۳۔ مفسر قرآن حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ خانقاہ مدنی اٹک فرماتے ہیں:

''......شروع شروع میں علماء کرام اور مشائخ گانے بجانے کے مخالف تھے مگر اب اکثر دینی رہنماؤں اور مشائخ کے گھروں میں...... ٹیلی ویژن جیسی مخرب اخلاق چیزیں موجود ہیں اور وہ ان پر فخر کرتے ہیں۔'' (ٹی وی چینل کے نقصانات غیر مطبوعہ ص ۱۰۴ از مفتی اعظم ہاشمی صاحب مدظلہ)

۱۸۴۔ امام الصرف والنحو شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ جامعہ مدنیہ جدید لاہور فرماتے ہیں:

جز نمبر ۱: ارشاد فرمایا ''میرے شیخ صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ (رحمہ اللہ تعالیٰ...... از ناقل) بڑے حضرات میں سے ہیں تو حضرت نے مجھے تصویر دیکھنے سے منع کر رکھا ہے، میں ایک مرتبہ حرم شریف سے نماز پڑھ کر آرہا تھا، ایک ڈبہ (ٹی وی وغیرہ......از ناقل) سے قاری عبدالباسط صاحب کی تلاوت ہو رہی تھی، ان کی تصویر بھی آرہی، اب دل میں خیال آیا کہ تصویر دیکھ لیں تو

دوسری طرف میرے شیخ کا فرمان یاد آیا تو میں بغیر دیکھے چلا گیا کہ ان شاء اللہ جنت میں زیارت کریں گے۔ پھر مزاحاً فرمایا کہ بابا غلام رسول بچپن کی تصویر سو بار بھی دیکھے اس کے دانت واپس نہیں آسکتے۔''

(ملفوطات حسنہ ص۱۰۳ ناشر مکتبۃ الحسن لاہور سنہ طبع ۱۴۳۸ھ مرتب شفیق الرحمٰن شجاع آبادی دامت برکاتہم)

جز نمبر۲: ''او بھائی! یہ کیمرہ کدھر لا رہے ہو؟ کیمرہ......تصویر تو نہیں بنا رہے؟ تصویر...... یہ بھی ایک فتنہ ہے، اس سے بچنا ہے......'' (خطبات حسن ص ۱۵۲ سنہ اشاعت اکتوبر ۲۰۱۱ء)

جز نمبر۳: کتاب ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں'' پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ''میرے حضرت ہیں جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث حضرت صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ (رحمہ اللہ تعالیٰ......از ناقل) بندے کا اپنے حضرت سے تقریباً تیس سال کے عرصہ سے اصلاحی تعلق ہے، اللہ تعالیٰ اس نیک تعلق کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ظاہر و باطن کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔ میرے حضرت نے مجھے منع کر رکھا ہے کہ جاندار کی تصویر بھی نہیں دیکھنی، اپنے حضرت کے اس مبارک فرمان پر عمل کرنے میں بڑی برکت دیکھی کیونکہ جب نہ کسی چیز کی تصویر دیکھیں گے نہ کوئی خیال دل میں آئے گا نہ کوئی پریشانی ہوگی، دل سکون سے بھرا رہے گا، پہلے مدرسے کا کارڈ بنوانے کے لئے تصویر بنواتے تو ایک کی بجائے تین تصویریں بنا دیتے تو گھر کے اندر کچھ زائد تصویریں رکھی ہوئی تھیں تو جب تصویر کی قباحت معلوم ہوئی تو ایک ایک کر کے سب زائد تصویروں کو پھاڑ دیا......تصویر صورت سے ہے، بلاضرورت تصویر سازی کے مشغلے سے ہر نیک عمل کی صورت رہ جاتی ہے اور روح خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اس لئے بلاضرورت اور شدید مجبوری کے اس قسم کے بے سود اور بے فائدہ مشغلے سے بچا جائے۔ اللہ جزائے خیر نصیب فرمائے حضرت مولانا فضل کریم صاحب کو جنہوں نے بڑی محبت اور محنت سے ڈیجیٹل تصویر کی حرمت کے بارے میں علماء ربانین اور کبار مفتیان کرام کی نیک آراء اور فتاویٰ جات کو جمع کر دیا ہے......''

(ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۴۴-۴۵ طبع سوم ۲۰۱۸ء)

۱۸۵۔ شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت

تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جز نمبر ۱: ''بعض لوگ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر میت کا منہ کھول کر اس کا فوٹو کھینچتے یا کھنچواتے ہیں تا کہ بطور یادگار اس کو رکھیں یادرکھئے تصویر کشی مطلقاً حرام ہے لہٰذا میت کا فوٹو لینا بھی حرام ہے فوٹو کھینچنے اور کھنچوانے والے دونوں گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔''

(احکام میت ص ۲۱۱ سنہ طبع ۲۰۱۲ء ناشر مکتبہ معارف القرآن کراچی)

جز نمبر ۲: ''آج کل اچھے اچھے دیندار لوگ بھی ریڈیو، ٹیلی ویژن گھروں میں رکھتے ہیں اور تاویلات یہ پیش کرتے ہیں کہ اس میں تلاوت اور دین کی باتیں بھی آتی ہیں، بعض کہتے ہیں کہ محلّہ میں دوسرے مکانوں میں بچے چلے جاتے ہیں، ان کی خوشنودی اور حفاظت کے لیے منگوایا ہے، یاد رکھو! یہ تصاویر دیکھنے والے جہنم کے ایک طبقے میں پھینک دیئے جائیں گے۔''

(خطبات عارفی ص ۲۷۲ سنہ طبع ۱۴۳۰ھ ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

جز نمبر ۳: ''......اصل رائج الوقت کبائر یہ ہیں جس گھر میں یہ چار چیزیں ہوں گی وہاں رحمت کے فرشتے موت کے وقت تو کیا کسی وقت بھی نہیں آتے ایک تصاویر، گانے بجانے کا سامان، دوسرے کتا، تیسرے ننگے سر والی عورت، چوتھے جنبی یعنی جس کو غسل کی حاجت ہو۔''

(خطبات عارفی ص ۱۷۱)

جز نمبر ۴: حضرت مولانا مفتی محمد الیاس صاحب مدظلہم جامعہ رحمانیہ کراچی لکھتے ہیں: ''حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ اسی بنا پر اپنے ایک وعظ میں ٹی وی (جو ڈیجیٹل تصاویر ہی کا آلہ ہے) کی مذمت میں فرماتے ہیں کہ ''یہ تصاویر دیکھنے اور رکھنے والے جہنم کے ایک طبقہ میں پھینک دیئے جائیں گے'' یہ وعظ شائع شدہ ہے۔'' (ماہنامہ الرحمانیہ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ کراچی)

۱۸۶۔ پیر طریقت حضرت صوفی حافظ محمد ابراہیم نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ خلیفۂ مجاز پیر ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ مہتمم جامعہ رقیہ للبنات ٹاؤن شپ لاہور فرماتے ہیں:

''لوگوں کا غلط حیلہ'' عنوان کے تحت فرماتے ہیں: ''اچھا! بعض مرتبہ یہ ہوتا ہے موبائل میں تصویر ہوتی ہے اس پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ جی! یہ تصویر نہیں ہے ایسا نہیں ہے، ویسا

نہیں ہے۔ میں تو بڑوں کی باتیں اپنے شیخ کی باتیں سن کے سنا دیتا ہوں، بس اتنا ہی میرا کام ہے اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں آتا...... دیکھیں! اب موبائل پر جو تصویر آ گئی آپ بالفرض کہتے ہیں کہ جی یہ تصویر کے حکم میں نہیں ہے، بول اسے تصویر رہے ہیں، لکھ اس کو پکچر رہے ہیں، کہتے ہیں کہ مجھے اپنی تصویر بھیجو، بول بھی تصویر رہے ہیں لکھ بھی تصویر رہے ہیں، پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم اسے تصویر نہیں مانتے، اچھا جی نہیں مانتے، ایک بات بتائیں اگر سامنے کسی نامحرم مرد کی تصویر ہے تو وہ نامحرم ہوگا یا نہیں؟ کسی عورت کے لئے کسی مرد کو جو سامنے نہیں موبائل کی اسکرین پر ہے دیکھنا کیسے جائز ہو جائے گا...... سوچیں جس چیز کو سامنے دیکھنا جائز نہیں اسکرین پر دیکھنا کیسے جائز ہو جائے گا؟ اس کی بھی کوئی دلیل لائیں، ہم بول تصویر رہے ہیں لکھ تصویر رہے ہیں فرینڈ کو میسج کرتے ہیں اپنی پکچر بھیجو اپنی تصویر بھیجو، میں نے اپنی تصویر اپلوڈ کر دی، بول اور لکھ تصویر رہے ہیں اور کہتے ہیں تصویر کے حکم میں نہیں ہے یہ حیلہ آپ کی سمجھ میں آتا ہوگا ابھی تک ہمیں سمجھ میں نہیں آیا۔''

(گلدستہ سنت ج ۵ ص ۱۳۴-۱۳۵ از افادات پیر طریقت حافظ محمد ابراہیم نقشبندی صاحب مدظلہ)

۱۸۷۔ عالم باعمل مؤلف کتب کثیرہ حضرت مولانا محمد روح اللہ نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ امام وخطیب مسجد بخاری سولجر بازار کراچی کا موقف:

جز نمبر ۱: ''ایک مسلم نوجوان کے اخلاق کے لئے یہ آلہ زہر قاتل سے کم نہیں، جہاں تلاوت، نماز کے لئے وقت نہیں وہاں اس فحاش آلہ کے ساتھ قیمتی وقت برباد کرنے میں مسلسل کئی گھنٹے لگا دیتا ہے، صد افسوس کہ فلم بینی، تصویر کشی، ویڈیو بنانے، گیمز پر وقت ضائع کرنے کے سوا اس کے پاس کوئی تعمیری کام ہی نہیں رہا...... موبائل فون سے بھی نت نئے مسائل نے جنم لیا مثلاً تصویر کشی......'' (ٹیلی فون اور موبائل فون کے شرعی احکام ص ۱۹ طباعت جنوری ۲۰۱۲ء ناشر دار الاشاعت کراچی)

جز نمبر ۲: ''مذہبی نقطۂ نظر سے تصویر رکھنا، کھینچنا، کھنچوانا وغیرہ بالکل حرام اور گناہ ہے جب کہ کیمرے والے موبائل فون کی بدولت یہ گناہ اس قدر عام ہو گیا ہے کہ بعض اوقات انسان نہ چاہتے ہوئے بھی اس میں ملوث ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے تصویر کھینچنا اور کھنچوانا ہر وقت ممکن نہ تھا بلکہ اگر

کسی اجنبی کی تصویر کھینچنی ہوتی تھی تو اس سے باقاعدہ اجازت لینی پڑتی تھی اور اس سے اجازت لئے بغیر اس کی تصویر بنالینا جرم تصور ہوتا تھا لیکن اب کیمرے والے موبائل فون نے یہ مشکل حل کر دی ہے، آپ کو معلوم بھی نہیں ہوگا اور آپ کی تصویر کھینچی جا چکی ہوگی۔'' (ایضاً ص ۳۷)

جز نمبر ۳: ''کیمرے والے موبائل کے ذریعہ تصویر کشی بظاہر بری طرح معاشرے میں سرایت کر رہی ہے...... بعض موبائل میں مووی بنانے کی سہولت بھی موجود ہے، مووی بنانا بلاشبہ گناہ کبیرہ ہے۔قابل رحم بات یہ ہے کہ موبائل سے تصویر کھینچنے اور مووی بنانے کو گناہ میں شمار نہیں کیا جا رہا...... تصویر سازی، تصویر کشی (فوٹو گرافی) اور تصویر کا استعمال شریعت نے حرام قرار دیا ہے'' (ایضاً ص ۴۴)

جز نمبر ۴: ''جاندار کی تصویر پر مشتمل میسجز دوسروں کو بھیجنا درست نہیں، یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جو گناہ لوگوں میں رواج پائے اور وباء کی طرح معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لے اسے گناہ کہنا ہی چھوڑ دیا جائے اور اس سے بچنے کی کوئی کوشش ہی نہ کی جائے، پھر بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی یہاں موبائل میں مووی بنانے کی سہولت بھی عذاب کی طرح مسلط ہے، یہ ایسی غیر اخلاقی حرکت ہے کہ اس کی جتنی مذمت بیان کی جائے کم ہے اور جو عوامل تصویر کی حرمت کے متعلق ہیں وہ مووی میں بھی مشترک ہیں، جو قباحتیں تصویر کھینچنے میں ہیں اس سے کہیں زیادہ برائیاں مووی بنانے میں ہیں، پھر قابل افسوس امر یہ ہے کہ سادہ لوح مسلمان نہ صرف اس غیر اسلامی رنگ کو اپنا رہے ہیں بلکہ اس کے متعلق شرع کا حکم معلوم کرنے کی چنداں ضرورت محسوس نہیں کرتے۔'' (ایضاً ص ۴۵)

جز نمبر ۵: ''تصویر کشی سے پرہیز کیجئے'' کا عنوان قائم فرما کر تحریر فرماتے ہیں: ''اس موقع پر ہم تصویر کشی کی ایک ایسی قسم کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں جس میں اچھے خاصے دیندار اور سنجیدہ لوگ بھی ملوث پائے جاتے ہیں وہ ہے اپنے اہل خانہ کی تصاویر بنانا۔شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے لمحات میں اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں خصوصاً خواتین کی تصاویر بنانا اور اپنے موبائل سیٹ میں محفوظ رکھنا ایک وباء کی شکل اختیار کر گیا ہے جس سے موبائل استعمال کرنے والے کم ہی لوگ محفوظ ہوتے ہیں۔ایسی تصاویر کے متعلق ہر وقت اس بات کا امکان رہتا ہے کہ وہ کسی اجنبی

(نامحرم) کے ہاتھ لگ جائیں۔ چونکہ تصویر میں ترمیم واضافہ کرنے اور انہیں بگاڑنے والے سافٹ ویئرز مارکیٹ میں نہ صرف کثرت کے ساتھ موجود ہیں بلکہ ان کا آزادانہ استعمال بھی ہو رہا ہے اس لئے اس بات کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جاسکتا کہ اگر یہ تصویریں کسی ناخدا ترس آدمی کے ہاتھ لگ گئیں تو ان کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرے۔'' (ایضاً ص ۸۲)

۱۸۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم العالیہ راولپنڈی ''موبائل فون کے متعلق احکام وآداب'' کے تحت فرماتے ہیں:

''آج کل بعض موبائل ایسے چل گئے ہیں جن میں تصویریں اخذ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور انہیں کیمرے والے موبائل کہا جاتا ہے، اکثر علماء کی تحقیق کے مطابق ان کیمروں کی تصاویر شرعاً تصاویر کا حکم رکھتی ہیں، اس لئے موبائل فون کے ذریعے سے جاندار چیز کی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا گناہ ہے......بعض علماء کی تحقیق کو بنیاد بنا کر بلاقید موبائل کیمرے کی تصویر کے مروجہ استعمال کو ہرگز بھی جائز نہیں کہا جاسکتا۔'' (ماہنامہ التبلیغ راولپنڈی اپریل ۲۰۰۷ء، حسن معاشرت ص ۱۰۸ بحوالہ ٹیلی فون اور موبائل کے شرعی احکام ص ۱۰۲)

۱۸۹۔ حضرت مولانا محمد یوسف صادق آبادی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں:

''موبائل فون اور کمپیوٹر کی تصویر کا بھی وہی حکم ہے جو عام کیمرے کی تصویر کا ہے، کمپیوٹر کا استعمال جائز ہے، سی ڈی کی تصویر دیکھنا جائز نہیں خواہ کسی عالم کی ہو۔ اکثر علماء کا فتویٰ یہی ہے کہ ہر قسم کی تصویر ناجائز ہے۔'' (ٹیلی فون اور موبائل کے شرعی احکام ص ۱۶۲)

۱۹۰۔ شیخ المبلغین وفنافی التبلیغ، عارف باللہ حضرت حاجی عبدالوہاب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ودیگر اکابرین دعوت وتبلیغ مدظلہم عالمی مرکز رائیونڈ پاکستان کا موقف:

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کے جنازہ سے قبل ذمہ دار حضرات کی جانب سے یہ اعلان کیا گیا کہ ''یہ جنازے کا موقع ہے، اس موقع پر بھی ہم تصویریں بنا بنا کر حضرت رحمہ اللہ کی روح مبارک کو اذیت دینے کا سبب بن رہے ہیں، ساری زندگی وہ جس بات سے منع کرتے رہے،

ہم انہی کے جنازے میں اُسی کام (موبائل سے تصویر سازی...... از ناقل) میں مشغول نظر آرہے......!!'' (مجلّہ صفدر ص ۷ شمارہ ۹۴ دسمبر ۲۰۱۸ء)

۱۹۱۔ تبلیغی مرکز رائے ونڈ کے مشہور ومعروف بزرگ استاذ العلماء عالم باعمل حضرت مولانا مفتی جمیل صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

۲۰۱۸ء اسلام آباد کے سالانہ تبلیغی اجتماع کے موقع پر جیسے ہی بیان کے لئے تشریف فرما ہوئے کچھ لوگوں نے موبائل سے تصویریں بنانا شروع کردیں تو حضرت نے فرمایا:

''قابل احترام بزرگو بھائیو عزیزو! ادھر ایک نے تصویر لی...... وہ بھی تصویر لے رہا......ادھر بھی موبائل......میری طرف سے قطعاً اجازت نہیں، اس کو ابھی ختم کردو ورنہ میں بددعا کردوں گا، ابھی ختم کردو، جس نے لی ہے اس کو مٹادو، جس کے موبائل میں پہلے کی لی ہوئی ہے ہماری گذارش ہے وہ بھی مٹادو، پہلے مٹاؤ اتنی دیر میں چپ بیٹھا ہوں...... جو جی میں آیا وہ کرنے لگ گئے ''اشد الناس عذاب یوم القیامة المصورون'' اگر یہ تصویر اسی میں اللہ کے ہاں شامل ہوگئی پھر سخت ترین عذاب کے لئے تیار ہوجاؤ......اپنے جی چاہی پہ چلنا دین نہیں ہے بس......جی چاہی پہ چلنا دین نہیں ہے......جی چاہی پہ چلنا دین نہیں، جی چاہی کو رب چاہی کے لئے چھوڑ دینا، یہ دین ہے۔'' (اسلام آباد اجتماع ۲۰۱۸ء ۲۸ اپریل بروز ہفتہ مغرب کا بیان)

۱۹۲۔ مشہور تبلیغی بزرگ حضرت مولانا محمد سعد کاندھلوی صاحب دامت برکاتہم امیر عالمی تبلیغی مرکز نظام الدین نئی دہلی بنگلہ والی مسجد فرماتے ہیں:

''ہمارے ماحول میں اور ہماری مسجد میں لوگ تصویریں لیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ آج ہم سب استدراج میں مبتلا ہیں......استدراج کا مطلب یہ ہے کہ گمراہی پر ہونا اپنے آپ کو افضل سمجھتے ہوئے......جن علماء نے مشتبہ چیزوں کے جواز کا فتویٰ دیا...... یا مشتبہ چیزوں کے بارے تساہل برتا یا سکوت اختیار کیا......وہ سب اس گناہ کے پھیلنے کے ذمہ دار ہیں، چونکہ جس چیز سے فحش کے پھیلنے کا اندیشہ ہو، اس چیز کے بارے میں جواز کا فتویٰ دینا یا سکوت اختیار کرنا یہ فحش

کے بڑھانے اور پھیلانے میں مدد کرنا ہے، کسی ایسے گناہ میں مددگار بننا اپنے گناہ سے زیادہ بڑا گناہ ہے، مجھے بڑا غم ہے آج، سچی بات ہے مجھے بڑا غم ہے ہمارے ماحول میں لوگ تصویریں لیں، کیا باقی رہ گیا ہے؟ کہاں اللہ کا ڈر رہ گیا ہے؟؟ میرے نزدیک ان علماء سے اللہ پوچھے گا اور حساب لے گا جنہوں نے تصویر کے بارے میں تاویلات کا سہارا لے کر جواز کا فتویٰ دیا ہے......ایسی چیزوں کے جواز کا فتویٰ دینا تو بالکل ہی باطل ہے، بالکل باطل ہے، بالکل باطل ہے......جس کے ہاتھوں میں دیکھو کیمرے والا موبائل ہے، میں تو حیران ہوں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟

''دیکھو بھئی بات سنو! حرام کی بنیاد ٹیکنالوجی نہیں ہے، حلت وحرمت کی بنیاد ٹیکنالوجی نہیں ہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا امر حلت وحرمت کی بنیاد ہے ورنہ باطل اپنے آلات کی مختلف شکلیں بدل بدل کر تمہیں دے گا کہ وہ حرام تھا یہ حلال ہے......امت اپنے اعمال ضائع کر رہی ہے......حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''مصالح کو پیسو تا کہ حکم پورا ہو'' جو لوگ علماء ومشائخ کی تصویریں رکھتے ہیں وہ اس عمل کے ذریعے حرام کام میں مبتلا ہیں......اگر باطل کا باطل ہونا دینی کام کرنے والوں پر نہیں کھلتا تو سب دھوکے میں ہیں جو حق وباطل میں تمیز نہ کر سکے وہ ہدایت پر ہے ہی نہیں، یہ اس زمانے کا ایسا فتنہ ہے کہ جس کو لوگ فتنہ ہی نہیں سمجھتے۔''

(مجلّہ صفدر شمارہ نمبر ۶۴ ص ۱۷ تا ۱۹، جون ۲۰۱۶ء)

۱۹۳۔ عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سید صدیق احمد باندوی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف:

حضرت مفتی محمد سلمان صاحب مدظلہم منصور پوری صاحب فرماتے ہیں: ''۱۴۱۶ھ میں حضرت اقدس مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی نور اللہ مرقدہ نے جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد میں منعقد ایک عمومی جلسہ میں فرمایا آج گھر گھر لعنت کے اسباب پائے جاتے ہیں، تصویریں ہیں، ٹیلی ویژن ہیں (گانے، ٹی وی، کیبل، ڈش وغیرہ) ناپاکی اور گندگی ہے، لوگ ہمیں اپنے اپنے گھروں پر دعا کے لئے بلاتے ہیں اور ہم ان کے لئے سچے دل سے دعا بھی کرتے ہیں لیکن ہماری دعائیں ان کے حق میں قبول نہیں ہوتیں اس لئے کہ فرشتے دور سے کھڑے کھڑے ان پر لعنت بھیجتے

رہتے ہیں......‘‘ (ماہنامہ ندائے شاہی نومبر ۱۹۹۵ء بحوالہ ٹی وی چینلز کے نقصانات ص ۱۸۵)

۱۹۴۔ پیر طریقت، ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمود الحسن شاہ مسعودی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا موقف:

حضرت کو ڈیجیٹل تصویر کے متعلق خط لکھا تو حضرت نے اپنے خادم مولانا محمد شعیب صاحب مدظلہ (0301-5235259) سے فرمایا کہ مصروفیت واسفار کی وجہ سے تحریری کام کو وقت دینا مشکل ہوجاتا ہے، بتادیں کہ میری طرف سے یہ عبارت لکھ لیں:

جز نمبر ا: ’’ڈیجیٹل تصویر کے متعلق میرا وہی مؤقف ہے جو حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب، حضرت مفتی نجم الحسن امروہوی صاحب، حضرت ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہم کا ہے۔‘‘

(۲۷ جولائی ۲۰۱۸ء بوقت تقریباً ساڑھے دس بجے رات)

جز نمبر ۲: ’’چنانچہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہے، منکرِ عظیم ہے اور اگر ہم بتانا بھی چھوڑ دیں یہ سمجھانا بھی چھوڑ دیں، گناہ کا گناہ ہونا بتانا بھی اگر ہم چھوڑ دیں، خاموش ہوجائیں تو اللہ کا عمومی عذاب آئے گا۔‘‘ (آڈیو کلپ ۲۴ سیکنڈ کا ’’رابطہ نمبر ۵۸۱۶۹۵۵-۰۳۰۰‘‘ مفتاح للخیر)

۱۹۵۔ قدوۃ السالکین شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب الرحمٰن سومرو صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز قائد اہلسنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ حسینیہ جہان سومرو سندھ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

’’کیمرے سے یا موبائل سے ذی روح کی تصویریں بنانا اور ایک دوسرے کو بھیجنا حرام ہے، تصویر جو ہاتھ سے بنائے یا عکس ہو جو محفوظ کیا گیا ہو دونوں حرام ہیں اور ایک حکم میں ہیں۔ کتنے بڑے لوگوں کی، صالحین علماء کی تصاویر ہوں غیر محترم ہیں اس کو ضائع کرنا لازم ہے...... البتہ اہانت، ادب کے خلاف ہے کوئی تصویر چومنے چاٹنے کے قابل نہیں۔ یہ دلیل دینا کہ تقاریر وغیرہ سے فائدہ ہوتا ہے اس کے لئے آڈیو کافی ہے ویڈیو ضروری نہیں اگر اس کو ضروری تسلیم کرلیا جائے تو عورت کو بیان سننے کے وقت مبلغ کو دیکھنا ضروری ہوجائے گا ولا قائل بہ احد۔ میڈیا اس دور کا

سب سے بڑا فتنہ اور جھوٹ کا مجموعہ ہے، تبلیغی جماعت کے کام اور طرزِ عمل کو دیکھ لیں (جو تصویری میڈیا کے بغیر پوری دنیا میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ کامیاب طور پر سرانجام دے رہے ہیں" (اللّٰھم بارک لھم......از ناقل)

"جس کمرے میں ویڈیو یا ٹیلی ویژن وغیرہ تصاویر والا پروگرام چل رہا ہو اس دوران نماز اور صرف بیٹھنا بھی جائز نہیں البتہ اگر بند ہو تو یہ صرف آلات ہیں اس لئے گنجائش ہے اس لئے کہ خیر و شر استعمال سے ہے نفسِ آلات سے نہیں، استعمال کے وقت رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں......"

کتبہ حبیب الرحمٰن

خادم جامعہ مظہریہ حسینیہ جہان سومرو ۲/ ۹/ ۲۰۱۸ء

نوٹ: تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۱۹۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق احمد بستوی قاسمی مدظلہم فاضل دارالعلوم دیوبند وخلیفہ مجاز حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جز نمبر ۱: "...... جہاں تک تصویر دیکھنے کی بات ہے تو اگر وہ غیر محرم کی تصویر ہے تو یہ بدنظری کا پہلا زینہ ہے یہیں سے بدنظری شروع ہوتی ہے اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ بدنظری کا گناہ اتنا منحوس گناہ ہے کہ ایک بار اگر ہو جائے تو چہرے سے صلحاء کا نور ختم ہو جاتا ہے......لہٰذا تصویر دیکھتے دیکھتے نفس جسارت کرتا ہے اور چلتی پھرتی تصویریں یعنی ٹیلی ویژن اور وی سی آر دیکھنے پر آمادہ کر دیتا ہے اور پھر ترقی کر کے گھر سے باہر کوچہ و بازار میں چلتے پھرتے غیر محرموں کو دیکھنا شروع کر دیتا ہے بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ بدنظری کی نحوست کبھی زنا پر جا کر ختم ہوتی ہے......"

(اصلاح النبوت ص ۴۱۵ ناشر مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ کراچی)

جز نمبر ۲: تصویر کی حرمت پر حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت کے فرشتے کتے یا تصویر کی موجودگی میں گھر میں نہیں آتے، اب آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ

جس گھر میں شب وروز ٹی وی اور وی سی آر کا ماحول رہتا ہے اور تصویروں کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے اس کا کیا حال ہوگا؟'' (اصلاح البیوت ص۴۲۴-۴۲۵)

جز نمبر۳: ''ایسے پردوں اور وال پیپروں کے استعمال سے بچنا چاہئے جن میں تصویریں ہوں۔'' (اصلاح البیوت ص۴۲۹)

۱۹۷۔ شیخ الحدیث استاذ العلماء محقق ومدقق حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبد الحلیم چشتی صاحب مدظلہ العالی فاضل دیوبند/ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نے اس کتاب ''اصلاح البیوت'' پر تقریظ لکھی ہے۔(ملاحظہ فرمائیں کتاب اصلاح البیوت)

☆ شیخ الحدیث حضرت مفتی نظام الدین شامزئی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کتاب ''اصلاح البیوت'' کی تعریف فرمائی ہے۔

(اصلاح البیوت ترتیب وتشکیل مولانا شفیق احمد خان بستوی ناشر مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ کراچی)

۱۹۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر محمد اسجد قاسمی ندوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ خلیفۂ مجاز شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ مہتمم جامعہ عربیہ امدادیہ مرادآباد فرماتے ہیں:

''......ٹی وی اور ڈش کے نقصانات'' عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''سب سے بڑا نقصان ٹی وی اور ڈش کا یہ ہے کہ وہ مردوں کی غیرت کو ختم کر دیتا ہے، غیرت وہ امتیازی وصف محمود ہے جو اللہ ایک بندۂ مؤمن میں راسخ دیکھنا چاہتا ہے، ٹی وی وغیرہ کے ذریعہ انسان کی غیرت ختم ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ دیوثیت آجاتی ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بے غیرت و دیوث آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا، جنت اس کے لئے حرام ہے، ٹی وی اور ڈش کے فحش وعریاں پروگراموں، تصاویر ومناظر کو دیکھ کر غیرت وحمیت کا دامن تار تار ہو جاتا ہے۔'' (اصلاح معاشرہ اور تعمیر سیرت واخلاق ص۱۴ طبع سوم ربیع الاول ۱۴۳۷ھ، جنوری ۲۰۱۶ء ناشر مرکز الکوثر التعلیمی والخیری مرادآباد)

۱۹۹۔ استاذ الاساتذہ والمحدثین حضرت مولانا علامہ محمد اسحاق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ شاگردِ رشید فقیہ العصر علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتوی:

’’یہاں ایک ضروری بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض ممالک عرب کے علماء یہ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں مشین کے ذریعہ عکسی فوٹو کھینچتے ہیں وہ جائز ہے کیونکہ حدیث میں جس تصویر کی ممانعت ہے وہ ایسی تصویر ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے، وہ مٹی، پتھر اور لکڑی سے بنائی جاتی ہے، عکسی فوٹو کی عبادت نہیں کی جاتی لہٰذا وہ ناجائز نہیں لیکن ان کی یہ بات حدیث کی روشنی میں بالکل غلط ہے کیونکہ فوٹو کی ممانعت صرف عبادتِ اصنام کی وجہ سے نہیں بلکہ ’’تشبیہ بخلق اللّٰہ‘‘ اس کی علت ہے اور ’’احیوا ما خلقتم‘‘ بھی اس کی مشیر ہے اور یہ ہر قسم کے فوٹو کے لئے عام ہے لہٰذا ہر قسم کی تصویر ناجائز ہوگی خواہ ہاتھ کے ذریعہ مٹی، پتھر سے بنائی جائے یا مشین کے ذریعہ بطور عکس کھینچی جائے۔‘‘ (درسِ مشکوٰۃ جدید ج ۲ ص ۴۶۱-۴۶۲ سنہ طبع ۲۰۱۱ء ناشر مکتبہ عثمانیہ راولپنڈی)

۲۰۰۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی حسین احمد پالن پوری صاحب دامت برکاتہم فاضل دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

’’تصویر سازی اسلام نے مطلقاً حرام کر دی اور کیمرے کا فوٹو بھی اسی ذیل میں آتا ہے......‘‘ پھر فرماتے ہیں ’’تفصیل ’’تحفۃ اللمعی‘‘ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں‘‘

(تحفۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۱۰ ص ۶۱۴ از افادات محدث دارالعلوم دیوبند مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب مدظلہم، ترتیب مفتی حسین احمد صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند ناشر زمزم پبلشرز کراچی طبع جنوری ۲۰۱۵ء)

۲۰۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عطاء المنعم رحمۃ اللہ علیہ استاذ الحدیث جامعہ جمیر ارحیم یار خان شاگرد رشید مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

’’کیمرے، ٹی وی، ویڈیو اور کمپیوٹر کی تصویر کا حکم‘‘ کا عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ’’جمہور اہل فتوی کا فتوی اس کے عدم جواز کا ہے...... ٹی وی، ویڈیو اور کمپیوٹر کی تصویر کے بارے میں جمہور اہل فتویٰ کا فتویٰ عدم جواز کا ہے...... آج کل ٹی وی کے جتنے بھی چینل ہیں، ان میں ہمارے علم کے مطابق ایک بھی ایسا نہیں جس میں کوئی شرعی قباحت نہ پائی جاتی ہو، غیر محرم کی تصویر سے تو کوئی چینل خالی نہیں اس لئے بہرحال بالاتفاق ناجائز ہیں۔‘‘

(عطاء الباری شرح بخاری ج ۲ ص ۵۲۸ کتاب التصاویر ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان طبع محرم ۱۴۳۹ھ)

۲۰۲۔ حضرت مولانا مفتی عمر فاروق صاحب دامت برکاتہم العالیہ استاذ الحدیث جامعہ عائشہ رضی اللہ عنہا للبنات کراچی فرماتے ہیں:

جز نمبر ۱: ’’تصویر کشی صرف اسی کا نام نہیں کہ قلم یا پنسل سے تصویر بنائی جائے یا پتھر وغیرہ کا بت تراشا جائے بلکہ وہ تمام صورتیں تصویر کشی میں داخل ہیں جن کے ذریعے تصویریں بنتی ہیں خواہ وہ آلات قدیمہ کے ذریعے سے ہوں یا آلاتِ جدیدہ فوٹو گرافی اور طباعت اور ویڈیو وغیرہ سے ہوں، ویڈیو کے بارے میں بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ تصویر نہیں کیونکہ اس کی ٹیپ میں تو صرف لہریں محفوظ ہیں تصویر بذات خود نہیں ہوتی اور جب اس آلہ کو یعنی Player سے چلاتے ہیں تو ٹی وی کی اسکرین پر عکس آتا ہے جو گزر جاتا ہے، ان لوگوں کی یہ بات غلط ہے کیونکہ کسی چیز کا عکس (مثلاً آئینہ میں) وہ ہوتا ہے کہ جب وہ چیز (ذوالعکس/ ناقل) سامنے سے ہٹ جائے تو وہ عکس جاتا رہتا ہے محفوظ نہیں رہتا جب کہ ویڈیو میں عکس کو لہروں کی شکل میں محفوظ کر لیا جاتا ہے اور جتنی دیر کے لئے چاہا جائے اس کی تصویر سامنے لائی جاسکتی ہے حالانکہ وہ چیز جس کی تصویر ہے وہ سامنے موجود بھی نہیں ہوتی لہٰذا ویڈیو بنانے پر تصویر کشی کے احکام جاری ہوں گے جیسے قلم سے تصویر بنانا ناجائز ہے ایسے ہی فوٹو سے تصویر بنانا، پریس پر چھاپنا یا سانچہ اور مشین وغیرہ میں ڈھالنا اور ویڈیو بنانا یہ بھی ناجائز ہے (کیمرے والے موبائل کا بھی یہی حکم ہے)‘‘ (فتاوی رحیمیہ ج ۱۰ ص ۱۴۷-۱۵۱ بحوالہ آسان فقہی مسائل ص ۴۶۹-۴۷۰ سنہ طبع نومبر ۲۰۱۵ء ناشر مکتبہ بیت العلم کراچی)

نوٹ: عبارت میں بین القوسین الفاظ بھی آسان فقہی مسائل میں موجود ہیں، ہم نے اپنی طرف سے نہیں لکھے، جہاں لکھا وہاں ’’از ناقل‘‘ لکھ کر وضاحت کر دی ہے۔

جز نمبر ۲: ’’فلم اور ویڈیو فلم کے ذریعے حج اور دیگر عبادات کی انسانی تصویر کے ساتھ تعلیم دینا ناجائز ہے اسی طرح کسی کے درس کی ویڈیو فلم بنانا اور دیکھنا بھی جائز نہیں ہے۔‘‘

(آسان فقہی مسائل ص ۴۷۴)

۲۰۳۔ حضرت مولانا مفتی بشارت الٰہی صاحب دامت برکاتہم فاضل و متخصص جامعۃ العلوم

الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نے کتاب ''آسان فقہی مسائل'' کی تخریج ونظر ثانی کی ہے۔

۲۰۴۔ بین الاقوامی معروف شخصیت حضرت مولانا مسعود اظہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ مدیر 'ہفت روزہ القلم'' لکھتے ہیں:

''......آج کل موبائل فون کا جس قدر غلط، فضول اور حرام استعمال ہو رہا ہے تو اگر کسی کا ایک سیٹ اور سم ہی نامۂ اعمال میں رکھ دی جائے تو (نعوذ باللہ) بربادی کے لئے کافی ہو جائے، میں اکثر عرض کرتا ہوں کہ امریکا اور یورپ مجاہدین کو شکست نہیں دے سکتے......مجاہدین کو موبائل فون، کمپیوٹر اور ٹی وی شکست دیتے ہیں......مجاہدین کی باہم نا اتفاقی، ذاتی عزت کا شوق، اجتماعی اموال میں بے احتیاطی اور زبان کا غلط استعمال ان کو پستیوں میں ڈال دیتا ہے......کیمرے والے موبائل سے بے دھڑک اپنے چھوٹے بچوں اور بچیوں کی تصویریں ہر کوئی بنا رہا ہے......اللہ کے بندو! اپنی بیٹی کو بھی کوئی کیمرے کے سامنے لاتا ہے؟ کیا غیرت کا ایسا جنازہ نکل گیا ہے کہ معصوم بچے اور بچیاں تک تصویروں کی زد میں ہیں......ظالموں نے ایک کوشش کی اور وہ اس میں کامیاب جا رہے ہیں کہ گناہ کا احساس اور خوف مسلمانوں کے دل سے نکل جائے...... پہلے بھی مسلمان گناہگار تھے مگر وہ احساس رکھتے تھے کہ یہ کام گناہ کا ہے چنانچہ روتے بھی تھے، توبہ استغفار بھی کرتے تھے اور اپنی اصلاح کی فکر اور دعا بھی کرتے تھے......مگر اب نہ ٹی وی گناہ، نہ ویڈیو گناہ، نہ کیمرہ گناہ، نہ بے پردگی گناہ......اور نہ فلم بازی اور تصویر سازی گناہ......انا للّٰہ وانا الیہ راجعون......''

(رنگ ونور ج۴ص۲۵۴/ تاریخ اشاعت مضمون ھذا ۱۶ شوال ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۸ء شمارہ ۱۶۹)

۲۰۵۔ حضرت مولانا مدثر جمال تونسوی صاحب مدظلہم معروف قلمکار و مضمون نگار لکھتے ہیں:

جز نمبر ا: ''......خصوصاً نوجوان فضلاء جن کے ہاتھوں میں ٹچ اسکرین موبائل اور فیس بک کے اکاؤنٹس ہیں ان کی توجہ اس طرف دلانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ تصویر سازی اور فضول تصویر بازی سے دور رہیں جس کی وباء اتنی عام ہو چلی ہے کہ الامان! محدث العصر مولانا سید یوسف بنوری

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آج اسی مصوری (تصویرسازی) کی وجہ سے حسن و جمال کی نمائش ہوتی ہے اوراسی تصویرسازی کی وجہ سے بے حیا قوموں کی عورتوں کے عریاں فوٹو، بداخلاقی، بداطواری اورخدافراموشی زندگی کا ذریعہ بن چکے ہیں، یہی لعنت شہوانی وحیوانی جذبات بھڑکانے کا سبب ہے، اسی لعنت کی وجہ سے کتنے معصوموں کا خون بہہ رہاہےاور کتنی جانیں تلف ہورہی ہیں اورخودکشی کی کتنی وارداتیں ہورہی ہیں۔(بصائروعبر)''

(ہفت روزہ ''القلم'' شمارہ نمبر۵۴۲، ۲۰تا۲۷رجب ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۹اپریل تا۵مئی ۲۰۱۶ء)

جزنمبر۲: ''تصویرکشی کاالمیہ'' عنوان قائم فرماکرلکھتے ہیں: ''جب کوئی گناہ عام ہوجائے تواس کی نفرت دلوں سے نکل جاتی ہےاور جب کسی گناہ کی نفرت دل سے نکل جائے توکسی کواس گناہ میں مبتلا کرنے کے لئے شیطان کوزیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی اور جب اس گناہ کی نفرت بھی دل میں نہیں ہوتی توتوبہ کی توفیق مشکل ہوجاتی ہے،تصویرکشی کا بھی یہی معاملہ ہے کہ جاندارکی تصویر بنانا چاہے کسی بھی آلہ (چھنی، ہتھوڑی، قلم، کیمرہ) سے ہوحرام ہےلیکن آج کل دین دارلوگ بھی کئی حیلہ سازیوں سے قابل نکیرحدتک اس گناہ میں مبتلا ہورہے ہیں جونہایت ہی افسوس ناک ہےاورعلمی منصب وشان کے خلاف ہے۔آیئے حدیث کی روشنی میں تصویرکشی کا جائزہ لیتے ہیں......اللہ تعالیٰ کاشکرہے کہ اس گناہ دن بہ دن پھیلتی دلدل کے باوجودعرب وعجم اور ہندوپاک کے متعدداہل علم وقتاً فوقتاًاس حساس اوراہم موضوع پرجھنجھوڑتے رہتے ہیں،ایسی ہی ایک تحریرجامعہ امام انورشاہ کشمیری دیوبندکےاستاذنےقلم بندکی ہے......لکھتے ہیں: ''امت مسلمہ آج جن حرام اعمال میں مبتلاہےان میں سے ایک ''تصویرکشی'' بھی ہے،اس بدترین شوق نے امت مسلمہ کی روحانیت پرزبردست بمباریاں کی ہیں آں قدرایں قدرکوچھوڑیئے،عظیم ترین علمی ہستیاں بھی اس ''عمل قبیح'' میں بری طرح ملوث ہیں بلکہ سچ کہیئےتوعلماءکی وجہ سےتصویرکشی کا گناہ عوام کی نظرمیں اب گناہ بھی نہیں رہا، لوگ دھڑلے سے فوٹوکھنچوارہے ہیں،تصویریں کھنچواتے وقت وہ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ کس مقام پر یہ عمل انجام پارہاہے؟ خانقاہیں تک محفوظ نہیں بڑے بڑے ''شیوخ حرم'' فوٹواتروارہے ہیں،سیلفی

لے رہے ہیں۔ مدرسے بھی پاک نہیں حتیٰ کہ مسجدوں کو بھی بندگان خدا نے نہیں چھوڑا......عوام کی اصلاح کیونکر ہوگی جب دینی جلسے جلوس بھی اس کے بغیر مکمل نہیں ہوتے، مجھے یہ سب دیکھ کر بڑی کڑھن ہوتی ہے......کسی کا سفر حرمین شریفین دیکھ کر ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑتے ہیں اور دل سے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ! بے کس پر بھی نظر کرم فرما۔ محبت وعقیدت کا تقاضا یہ ہے کہ محبّ جب محبوب حقیقی کے دربار میں جائے تو عجز وانکساری سے جائے، دلوں میں موجزن اپنے جذبات عشق کا کھل کر مظاہرہ کرے......لیکن حالیہ برسوں میں زائرین حرمین شریفین خواہ وہ عمرہ کرنے والے ہوں یا حج کرنے والے، ان کے تقدس وحرمت کا کوئی پاس ولحاظ نہیں رکھ رہے ہیں نہ جانے کیوں ان کے دل ودماغ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہم سب سے متبرک اور مقدس مقام میں کھڑے ہیں؟ حرم مکی جس کا ذکر قرآن میں ہے جس کا گوشہ گوشہ لائق احترام ہے بیت اللہ جس کو اللہ نے اپنا پہلا گھر بتایا اس کے سامنے کھڑے ہو کر مختلف زاویئے سے پوز دے کر تصویریں بناتے ہیں کمال تعجب یہ ہے کہ عوام وخواص مرد وعورت جوان بوڑھے سب ہی اس وبا میں مبتلا نظر آتے ہیں بیت اللہ کے طواف کے ہر چکر میں سیلفی لیتے ہیں، صفا ومروہ کی سعی کے درمیان ویڈیو گرافی کرتے پھرتے ہیں پھر ان تصاویر اور ویڈیوز کو فیس بک، واٹس ایپ، ٹویٹر، انسٹگرام اور دیگر سوشل میڈیا پر شیئر کرتے ہیں کیا یہی بیت اللہ اور مسجد حرام کی حرمت وعظمت ہے؟ کیا اللہ کو ایسی ہی عبادت پسند ہے؟ کیا تصویر اور ویڈیو گرافی بھی عمرہ یا حج کا ایک رکن ہے؟ بیت اللہ کو تاکتے رہنا بھی ثواب ہے لیکن لباس احرام میں بھی لوگ بیت اللہ کے سامنے بیٹھ کر بیت اللہ کو دیکھنے کی بجائے فیس بک واٹس ایپ چلانے میں، گپ شپ کرنے میں یا گیمز کھیلنے میں مصروف رہتے ہیں کیا یہ حرم شریف اور کعبہ کے تقدس کو مجروح کرنے والا اور عند اللہ قابلِ گرفت عمل نہیں ہے؟'' (ہفت روزہ القلم شمارہ ۵۸۹)

۲۰۶۔ عالم باعمل شیخ الحدیث حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب مدظلہم ابن شیخ الحدیث صوفی سرور صاحب رحمہ اللہ مدیر ماہنامہ علم وعمل ومہتمم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور فرماتے ہیں:

جز نمبر ا: ''اسکرین سیور پر جاندار کی تصویر نہ رکھیئے اس سے برکت ختم ہوسکتی ہے......کسی جاندار

کی تصویریں نہ کھینچیں اور نہ ہی ویڈیو کے چکروں میں پڑیئے، بعض لوگ مستند علماء کے حوالہ سے خوب ویڈیو دیکھتے اور بناتے ہیں اس سلسلہ میں ایک مثال یاد رکھئے! کہ دوگلاسوں کا پانی ایک جیسا ہے مگر ایک معتبر شخص نے کہہ دیا کہ ان دوگلاسوں میں سے کسی ایک میں زہر ملا ہوا ہے لیکن دوسری طرف بتانے والا مستند عالم ہے کہ اس گلاس میں پانی ہے۔ اب بتایئے! کہ آپ احتیاطاً ان دو گلاسوں کا پانی پینا چھوڑ دیں گے یا نہیں؟ یقیناً آپ ان دوگلاسوں کا پانی نہیں پئیں گے تو پھر تصویر والے مسئلہ میں احتیاط کیوں نہیں کی جاتی؟...... بعض لوگ بلا اجازت دوسروں کی تصویر یا ویڈیو بنا لیتے ہیں یہ دہرا جرم ہے۔'' (ماہنامہ علم وعمل ص۱۶ شمارہ ۱۱ستمبر ۲۰۱۲ء جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور)

جز نمبر۲: ''ہمارے بہت سارے مسلمان بھائی حرمین شریفین میں کس قدر تصاویر، موویز اور سلفیاں بنانے میں مبتلا ہیں، کیا یہ شرک اصغر اور دکھاوے کی ماڈرن صورت نہیں؟...... ازراہِ کرم حرمین شریفین میں تصویریں بنانے اور سلفیاں بنا کر دوسروں کو بھیجنے و بتانے سے اپنے اخلاص کو ختم نہ کیجئے...... آج کل ہو یہ رہا ہے کہ بیت اللہ شریف کے پاس کھڑے ہیں اور سلفیاں بنا کر گھر بھیجی جا رہی ہیں، احرام کی حالت میں اپنی یا اپنی فیملی کی تصویریں گھر بھیجی جا رہی ہیں، یہ جدید طرز کا دکھلاوہ اور شرک اصغر ہے......'' (ماہنامہ علم وعمل ص۳۳ شمارہ ۱۵۴ جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور)

جز نمبر۳: ''سفر عمرہ میں پائی جانے والی کوتاہیاں'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''حرمین شریفین کی ویڈیو بنائی جاتی ہے خصوصاً روضۂ اقدس کے پاس تصویریں کھینچی جاتی ہیں، اپنی فیملیوں اور دوستوں کی ویڈیو بنائی جارہی ہیں۔ بھائیو، دوستو اور ماؤں بہنو! یہ سیر گاہ نہیں ہے بلکہ یہ ادب گاہ ہے، حرم مکہ ہو یا مدینہ منورہ' احترام کی بہرحال ضرورت ہے۔'' (ماہنامہ علم وعمل ص۲۹ شمارہ نمبر۱۴۸ فروری ۲۰۱۶ء)

جز نمبر۴: ''تصویر کی حرمت عام ہے، ذی روح کی تصویر متحرک ہو یا ساکن، چھوٹی ہو یا بڑی کھینچنا کھنچوانا، دیکھنا دکھانا سب حرام ہے، اس کی مزید تفصیل دیکھنی ہو تو احقر کی لکھی ہوئی شرح زاد الطالبین جو ''ارشاد الطالبین'' کے نام سے موسوم ہے کے صفحہ ۱۷۶ تا ۱۸۳ پر دیکھ لی جائے یا کتاب الزواجر ہی کو دیکھ لیا جائے۔'' (زواجر ص۴۹ تا ۵۳ ج۲)

(کتاب الزواجر علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ اردو ترجمہ ''کبیرہ گناہ قرآن وحدیث کی روشنی میں'' ازمولانا عتیق الرحمٰن صاحب مدظلہ ص۱۴۲ سنہ طبع جون ۲۰۱۳ء ناشر مکتبہ ابوبکر عبداللہ)

ایک حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں: ''مثلاً جس نے ٹی وی ایجاد کیا اس کا گناہ جب تک ٹی وی دیکھا جاتا رہے گا اسی موجد کو ہوگا، اسی طرح ہر برا کام جس نے شروع کروایا جب تک کہ وہ باقی رہے گا اس کا گناہ اس کو ملے گا اگرچہ موجد مر چکا ہو بغیر اس کے کہ کرنے والوں کا گناہ کم ہو۔'' (زواجر ص۱۵ ج۲)

جز نمبر ۵: ''خلاصۂ کلام یہ نکلا کہ ہر قسم کی تصویر بنانا یا دیکھنا حرام ہے خواہ وہ تصویر متحرک ہو یا نہ، ٹیلی ویژن پر ہو یا اخبار پر، وی سی آر پر ہو یا گندے رسالوں پر، خواہ فون کے ساتھ دیکھی جانے والی ہو، حاجیوں کی ہو یا ماں باپ کی، پیر کی ہو یا استاد کی، الغرض بلاضرورت شدیدہ یہ سب صورتیں حرام ہیں، مزید اس کی مکمل تفصیل اور مختلف مفتیوں کے فتاویٰ اگر دیکھنے ہوں تو افضال احمد صاحب کی ترتیب شدہ ایک کتاب ہے جس کا نام ہے ''ٹی وی اور ویڈیو کے شرعی احکام'' اس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔'' (ارشاد الطالبین شرح اردو زاد الطالبین ص۱۸۲ ناشر البیان اردو بازار لاہور طبع ۲۰۱۰ء)

۲۰۷۔ شیخ الحدیث یادگارِ اسلاف حضرت مولانا صوفی سرور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بانی جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور، شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا موقف:

جز نمبر ۱: مولانا عتیق الرحمٰن صاحب مدظلہم جن کا موقف اوپر گزرا، ان کی کتاب ''ارشاد الطالبین شرح اردو زاد الطالبین'' پر نظر ثانی حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور نے فرمائی ہے۔

جز نمبر ۲: حضرت مولانا محمد ہارون علوی صاحب مدظلہ مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور ''محسنوں کی حق تلفی سے بچیے'' عنوان کے تحت شیخ الحدیث حضرت صوفی سرور رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں لکھتے ہیں: ''......آپ درس کے لئے تشریف لائے ...... کتاب کھولی کھنکار کر سب کو متوجہ فرمایا اور پھر فرمایا کہ اچھا بھائی! سبق سے پہلے ایک ضروری بات سن لیں...... مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگ آتے

جاتے موبائل پر میری تصاویر لے لیتے ہیں، یہ گناہ کبیرہ اور شدید وعید پر مبنی حرام ہے...... میں اسے جائز نہیں سمجھتا، تصویر کسی بھی طرح کی ہو حرام ہے...... تصویر کسی بھی طرح کی ہو حرام ہے...... پھر ایک گونہ توقف کے بعد فرمایا جس کسی کے پاس میری کوئی بھی تصویر ہو اسے ضائع کر دے...... جو میری تصویر لیتا ہے اور جو لی گئی ہیں اسے ضائع نہیں کرتا...... وہ مجھ سے دشمنی کر رہا ہے...... اور اس جملہ کو بار بار فرمایا کہ وہ مجھ سے دوستی نہیں، تعلق دور کی بات...... وہ مجھ سے دشمنی کر رہا ہے...... دشمنی کر رہا ہے......!! سناٹا طاری تھا...... کچھ خاموشی کے بعد معمول سے زائد سنجیدگی کے ساتھ سبق شروع ہو گیا...... بعد از درس آپس میں تذکرہ چل پڑا...... بہت سوں کو توفیق ہوئی اصلاح کی...... کچھ پھر بھی نفس کے اسیر رہے...... کوئی لاکھ سنائے کہ حدیث قدسی ہے ''من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب '' اللہ کے اعلان جنگ سے ڈرنا چاہئے۔ جس کے دل پر استاذ کے بول اثر انداز نہ ہوئے، کسی اور کے کیسے ہو سکتے تھے...... (وفقنا اللّٰہ سبحانه وتعالیٰ ووفقهم)

یہ صحیح بخاری اور سنن ابی داؤد کے مدرس ہمارے حضرت الاستاذ شیخ الحدیث صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ تھے...... (یہ مضمون حضرت رحمہ اللہ کی حیات طیبہ میں لکھا گیا تھا) وقت کا پہیہ چلتا رہا...... ہم ماضی سے حال میں پہنچ گئے...... لیکن شیخ کے تقویٰ کا جوان مٹ نقش اُس وقت دل پر ثبت تھا وہ آج بھی راہ راست دکھا رہا ہے......'' (مجلّہ صفدر ص ۱۶-۱۷ شمارہ ۸۸ جون ۲۰۱۸ء)

۲۰۸۔ حضرت مولانا محمد ہارون علوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور ''محسنوں کی حق تلفی سے بچیے'' عنوان کے تحت فرماتے ہیں:

''...... اسی لئے آج اس عظیم منکر پہ تنبیہ کرنے والی ایک توانا آواز سلیم القلب شیخ کامل شیخ سلیم اللہ خان رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحلت کے بعد یہ درد دِل سوا ہوا...... جب دیکھا کہ متوسلین اور روحانی فرزندان علماء وطلبہ آپ رحمہ اللہ کے اس درد کو بہت زیادہ غفلت کے ساتھ پس پشت ڈال رہے ہیں...... حالانکہ ابھی تو مرقد کی مٹی بھی خشک نہ ہوئی ہوگی...... کون نہیں جانتا کہ ہمارے شیوخ میں فی زمانہ ایک واحد آپ رحمہ اللہ ہی تھے جو تکمیل درس بخاری شریف کے موقع پہ خصوصی

نصائح میں بہت خصوصیت کے ساتھ اس منکر سے بچنے کی تلقین اور وعدہ لیتے تھے......لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ مشائخ کے اس عمل کا نہ صرف تذکرہ نہیں کیا جاتا بلکہ مجالس ومحافل کی تصویر کشی ہو یا حمد ونعت، بیانات اور ترانوں نظموں کی ویڈیو گرافی ہو......نت نئی جہات سے محسنوں کی ایذارسانی جاری رہتی ہے......خواہ حضرت ندوی اور مولانا آزاد کی مانند رجوع کرنے والے مشائخ ہوں یا ہمیشہ سے تادم آخر تصویر سازی کی ہر شکل کو حرام شمار کرنے والے مشائخ، علماء اور اکابر امت مثل امام قاسم نانوتوی، حکیم الامت تھانوی، امام الاولیاء احمد علی لاہوری، حضرت ادریس کاندھلوی، شیخ موسیٰ روحانی بازی، مولانا سلیم اللہ خان رحمہم اللہ۔ ان سب کا بار احسان ہم سے مقتضی ہے کہ ہم انہیں اذیت پہنچانے سے بچیں......تاہم اس نکتہ کی عام تذکیر ہو کہ بالفرض اگر کوئی اپنے تئیں تصویر کی شکل جدید یعنی ڈیجیٹل کو جائز بھی گردانتا ہو، بہر حال از روئے شرع اسے اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی بھی ایسے مسلمان جسے اس جواز پر شرح صدر نہیں، کی تصویر کشی یا ویڈیو گرافی کا مرتکب ہو......

یقین جانئے! اب تو اکثر اوقات مذہبی جماعتوں اور اداروں کا تعامل دیکھ کر بس کڑھن ہی کڑھن کا سامنا ہوتا ہے کہ اکثر دینی، مذہبی جماعتیں، ادارے اپنے 'پروگرامز' دفاتر میں پرنٹ تصویر کو بھی بے جھجک استعمال کر رہے ہیں اور کوئی روک ٹوک والا نامی وجود نہیں دکھتا......انا للہ وانا الیہ راجعون......'' (مجلّہ صفدر شمارہ ۸۸ ص ۱۷ تا ۱۹)

۲۰۹۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری مدظلہ العالی ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کتاب ''ٹی وی نے کیا کیا رنگ دکھائے'' پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اسلام میں گانا بجانا، رقص وسرور وموسیقی کو حرام قرار دیا گیا ہے، اس طرح سے تصویر بنوانا اور بنانا حرام قرار دیا گیا ہے، یہ چیزیں اس دور کا بدترین فتنہ ہیں جو کافر قوموں یہود ونصاریٰ کی تقلید میں مسلمانوں میں سرایت کرتا جا رہا ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے، ایک مسلمان کے لئے جب یہ معلوم ہو جائے کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے ان چیزوں سے منع فرمایا ہے

تو اس کو جان لینا چاہئے کہ اس میں ضرور نقصان ہی نقصان ہے...... زیر نظر رسالہ ''ٹی وی نے کیا کیا رنگ دکھائے'' میں مصنف نے بہت عمدہ طریقہ سے مسلمانوں کو جدید آلات موسیقی ٹی وی، ویڈیو کے شرعی اور اخلاقی نقصانات سے آگاہ کرنے کی کوشش ہے...... عزیز الرحمٰن جالندھری ۱۷-۷-۱۴۱۹ھ'' (ٹی وی نے کیا کیا رنگ دکھائے ص ۳۹، ناشر مکتبۃ الحسن لاہور اشاعت ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ)

۲۱۰۔ حضرت مولانا محمد صابر صفدر صاحب مدظلہم رئیس مدرسہ اقرأ سرگودھا فرماتے ہیں:

جز نمبر ا: ''ٹی وی دیکھنے والا بیک وقت اٹھارہ گناہ کر رہا ہوتا ہے: نمبرا: آلہ معصیت کا استعمال...... نمبر۲: اس کی خریدار پر مال ضائع کرنا...... نمبر۳: تصویر سازی...... نمبر۴: تصویر بینی...... نمبر۵: تصویر نمائی...... نمبر۶: ....'' (ٹی وی نے کیا کیا رنگ دکھائے ص ۶۹)

جز نمبر۲: ''علم و ادب یا دین کی اشاعت و تبلیغ سے کوئی مسلمان منع نہیں کرتا بالخصوص علماء کرام کی تو پوری کی پوری زندگیاں دین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے وقف ہیں...... یاد رکھنا چاہئے کہ تحصیل علم کے دین میں کچھ آداب اور کچھ اصول ہیں۔ ٹی وی تحصیل علم کا آلہ نہیں ہے بلکہ یہ تو مغنیہ عورتوں، گویّوں، میراثیوں، خسروں، سرنگی ساز، باجے اور ڈھولکیوں کا گھورہ ہے، گندگی کے اس ڈھیر میں بیٹھ کر دین کی تبلیغ کرنا دینی خدمت نہیں بلکہ دین کے ساتھ بدترین مذاق ہے۔'' (ایضاً ص ۱۳۰)

۲۱۱۔ استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد ابوبکر جابر قاسمی صاحب مدظلہم خیر المدارس حیدر آباد انڈیا کا فتویٰ:

جز نمبر ا: ''جس ولیمہ میں گناہ ہو'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''ولیمہ کے بارے میں اور دعوتوں کے تعلق سے ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ وہاں کوئی خلاف شرع باتیں نہ ہوں...... لہٰذا جہاں گانا بجانا، میوزک وناچ یا تصویر سازی ویڈیو گرافی یا بے پردگی و بے حیائی اور مردوں اور عورتوں کا اختلاط وغیرہ ناجائز باتیں ہوں وہاں جانا ناجائز ہے اور اس کا اہتمام اور التزام کرنا اور بھی زیادہ غلط ہے......'' (مسنون نکاح احکام وآداب ص ۱۰۲ زوجین کے حقوق، سسرالی تعلقات اسوۂ نبوی کی روشنی میں شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ خیر المدارس ٹرسٹ حیدر آباد)

جز نمبر۲: ''تصویر اور ویڈیو گرافی'' عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''موجودہ زمانے کی شادیوں میں ہونے والا ایک گناہ تصویر کشی اور ویڈیو گرافی بھی ہے، اس میں ابتلائے عام کا یہ حال ہے کہ ہر چھوٹا بڑا، غریب و مالدار اپنی تقریب میں اس کا اہتمام کرتا نظر آتا ہے......تصویر کشی، فوٹو سازی کی ممانعت کے تعلق سے بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں......'' (مسنون نکاح احکام وآداب ص ۱۲۷)

جز نمبر۳: ''اگر موبائل سیٹ میں تصویر لینے والا آلہ (کیمرہ) ہو تو اس سے حرام اور فحش تصاویر اور جاندار کی تصاویر وغیرہ نہ لے......'' (مسنون معاشرت ج ۲ ص ۳۱۵ طبع ۲۰۱۴ء)

جز نمبر۴: ''کھیل کود اور تفریح طبع کے احکام'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''فلم بینی: فلم بیک وقت کئی گناہ کبیرہ کا مجموعہ ہوتا ہے: (الف) تصویر کشی...... یہ ناجائز اور حرام ہے۔ (ب) گانا بجانا...... یہ بھی ناجائز اور حرام ہے۔ (ج) رقص اور ناچ۔ (د) نامحرم کو دیکھنا۔ (ہ) مرد و عورت کا اختلاط و مخرب اخلاق مناظر جن کا بیان کرنا اور جن کی اشاعت ناجائز اور حرام ہے چہ جائیکہ ان مناظر کی باقاعدہ تصویر کشی ہو......'' (مسنون معاشرت احکام وآداب ج ۲ ص ۴۰۵)

۲۱۲۔ حضرت مولانا مفتی رفیع الدین حنیف قاسمی صاحب دامت برکاتہم استاذ دارالعلوم دیودرگ انڈیا کا بھی یہی موقف ہے۔

(مسنون نکاح احکام وآداب ص ۱۰۲ و ۱۲۷، مسنون معاشرت ج ۲ ص ۳۱۵)

۲۱۳۔ جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب مظاہری دامت برکاتہم بانی وناظم جامعہ مظہر السعادت ہانسوٹ گجرات انڈیا نے اس کتاب ''مسنون معاشرت'' پر تصدیقی و دعائیہ کلمات تحریر فرمائے ہیں۔ (مسنون معاشرت ج ۱ ص ۱۵)

۲۱۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا خواجہ نذیر الدین صاحب سبیلی دامت برکاتہم ناظم جامعہ عائشہ نسواں حیدر آباد نے بھی اس کتاب ''مسنون معاشرت'' پر تعریف و تقریظ لکھی ہے جس کے آخر میں فرمایا ''میں تمام مسلمانوں سے گذارش کرتا ہوں کہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیں''

(مسنون معاشرت ج ۱ ص ۱۸)

۲۱۵۔ شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم بڑودوی فلاحی مدنی کا موقف:

''موبائل پر تصویر رکھنا درست نہیں ہے'' عنوان کے تحت فرماتے ہیں: ''ہمارے موبائل کے اوپر وہ تصویریں ہیں کہ اللہ رحم کرے، موبائل کے اوپر اپنی بیوی کی تصویر، اپنے دوست کی تصویر، اپنے گھر میں سے کسی کی تصویر، اپنے بھائیوں کی تصویر رکھنا یہ سب حرام ہے...... اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ...... ''رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں نہیں آتے ہیں جس گھر میں کتا ہو یا کوئی تصویر ہو یا کوئی ناپاک آدمی پڑا رہتا ہو'' اپنے موبائل کی اسکرین پر کوئی فوٹو رکھی ہے اگر چہ اس کو اپنی جیب میں ہی رکھا ہے فرشتہ اس تصویر کو دیکھ کر ہی بھاگ جاتا ہے پھر زندگی میں برکت نہیں آئے گی، شیطان قریب آئے گا اور بے برکتی ہوگی......''

(فلاح دارین ج ۱ ص ۲۲۷ مرتب مولانا محمد بلال صاحب ساتونوی حفظہ اللہ طبع ۱۴۳۶ھ)

۲۱۶۔ حضرت مولانا محمد بلال صاحب ساتونوی حفظہ اللہ نے یہ کتاب ''فلاح دارین'' مرتب فرمائی ہے، ان کا موقف بھی تصویر کے عدم جواز کا ہے۔

۲۱۷۔ حضرت مولانا مفتی سعید احمد مجادری قاسمی ابن مولانا رحمۃ اللہ علیہ مجادری اپنی کتاب ''فرصت زندگی'' میں کا موقف:

'' کتنے دن اور کتنی راتیں اور عمر عزیز کے کتنے انمول لمحات موبائل کی بھینٹ چڑھ گئے صرف وقت کا ضائع ہونا ہی موبائل کا نقصان نہیں ہے بلکہ اس نے اسلامی قدروں پر جو کاری ضرب لگائی اور اسلامی اخلاق و کردار، ایمانی جذبات و خیالات اور دینی ذہنیت میں جو انقلاب اور بگاڑ برپا کیا ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے، ایک تصویر کشی ہی کو لے لیجئے، آج سے تقریباً بیس سال پہلے چھوٹے بچوں کے دلوں میں تصویر کی اتنی نفرت بیٹھی ہوئی تھی کہ جب اسکول میں نصاب کی کتابیں ملتیں تو پہلے دن مسلم بچوں کا یہ کام ہوتا تھا کہ پوری کتاب میں ذی روح کی تصاویر تلاش کر کر کے ان کی آنکھیں یا پورا چہرہ قلم یا پنسل سے مسخ کر دیتے، بازار سے جو چیز خرید کر گھر لائی جاتی

اس پر بھی ذی روح کی تصویر برداشت نہ کی جاتی، اس پر نظر پڑتے ہی بچہ اپنا پہلا فرض یہ سمجھتا تھا کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے لیکن آج کا ماحول دیکھئے کہ سو میں نوّے موبائل تصاویر سے بھرے نظر آئیں گے، ذرا بچے کو کودتے ہوئے دیکھا کیمرہ کھل گیا، کسی نئی جگہ پہنچ گئے اپنی اور دوستوں کی تصاویر سے موبائل بوجھل ہو گیا۔ اس کے علاوہ بھی دنیا بھر کے لوگوں کی تصاویر سے موبائل کو سجا رکھا ہے، میسینجر میں اپنی پروفائل پر اپنی یا بیٹے کی تصویر رکھی ہوئی ہے سوال یہ ہے کہ تصاویر سے شریعت نے جو نفرت پیدا کی تھی وہ کہاں گئی؟ کس وادی میں کھو گئی؟ ہاں وہ اس موبائل کے سیلاب میں بہہ گئی۔

عورتوں کی تصاویر میں دہرا گناہ ہے......آج لطیفوں، خبروں اور تماشوں کے بہانے بھری محفل میں عورتوں کی تصاویر اور متحرک تصاویر دیکھی جاتی ہیں گویا اہم خبروں کے لئے عورتوں کی تصویر دیکھنے میں کوئی قباحت ہی نہ ہو، بھری مجلس میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوتا جس کے اندر ایمانی حیا جوش میں آئے اور وہ خود دیکھنے سے شرمائے اور دوسروں کو بھی شرم دلائے گویا شرم وحیا کی چیزوں میں اس فعل کا شمار ہی نہ ہو، ان محفلوں کی شرم وحیا پر کس نے جھاڑو پھیر دیا؟ مجلسوں کو بے حیائی کی اس حد تک کس نے لا کھڑا کیا؟ اس کا ذمہ دار بھی موبائل ہے۔ اللہ تعالیٰ امت کو اس کے شرور وفتن سے محفوظ رکھے۔" (فرصت زندگی ص ۱۰۱-۱۰۲ سنہ طبع ۱۴۳۷ھ)

۲۱۸۔ شیخ الحدیث مفتی آدم بھیلونی صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء جامعہ نذیریہ کاکوسی نے کتاب "فرصت زندگی" پر تقریظ تحریر فرمائی ہے۔ (فرصت زندگی ص ۶)

۲۱۹۔ حضرت مولانا محمد شعیب صاحب مجادری مدظلہم استاذ جامعہ فیضان القرآن احمد آباد نے بھی کتاب "فرصت زندگی" پر تقریظ ثبت فرمائی ہے۔ (فرصت زندگی ص ۷)

۲۲۰۔ حضرت مولانا مفتی محمد احسان صاحب دامت برکاتہم مدرس حدیث جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ فرماتے ہیں:

"مروجہ بیاہ شادیوں میں غیر اسلامی طریقے" عنوان کے تحت لکھتے ہیں: "......بہتر

طریقہ یہ ہے کہ رسوم ورواج کی قباحت شناعت کو عمومی سطح پر اجاگر کیا جائے تمام لوگوں کو غیر اسلامی طریقوں کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے......فی الحال جو برائیاں پیش نظر ہیں ان میں شادی کے موقع پر سنت وشریعت کو چھوڑ دینا ہے جس کی وجہ سے ہم غضب الٰہی کے مستحق ہو رہے ہیں، ممنوعات شرعیہ رسوم ورواج کا ارتکاب کیا جارہاہے، اسلامی طریقے مٹ رہے ہیں، فضول خرچی، بے پردگی، غیروں کی مشابہت، اختلاط مع النساء، ویڈیوگرافی، رقص وموسیقی، نمود ونمائش، شہرت طلبی جیسے مفاسد نے اپنا دائرہ بہت وسیع کر لیا ہے، اکثر مسلم گھرانوں پر ان برائیوں کے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔'' (ماہنامہ صدائے حق گنگوہ ص۱۱ شمارہ اپریل ۲۰۱۸ء)

۲۲۱۔ شیخ طریقت حبیب الامت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی چرتھاولی دامت برکاتہم مدیر دارالعلوم محمدیہ بنگلور کا موقف:

''......کیمرہ کے موبائل رکھنے میں ایک عظیم حرام کام کا ارتکاب ہوتا ہے اور وہ ہے تصویریں اتارنا، تصویریں کھینچنا کبیرہ گناہ ہے جوان موبائل کے ذریعے اتنا عام ہورہاہے کہ اس گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھا جارہا......آج کل تصویر بنانا، کیمرہ یا موبائل سے فلمیں بنانا، تصویریں کھینچنا اس قدر عام ہوگیا ہے کہ چھوٹا بڑا کیا، ہر شخص ہر جگہ تصویر کھینچتا نظر آتا ہے نہ اس کو کسی مقام کے تقدس کا خیال ہے نہ کسی بڑے کا ڈر اور خوف چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حج کرنے لوگ آتے ہیں احرام کی حالت میں ہوتے ہیں تنہا یا گروپ فوٹو کھنچواتے ہیں جارہے ہیں عمرہ کرنے اور حج کرنے اور گناہ بخشوانے آئے تھے مگر اور سر پر مزید گناہوں کا بوجھ لادرہے ہوتے ہیں بلکہ غضب تو یہ کہ عین حج یا عمرہ کے ارکان ادا کرتے ہوئے اس عظیم گناہ سے نہیں چوکتے اور فوٹو کھینچنا اور کھنچوانا ایک عام بات ہوگئی ہے اور فیشن کی علامت سمجھی جانے لگی ہے......اللہ امت کو اس معصیت سے بچائے۔آمین''

(گناہوں کے انبار ج۲ ص۱۳۱ ناشر مکتبہ طیبہ دیوبند)

۲۲۲۔ حضرت مولانا فہیم احمد قاسمی ستیامڑھی مدظلہم استاذ شعبہ عربی دارالعلوم محمدیہ بنگلور نے اس کتاب ''گناہوں کے انبار'' کو مرتب فرمایا ہے۔

۲۲۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سابق رئیس دارالافتاء مظاہر العلوم سہارنپور کا فتویٰ:

''سینما دیکھنا ناجائز ہے، حج کی فلم میں تصاویر وغیرہ سب چیزوں کی دکھائی جاتی ہے اور اس میں سب سے زیادہ خرابی یہ ہے کہ حج کو کھیل اور تماشا بنایا گیا ہے......جس طرح نماز کی نقل اتارنا گناہ ہے ایسے ہی حج کی نقل بھی گناہ ہے اس میں متحرک تصاویر اور گانا بجانا بھی شامل ہوتا ہے......فقط واللہ اعلم سعید احمد غفرلہ مفتی مظاہر العلوم سہارنپور ے محرم ۱۳۷۰ھ''

(تذکرہ اکابر گنگوہ ج ۲، ص ۱۱۹ مرتب مفتی خالد سیف اللہ قاسمی صاحب مدظلہم ناشر مکتبہ شریفیہ گنگوہ)

۲۲۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد نذیر الکوہستانی مدظلہم دارالافتاء جامعہ محمودیہ میراں ناکہ لیاری کراچی کا فتویٰ:

''ہر جاندار ذی روح کی تصویر حرام ہے، اس کا دیکھنا دکھانا، بنانا اور پھیلانا سب حرام ہے چاہے اس ذی روح کی اجازت سے ہو یا بغیر اجازت کے، مطلقاً حرام ہے۔ اسی طرح تصویر کی مختلف اقسام مثلاً دستی تصویر یعنی قلم کی بنی ہوئی ہو یا کیمرے کے ذریعے نکالی گئی ہو یا ڈیجیٹل تصویر ہو جیسے ٹی وی کی اسکرین یا کمپیوٹر اسکرین یا موبائل اسکرین پر دکھائی جاتی ہے یہ سب حرام ہے کیونکہ یہ سب صورتیں انسان کی صنعت اور عمل سے وجود میں آتی ہیں......الجواب صحیح: اسد علی''

۲۲۵۔ حضرت مولانا مفتی اسد علی صاحب مدظلہم رئیس دارالافتاء جامعہ محمودیہ میراں ناکہ لیاری کراچی مندرجہ بالا فتویٰ کی تصحیح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: ''الجواب صحیح''

نوٹ: تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۲۲۶۔ ولی کامل حضرت مولانا محمد عابد صاحب مدظلہ العالی خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلوی صاحب وحضرت مولانا عبداللہ بہلوی صاحب رحمہما اللہ جامعہ خیر المدارس ملتان فرماتے ہیں:

''آج کل تصویر کشی کا مرض بہت ہوگیا ہے کسی جگہ کوئی بیان ہو، کہیں کھانے کی مجلس

ہو، کوئی اجلاس ہورہا ہو، پارک میں آمدورفت ہو، وغیرہ ہر موقع کی تصویر بنا کر فیس بک (سوشل میڈیا......از ناقل) پر دے دیتے ہیں۔'' پھر مسکرا کے فرمایا ''صرف یہ رہ گیا ہے کہ غسل خانہ جانے لگیں تو اس کی تصویر نہیں بناتے۔'' (مجلّہ الفتحیہ ص ۳۰، شمارہ ۳۲)

۲۲۷۔ حضرت مولانا مفتی فدا محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء جامعہ دارالعلوم رحمانیہ مینئی صوابی کا فتوی:

جز نمبر ۱: ''باطل نے اب تک گمراہی کے جتنے اسباب بنائے ہیں موبائل سے بڑھ کر کوئی گمراہی کا سبب وجود میں اب تک نہیں آیا...... ویڈیوز، گانے، فلم، عریاں اور نیم عریاں تصاویر اور ہر قسم کی فحاشی پھیلانے میں یہ آلہ سرفہرست ہے، ضروری ہے کہ اس کو احتیاط کے ساتھ استعمال کیا جائے۔''
(اہم فقہی مسائل ص ۱۹۵ از مفتی فدا محمد صاحب مدظلہ طبع ۲۰۱۷ء ناشر مکتبہ عمر فاروق پشاور)

جز نمبر ۲: ٹیلی ویژن کے متعلق لکھتے ہیں: ''ان کی تجارت، مرمت وغیرہ شرعاً کچھ بھی جائز نہ رہے گی اور اس کی آمدنی بھی حلال نہ رہے گی'' (نظام الفتاوی ج ا ص ۳۷۴ بحوالہ اہم فقہی مسائل ص ۲۷۱)

جز نمبر ۳: ایک سوال کے جواب میں فتوی دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ''شریعت مطہرہ کے واضح نصوص اور اجماع امت سے تصویر کی حرمت معلوم ہورہی ہے خواہ تصویر کی شکل پرانی طرز کی ہو یا جدید سائنسی شکل کی ہو یا ڈیجیٹل شکل میں ہو، بذریعہ موبائل ہو یا بذریعہ کیمرہ ہو، تمام قسم کی تصاویر حرام ہیں جس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ایک گناہ جب عام ہوجاتا ہے تو لوگوں کے ذہنوں سے اس کی اہمیت اور حساسیت ختم ہوجاتی ہے، کچھ یہی معاملہ آج کل تصویر اور تصویر سازی کے ساتھ ہے اسی لئے دینی محفلوں اور مساجد میں تصویر سازی کی جاتی ہے لہٰذا تمام قسم کی تصاویر ناجائز اور حرام ہیں۔ لہٰذا بیانات، تقاریر، اور دینی مجالس کی ویڈیو کیسٹ بنانا اور اس کا دیکھنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے، اسے تبلیغ دین کا ذریعہ نہ بنایا جائے، بڑی ہی ناانصافی ہے کہ دوسروں کو گناہ سے بچانے کے لئے خود بھی گناہ کی راہ اختیار کرلی جائے اور دوسروں کو بھی گناہ میں مبتلا کردیا جائے...... مفتی فدا محمد عفا اللہ عنہ/ دارالافتاء دارالعلوم رحمانیہ مینئی ۳ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۱۶ جولائی ۲۰۱۸ء''

نوٹ: تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۲۲۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بارڈولی حافظ جی خلیفہ مجاز حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل سملک گجرات ہند کا موقف:

''اور بہت دکھ کی بات سننے میں آتی ہے کہ ہماری شادیوں میں تصویر لی جاتی ہے موبائل پر فوٹو لیتے ہیں اور واٹس ایپ پر اس کو بھیجا جاتا ہے، میری دینی بہنو! یہ تو اتنا خطرناک گناہ ہے کہ دلہن کو سجا کر کے اس کی تصویر لے وے پھر انٹرنیٹ پر رکھے، واٹس ایپ پر بھیجے، کیا یہ ہمارے دین کی تعلیم ہے؟...... منگنی میں اس طرح تصویر کھینچے، فوٹو کھچوائے اس کو انٹرنیٹ پر رکھے، واٹس ایپ پر بھیجے یہ تو بڑی خطرناک بے شرمی ہے، بڑی بے حیائی ہے، اگر کسی سے کچھ ایسا گناہ ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو اور انٹرنیٹ سے ختم کر دو، واٹس ایپ سے ڈیلیٹ کر دو، گھر میں اس کی Clip ہے تو اس کو جلا ڈالو، توڑ ڈالو، اس کے فوٹو ہیں تو ختم کر ڈالو اور سچی توبہ اور استغفار کرو...... آج تک شادیوں کے موقع پر لوگ سادہ کیمرے سے تصویر کھنچواتے تھے لیکن اب موبائل میں تصویر اور ویڈیو کا زمانہ آ گیا، پوری شادی کی شوٹنگ ہوتی ہے، نکاح کی مجلس کو بھی اس میں لے لیتے ہیں یہ سب غلط کام ہیں۔'' (خطبات محمود ج ۶ ص ۱۷۶-۱۷۷ ناشر نورانی مکاتب انڈیا)

۲۲۹۔ شیخ القرآن مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب سملکی دامت برکاتہم جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل نے اس کتاب ''خطبات محمود'' پر تقریظ تحریر فرمائی ہے...... ۲۲ رجب ۱۴۳۶ھ، ۱۲ مئی ۲۰۱۵ء (خطبات محمود ج ۶ ص ۱۶ تا ۱۹)

۲۳۰۔ مفکر ملت حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی دامت برکاتہم سابق رئیس الجامعہ فلاح دارین ترکیسر نے بھی ''خطبات محمود'' پر دعائیہ کلمات تحریر فرمائے ہیں۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم صدر مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل نے بھی ''خطبات محمود'' پر تقریظ لکھی ہے۔

۲۳۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ بانی

وناظم المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد انڈیا کا فتوی:

''متعدد احادیث شریفہ کی بنا پر فقہائے امت نے فرمایا کہ کسی بھی جاندار کی تصویر کھینچنا کھنچوانا کسی حال میں جائز نہیں خواہ ہاتھ کے ذریعے یا قلم سے یا فوٹو سے۔''

(کتاب الفتاوی ج٦ص ۱٦۷)

ایک جگہ خود مولانا سے سوال ہوا کہ ''مذہبی جلسے میں ویڈیو گرافی کرنا جائز ہے یا نہیں؟'' تو اس کے جواب میں تحریر کرتے ہیں کہ ''لوگوں کو دین کی باتیں سیکھنے اور سکھانے کی ترغیب دینا یقیناً نہایت نیک کام، اجر وثواب کا باعث ہے لیکن اس کے لئے تصویرکشی اور فوٹو گرافی جائز نہیں، بلاضرورت شرعی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا گناہ کبیرہ ہے۔'' (کتاب الفتاوی ج٦ص ۱٦۹)

☆ حضرت مولانا مجاہدالاسلام قاسمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل علماء کرام کو اپنی مرتب کردہ کتاب ''انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ'' میں ٹی وی چینل پر تبلیغ کو ناجائز کہنے والوں میں شمار کیا ہے۔

☆ حضرت مولانا عبداللطیف پالنپوری صاحب مدظلہ جامعہ نذیریہ کاکوسی گجرات ہند

☆ حضرت مولانا عبدالقیوم پالنپوری صاحب مدظلہ جامعہ نذیریہ کاکوسی گجرات ہند

☆ حضرت مولانا زبیراحمد صاحب قاسمی مدظلہ اشرف العلوم سیتامڑھی

۲۳۲۔ مولانا عبدالرحمٰن پالنپوری صاحب مدظلہ

۲۳۳۔ مولانا محمد حمزہ گھورکھپوری صاحب مدظلہ

۲۳۴۔ مولانا مفتی زید صاحب مدظلہ

(انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ ص ۳۰ طبع ۲۰۰۹ء)

۲۳۵۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ تعالیٰ ایک استفتاء کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

سوال: ''قصص قرآنیہ کے بارے میں فلم بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کی ٹی وی

وغیرہ پر نمائش جائز ہے یا نہیں؟ یہ کہ اس کو تبلیغ قرآن کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟'' جواب میں حضرت فرماتے ہیں کہ ''......کوئی فلم عورتوں اور مردوں کی تصویرات سے خالی نہیں ہو سکتی...... احکام خداوندی توڑ کر محرمات شرعیہ کا ارتکاب کرتے ہوئے تبلیغ کا دعویٰ غضب خداوندی کو دعوت دینا ہے۔'' (خیر الفتاویٰ ۱/۲۳۰)

معلوم ہوا کہ صاحب خیر الفتاویٰ فلم پر دیکھے مناظر کی حرمت کی علت تصویر ہی کو قرار دے رہے ہیں......والحمدللہ

۲۳۶۔ مفتی اعظم ہند شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک استفتاء کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

جز نمبر۱: ''تصویر بنانے اور بنوانے کی جو ممانعت ہے وہ ہاتھ سے تصویر بنانے اور بنوانے یا فوٹو کے ذریعے سے تصویر اتارنے اور اتروانے کو شامل ہے، جاندار کی تصویر خواہ کسی طریقہ سے بنائی جائے تصویر کا حکم رکھتی ہے، اس کو گھر میں رکھنا ممنوع ہے۔''

(کفایت المفتی ج۹ ص ۲۴۰ بحوالہ ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں ص ۱۹۳)

جز نمبر۲: ''چلتی پھرتی تصویریں فلم پر دیکھنا محض لہو ولعب کے طور پر ہوتا ہے، تصویر سازی حرام ہے اور تصویر بینی اور تصویر نمائی اعانت علی الحرام......اس لئے فلم خواہ حج کے منظر کی ہو...... بنانی، دیکھنی، دکھانی سب ناجائز ہے۔''

(کفایت المفتی ج۹ ص ۲۰۰، ۲۰۱ بحوالہ مفصل ومدلل فتویٰ ص ۱۳۷ از مفتی نجم الحسن امروہوی مدظلہم)

نوٹ: مفتی اعظم ہند رحمہ اللہ پردے کے مناظر کو تصویر بینی اور تصویر نمائی فرما رہے ہیں یعنی ان مناظر کا دیکھنا اور دکھانا تصویر ہی کا دیکھنا اور دکھانا ہے۔ (مفصل ومدلل فتویٰ ص ۱۳۷)

۲۳۷۔ فقیہ ملت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ایک استفتاء کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

جز نمبر۱: کسی نے پوچھا کہ ''فلم خانۂ خدا کے دیکھنے سے حج اور زیارت کی ترغیب ہوتی ہے...... کیا واقعی اس فائدہ کو ملحوظ رکھ کر اس کا دیکھنا جائز ہے؟'' تو جواب میں حضرت فرماتے ہیں ''فلم خانۂ

خدا کا دیکھنا اسی طرح حرام ہے جس طرح کہ دوسری فلمیں دراصل سینما یورپ کی بے حیا اور عریاں تہذیب کی اشاعت کا سب سے بڑا اور مؤثر ذریعہ ہے......اس کے برعکس اسلامی تعلیمات یہ ہیں:

''تصویر کھینچنے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں مبتلا ہوں گے......''

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا اور تصویر ہو''

الغرض تصویر بنانا اور اس کو مکان پر رکھنا، پردے پر تصویر کا ہونا، یہ سب ممنوع ہیں، فلم خانۂ خدا میں یہ تمام شرعی محرمات موجود ہیں اس لئے اس کا دیکھنا حرام ہے۔'' بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا کئے گئے ہیں کہ اس فلم سے حج کی ترغیب ہوتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ محرمات شرعیہ کا ارتکاب کر کے حج کی ترغیب دینی جائز نہیں ہوسکتی، اسلامی تعلیم میں حرام کو خیر کا فریضہ نہیں بنایا جاسکتا......اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فرنگی تہذیب کے اثرات اور ناجائز امور کے ارتکاب اور ان کو بنظر استحسان دیکھنے کی لعنت سے محفوظ رکھے۔'' (فتاوی مفتی محمود ۱۰/ ۲۲۰ جمیعت پبلیکیشنز بحوالہ مفصل ومدلل فتوی ص ۱۳۷ تا ۱۳۹ از مفتی نجم الحسن امروہوی صاحب)

جز نمبر۲: دوسری جگہ اسی قسم کا ایک سوال: ''آج کل ایک فلم دوسومہ اللہ اکبر کا بہت چرچا ہے کہا جاتا ہے کہ اس میں تمام ممنوعات شرعیہ سے احتراز کیا گیا ہے، اندریں حالات اس کا دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟'' ...... جواب میں مفتی صاحب فرماتے ہیں: ''ناجائز ہے اس لئے کہ اس میں لوگوں کی تصویریں وغیرہ دکھائی جاتی ہیں...... کوئی فلم اور سینما تصویروں سے خالی ہوتا ہی نہیں......مقدس مقامات کو لہو ولعب کے مواقع میں پیش کرنا ان کی توہین ہے......اس لئے یہ فلم بھی اور فلموں کی طرح ناجائز ہے بلکہ اس میں زیادہ قباحت ہے کیونکہ بہت سے لوگ اس کو حلال سمجھتے ہیں جس طرح استحلال الحرام کفر ہے اسی طرح اس کو اگر ہم کفر نہ بھی کہیں تو اس کی قباحت اور فلموں سے اس لئے زیادہ ہے کہ اور فلموں کو لوگ گناہ سمجھتے ہیں اور اس کو گناہ بھی نہیں سمجھتے۔'' (فتاوی مفتی محمود ۱۰/ ۴۵۲ بحوالہ مفصل ومدلل فتوی ص ۱۳۹، ۱۴۰)

جز نمبر۳: ''سینما کی حرمت، بے حیائی اور لہو باطل ہونا اظہر من الشمس ہے جس کی مذہب اسلام میں کوئی گنجائش موجود نہیں، اسلام کا مقصدِ وجود ہی ایسی اشیاء کو مٹانا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جب

پردہ پرتصویر دیکھی جہاں نہ لہو تھا نہ فحشا کا احتمال پھر ''امیطی عنی قرامک ''(اس پردہ کو ہم سے دور کر دو) فرما کر پردۂ تصاویر کو ہٹانے کا حکم ارشاد فرمایا تو سنیما جو تصاویر پر مشتمل ہے اور فواحش کا مرکز ہے اس کا دیکھنا کیسے حلال ہوسکتا ہے۔(فتاوی مفتی محمود ج ۱۱ص ۲۴۸ باب الحظر والاباحۃ)

مندرجہ بالا فتاوی ''فتاوی مفتی محمود'' کو درج ذیل علماء کرام (نمبر شمار ۲۳۸ تا ۲۴۱) نے مرتب کیا ہے:

۲۳۸۔ حضرت مولانا حافظ محمد ریاض درانی مدظلہم خطیب جامع مسجد پائلٹ ہائی سکول وحدت روڈ لاہور

۲۳۹۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدظلہم خطیب جامع مسجد عالی موڑ سمن آباد لاہور

۲۴۰۔ حضرت مولانا محمد عارف صاحب مدظلہم استاذ جامعہ مدنیہ لاہور نے ''فتاوی مفتی محمود'' کی تصحیح فرمائی ہے۔

۲۴۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا نعیم الدین مدظلہم جامعہ مدنیہ لاہور

۲۴۲۔ یادگارِ اسلاف شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی قاری عبدالرشید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

شیخ الحدیث حضرت مولانا نعیم الدین مدظلہم جامعہ مدنیہ لاہور حضرت قاری صاحب مدظلہم کے حوالہ سے ''تصویر سے پرہیز'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''......موجودہ دور میں تصویر کا جس قدر شیوع اور پھیلاؤ ہوا ہے شاید ہی کسی دور میں ایسا ہوا ہو، ہمارے معاشرہ میں تصویر کو لوگ کلچر وثقافت کا ایک حصہ سمجھنے لگے ہیں۔کوئی تقریب،کوئی محفل،کوئی پروگرام،کوئی تہوار ہو تصویر اس کا لازمہ بن گئی ہے......اور اب تو مرنے والے بھی اس سے محفوظ نہیں رہے،ان کی بھی باقاعدہ مووی بنتی ہے،غمی اور خوشی کے سب لمحات،شادی بیاہ کی ہر تقریب وی سی آر کی زَد میں آ گئے ہیں اور اس بہانے فحاشی اور عریانی کا وہ طوفان برپا ہے کہ الامان والحفیظ۔اگر یہ چیزیں بے دین لوگ اپنائیں تو ان سے کیا شکوہ،افسوس تو اس بات کا ہے کہ اس سے اب اچھے اچھے دیندار بھی محفوظ نہیں

رہے، وہ بھی اس کی رو میں بہنے لگے ہیں چنانچہ مساجد و مدارس کے اندر دینی تقریبات میں، مبارک راتوں میں، مقدس دنوں میں اعمال خیر میں تصویریں کھنچتی ہیں، فلمیں بنتی ہیں، دینی رسائل تصویروں سے بھرے نظر آتے ہیں صرف یہی نہیں بہت سے دیندار کہلانے والے جبہ و دستار کے مالک تصویر کو عکس قرار دے کر اس کے جواز کے قائل ہو گئے ہیں...... تصویر کے معاملہ میں حضرت قاری صاحب کا موقف اور اس پر شدت اکابر کے موقف ہی کی ترجمانی تھی، اکابر علماء دیو بند رحمہم اللہ کا موقف تصویر کشی کے سلسلہ میں یہی تھا کہ جاندار کی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا دونوں ناجائز اور گناہ ہیں......'' (رَجُلٌ رشید ص ۱۹۶ تا ۱۹۸ مرتب شیخ الحدیث مولانا نعیم الدین مدظلہم طبع اول رجب المرجب ۱۴۲۳ھ/ستمبر ۲۰۰۲ء ناشر مکتبہ قاسمیہ لاہور)

۲۴۳۔ حضرت مولانا مفتی مرشد قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ استاذ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور کا فتویٰ:

جز نمبر ا: اپنی تصنیف ''آپ واٹس ایپ استعمال کریں مگر!!!'' میں ''تصویر کشی عام ہوئی'' کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں: ''اسلامی نقطۂ نظر سے بلا ضرورت تصویر لینا، اس کو باقی رکھنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، تمام علماء اور ائمہ اربعہ کا اس پر اجماع واتفاق ہے...... واٹس ایپ کے بے وجہ استعمال کی وجہ سے بہت سے لوگ ایک اور کبیرہ گناہ میں پھنس چکے ہیں اور اس حد تک کہ احساس زیاں بھی تقریباً ختم ہو چکا ہے وہ ہے تصویر کا عام کرنا، بہ کثرت لوگ ایسا کر رہے ہیں کہ بلا وجہ اِدھر اُدھر کی ویڈیو تیار کر کے ''واٹس ایپ'' پر ڈال دیا، اسی طرح بالکل بے باکی کے ساتھ موبائل کے ذریعے فوٹو لے رہے ہیں اور ''واٹس ایپ'' پر ایک دوسرے کو بھیج رہے ہیں بلکہ بعض لوگوں کو تو اپنے آپ کو مختلف انداز میں دیکھنے کا اتنا شوق ہوتا ہے کہ دن بھر میں نہ جانے کتنی تصویریں موبائل سے لے کر ''واٹس ایپ'' پر ڈالتے رہتے ہیں، اس میں عام لوگ تو پورے طور پر غرق ہیں ہی لیکن افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا اور لکھنا پڑ رہا ہے کہ بعض خواص اور علماء بھی اس میں ملوث ہیں اور بے تکلف اپنی اسی طرح اپنے دوست واحباب اور بچوں کی تصویریں کھینچ کر ''واٹس ایپ پر ڈالتے اور ایک

دوسرے کو بھیجتے رہتے ہیں بلکہ اللہ معاف کرے ''پروفائل فوٹو'' میں بھی بہت سی ایسی تصویریں دیکھنے کو ملتی ہیں جو صاف بتاتی ہیں کہ یہ کسی عالم کی تصویر ہے...... ماشاء اللہ کرتہ، ازار، ٹوپی، چہرے پر داڑھی، اس کے باوجود بھی تصویر نکال کر ''پروفائل فوٹو'' میں سیٹ کئے ہوئے نظر آتے ہیں۔''

(آپ واٹس ایپ استعمال کریں مگر!!! ص۳۳ تا ۳۶ ناشر مکتبہ حجاز دیوبند طبع دوم فروری ۲۰۱۸ء)

جز نمبر۲: آگے ''حرمین شریفین بھی محفوظ نہیں'' کا عنوان قائم کر کے فرماتے ہیں: ''تصویر کشی اور ویڈیو سازی کا سلسلہ اتنا عام ہو چکا ہے کہ اس منحوس عمل سے حرمین شریفین جیسی مقدس ومتبرک جگہیں بھی محفوظ نہیں رہیں، راقم کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ابھی حال ہی میں عمرے کی توفیق بخشی، اس سفر میں حرمین شریفین میں تصویر کشی اور ویڈیو سازی کی جو کثرت دیکھنے کو ملی اس سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ لوگ اب عبادت کے لئے نہیں بلکہ محض سیر وتفریح کے لئے حج وعمرے پر آرہے ہیں اور نبی پاک ﷺ کی پیش گوئی ''ایک زمانہ آئے گا کہ اس امت کے اغنیاء سیر وتفریح کے لئے حج کریں گے'' (جمع الجوامع للسیوطی برقم ۲۵۶۹۴) حرف بہ حرف صادق ہوتی نظر آرہی تھی، حرمین شریفین کی کوئی ایک ایسی جگہ دیکھنے کو نہیں ملی جہاں لوگ تصویر کشی اور ویڈیو سازی کے گناہ میں ملوث نہ نظر آرہے ہوں'' (آپ واٹس ایپ استعمال کریں مگر!!! ص۳۶)

جز نمبر۳: آگے لکھتے ہیں ''عمومی طور پر مطاف، مقام ابراہیم، حطیم، ملتزم، باب کعبہ، صفا، مروہ، روضۂ پاک، ریاض الجنۃ، جنت البقیع، جنت المعلیٰ اور دیگر مقامات مقدسہ پر پہنچ کر لوگ بالعموم تصویر لینے اور ویڈیو بنانے میں مصروف رہتے ہیں اور کوئی انہیں یہ تک کہنے والا نہیں کہ یہاں عبادت کے لئے آئے ہیں یا پھر تصویر لینے...... تصویر لینا، بنانا، اس کا باقی رکھنا جب سخت ترین گناہ ہے، اس کے باوجود بھی اس میں لوگوں کا ابتلاء عام ہے تو اس کی بڑی وجہ ملٹی میڈیا موبائل ہے، اسی نے لوگوں کے دلوں سے تصویر کی حرمت کی قباحت نکال دی ہے......'' (ایضاً ص۳۸)

مذکورہ رسالہ ''آپ واٹس ایپ استعمال کریں مگر!!!'' کے کل صفحات ۵۴ ہیں اور مندرجہ ذیل علماء کرام نے اس کی تصدیق وتائید کی اور اس پر تقریظ لکھی ہے:

☆ محدث دارالعلوم دیوبند ورئیس دارالافتاء دارالعلوم دیوبند صدر المدرسین حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم العالیہ نے تقریظ وتائید فرمائی ہے۔(ص۶،۷)

☆ عالم ربانی شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی دامت برکاتہم بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور نے بھی اس رسالہ کی تصدیق وتائید فرمائی ہے اور تقریظ لکھی ہے۔(ص۸،۹)

۲۴۴۔ شیخ طریقت منبع علم وعرفان شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقوی صاحب مدظلہم مہتمم جامعہ اشرف العلوم حیدرآباد(انڈیا) نے بھی اس رسالہ پر تائیدی تحریر لکھی ہے۔(ص۱۰،۱۱)

۲۴۵۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب معروفی دامت برکاتہم استاذ شعبہ تخصص فی الحدیث دارالعلوم دیوبند نے بھی اس رسالہ ''آپ واٹس ایپ استعمال کریں مگر!!!'' کی تعریف وتائید فرما کر تقریظ لکھی ہے۔(ص۱۲،۱۳)

۲۴۶۔ حضرت مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نگرانِ اعلیٰ دارالافتاء جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ کا فتوی:

جز نمبر۱: ''ویڈیو، گانے، فلم، عریاں ونیم عریاں تصاویر نیز ہر قسم کی فحاشی پھیلانے میں یہ آلہ سرِ فہرست ہے......افسوس صد افسوس کہ فلم بینی، تصویر کشی، ویڈیو بنانے، گیمز پر وقت ضائع کرنے کے سوا اس کے پاس کوئی تعمیری کام ہی نہیں رہا......زیر مطالعہ رسالہ ''موبائل فون کے شرعی احکام'' موبائل فون کے صحیح استعمال کرنے کے متعلق کئی اہم فتاویٰ جات پر مشتمل رسالہ ہے، یہ اہم رسالہ دارالافتاء جامعہ ابوہریرہ میں بھیجے گئے سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔''

(موبائل فون کے شرعی احکام ص۱۳،۱۴ طبع سوم ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ)

جز نمبر۲: کتاب کے شروع کا پہلا عنوان ہی ''بذریعہ موبائل تصویر کھینچنے کی شرعی حیثیت'' قائم کر کے نیچے لکھتے ہیں: ''تصویر سازی خواہ کیمرہ کے ذریعہ ہو یا موبائل یا ویڈیو فلم کے ذریعہ ہر حال میں

ممنوع ہے...... اگر میت نے تصویر سازی کی وصیت کی ہوتو یہ گناہ ہے اور اگر اس پر عمل کیا گیا تو اس کا عذاب میت کو پہنچے گا اور تصویر اتارنے والا بھی گناہگار رہوگا'' (موبائل فون کے شرعی احکام ص ۱۵)

جز نمبر ۳: اس سے اگلے صفحہ پر موبائل کی تصویر کے متعلق تحریر فرماتے ہیں: ''موبائل فون کے ذریعہ تصویر کھینچنا اور اس کو محفوظ کرنا، پھر خود دیکھتے رہنا یا ایک دوسرے کو دکھانا یہ عمل بھی شرعاً جائز نہیں، اس میں تصویر کشی کا گناہ الگ ہے جو کہ حرام ہے۔'' (موبائل فون کے شرعی احکام ص ۱۶)

جز نمبر ۴: ''آج کل تو موبائل فون پر ٹیلی ویژن اسٹیشن بھی دکھائے جاتے ہیں اس صورت میں موبائل کا حکم مثل ٹیلی ویژن کے ہے کہ ٹیلی ویژن سے دینی پروگرام اور تلاوت سننا نیز گھر میں رکھنا جائز نہیں، اسی طرح موبائل کے ذریعے بھی پروگرام دیکھنا جائز نہیں ہے۔'' (ایضاً ص ۲۶)

جز نمبر ۵: کسی نے سوال کیا ''موبائل پر تصویر اتارنا، کھینچنا، فلم بنانا...... کیسا ہے؟'' تو جواب میں فرماتے ہیں: ''ذی روح اشیاء کی تصاویر کھینچنا، فلم بنانا گناہ کبیرہ ہے۔'' (ایضاً ص ۲۹)

جز نمبر ۶: ''تصویر کشی اور تصویر محفوظ رکھنا کیمرہ سے ہو یا موبائل سے ناجائز ہیں'' (ایضاً ص ۳۱)

جز نمبر ۷: ''کسی کے موبائل پر ذی روح کی تصاویر جو شرعاً ممنوع ہیں بھیجنا خواہ کسی بھی ذریعہ سے ہو جائز نہیں ہے۔'' (موبائل فون کے شرعی احکام ص ۴۱)

جز نمبر ۸: ''میسج اور دوسرے ذرائع سے تصاویر اور گانے کسی کے موبائل میں بھیجنا خود بھی گناہ کا ارتکاب ہے اور جب تک اُس کے موبائل میں رہیں گے اس کا گناہ بھی بھیجنے والے کو ملے گا۔''
(موبائل فون کے شرعی احکام ص ۴۲)

جز نمبر ۹: ایک سوال: ''کیمرے والے موبائل کا استعمال کیسا ہے؟'' کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: ''کیمرہ کا استعمال، کیمرہ سے تصویر بنانا اور کھنچوانا درست نہیں ہے'' (ایضاً ص ۴۴)

جز نمبر ۱۰: ''موبائل فون کے ذریعے ٹی وی اسٹیشن پر ڈرامہ دیکھنا جائز نہیں اس میں کئی قباحتیں ہیں، ذی روح کی تصاویر...... یہ سب چیزیں ناجائز اور حرام ہیں۔'' (ایضاً ص ۴۶)

جز نمبر ۱۱: ایک سوال: ''آج کل (مزاحیہ خاکے)...... سی ڈیز اور موبائل میں اس کے کلپس

ڈلواتے ہیں اس کا دیکھنا بطور تفریح کیسا ہے؟ نیز کارٹون تصویر ہے یا نہیں؟'' کا جواب تحریر فرماتے ہیں: ''مزاحیہ خاکے چونکہ ساز اور تصویر پر مشتمل ہوتے ہیں فحاشی اور لایعنی ہونے کے ساتھ ضیاعِ وقت کے سوا کچھ نہیں، نیز کارٹون بھی اعضاء واضح ہونے کی وجہ سے تصویر کے حکم میں ہے نیز بعض خاکے تو کفر کی حد تک پہنچتے ہیں جس میں شعائر اللہ کی توہین ہوتی ہے، ایسے خاکوں کو دیکھنا قطعاً جائز نہیں ہے۔'' (موبائل فون کے شرعی احکام ص ۴۷)

۲۴۷۔ مصنف کتب کثیرہ وشارح مسلم شریف استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مہتمم جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ کا موقف:

جز نمبر ۱: مذکورہ بالا کتاب ''موبائل فون کے شرعی احکام'' پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ''مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی جید عالم دین، لائق مدرس، قابل مفتی اور بہترین مضمون نگار ہیں، موبائل فون سے متعلق جدید ترین مسائل کے بارے میں موصوف نے جو کچھ لکھا یقیناً قابل ستائش وتحسین ہے۔ حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب، حضرت مولانا مفتی مختار اللہ حقانی اور حضرت مولانا عبداللہ شاہ صاحب کے معائنہ اور تصدیق کے بعد فقہی مسائل کی صحت اور ثقاہت کے بارے میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے......'' (موبائل فون کے شرعی احکام ص ۷ طبع سوم)

جز نمبر ۲: حضرت حقانی صاحب مدظلہم کو مروج تصویر کے متعلق ادارہ نے خط لکھا تو حضرت جامعہ کے لیٹر پیڈ پر خط کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ڈیجیٹل تصویر کی حرمت اپنی جگہ مسلّم مگر اب تو اللہ معاف کرے علماء، صوفیاء، مفتیانِ کرام، پیرانِ عظام سب موبائل سے تصاویر کی لعنت میں گرفتار ہیں، اس حوالے سے بھی ٹھوس اور مضبوط قدم اٹھانا چاہئے۔ والسلام عبدالقیوم حقانی......۸ شوال ۱۴۳۹ھ''

نوٹ: تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۲۴۸۔ حضرت مولانا مفتی مختار اللہ حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مفتی ومدرس ونگران شعبہ تخصص والافتاء دارالعلوم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کا فتویٰ:

مذکورہ بالا کتاب ''موبائل فون کے شرعی احکام'' کی تائید وتعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ٹیلی فون اور موبائل فون سے بھی نت نئے مسائل نے جنم لیا مثلاً تصویر کشی، گیم کھیلنا، گانے بجانے رنگ ٹون کے طور پر استعمال کرنا، نماز میں موبائل بند کرنا وغیرہ، انہی مسائل کو برادر مکرم مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی حفظہ اللہ نے فتاوی جات اور فقہی کتب سے نہایت مدلل و تحقیقی انداز میں حل فرما کر موبائل فون کے صارفین پر احسان فرمایا ہے'' (موبائل فون کے شرعی احکام ص ۱۱)

۲۴۹۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سید عبداللہ شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ استاذ حدیث ونگران دارالافتاء دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ کا موقف:

اسی کتاب ''موبائل فون کے شرعی احکام'' کی تعریف وتائید میں لکھتے ہیں:

جز نمبر ۱: ''......اسی سلسلہ میں موبائل فون کی ایجاد سے بھی بے شمار مسائل رونما ہوئے ہیں جن کے حل کرنے کے لئے برادرِ محترم مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی نے نہایت محتاط انداز میں قلم اٹھا کر ہر پہلو پر سیر حاصل بحث کی ہے، امید ہے کہ یہ کتاب ''موبائل فون کے شرعی احکام'' عوام وخواص کے لئے یکساں مفید ہوگی'' (موبائل فون کے شرعی احکام ص ۱۰)

جز نمبر ۲: مؤلف کتاب ''موبائل فون کے شرعی احکام'' تحریر فرماتے ہیں: ''استاذی واستاذ العلماء حضرت مولانا مفتی عبداللہ شاہ صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ حج مبارک کے لئے لوگ لاکھوں روپے خرچ کر کے وہاں پر طواف کے دوران موبائل پر باتیں کرتے ہیں نیز دورانِ طواف بذریعہ موبائل فون ویڈیو اور تصویر سازی کرتے ہیں، دورانِ طواف یہ عمل نہایت قبیح ہے۔'' (ایضاً ص ۴۶)

۲۵۰۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس وصدر مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کا فتوی:

''موبائل فون کے شرعی احکام'' کتاب کی تائید وتوثیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جز نمبر ۱: ''حضرت مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی صاحب ایک جید عالم، فاضل مفتی اور مدرس ہیں، جامعہ ابو ہریرہ کے دارالافتاء کے نگرانِ اعلیٰ بھی ہیں، انہوں نے اس اہم موضوع سے متعلق

اہم فقہی مسائل حل کیے ہیں اور مستند فتاویٰ جات نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ مدلل انداز میں جمع کئے ہیں جو وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کر رہے ہیں، جس کے پاس بھی موبائل ہے تو اس کے لئے اس کتاب سے استفادہ کرنا ضروری ہے......'' (موبائل فون کے شرعی احکام ص ۹ طبع سوم)

مفتی صاحب اسی کتاب کے تیسرے ایڈیشن پر تقریظ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''عزیزم و محترم برادرم مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی صاحب کا الفاظ کے لحاظ سے مختصر رسالہ اور مضمون کے لحاظ سے مفصل مقالہ ''موبائل فون کے شرعی احکام'' کے نام سے منظر عام پر آتے ہی مقبولیت عامہ کے شرف سے مزین ہوا اور عوام و خواص سے اس کا طلب اتنا بڑھ گیا کہ بہت کم عرصہ میں اس کا تیسرا ایڈیشن خواہشمند حضرات کے سامنے پیش ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کی مقبولیت میں اضافہ عطا فرماویں......'' (موبائل فون کے شرعی احکام پچھلی جانب کے ٹائٹل کا اندرونی صفحہ طبع سوم)

نوٹ: واضح رہے کہ اس کتاب کا پہلا اور دوسرا سوال ہی تصویر کے متعلق ہے جس کے جواب میں موبائل کی تصویر کو ناجائز اور حرام لکھا گیا ہے، اس کے علاوہ متفقہ فتوی پر بھی مفتی غلام قادر صاحب کے دستخط موجود ہیں، ذیل میں وہ فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

جز نمبر ۲: ''جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع و حرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت و اباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد و تبصرہ ص ۳۴۵ - ۳۴۶، تحقیق و ترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۲۵۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب دامت برکاتہم مفتی دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ و مدیر مجلّہ المصطفیٰ بہاولپور کا فتویٰ:

''ڈیجیٹل کیمرہ سے بنائی جانے والی تصویر شرعاً تصویر کے حکم میں داخل ہے، حرمت کے لحاظ سے اس پر وہی احکامات جاری ہوں گے جو تصویر کے ہیں سوائے مواضع ضرورت کے...... باقی جو باتیں آپ نے سوال میں ذکر کی ہیں (واٹس اپ پر فوٹو لگانا، بھیجنا، کھانا کھاتے وقت ویڈیو بنانا، مسجد میں ہر بیان کی، ہر محفل کی ویڈیو و تصویر بنانا، اپنے بزرگوں کی تصویر بنانا، بچوں کی تصویر یادگار کے طور پر بنا نا رکھنا، دعا مانگتے ہوئے ویڈیو بنوانا، اصلاحی مجالس، عقائد و مسائل کی ہر مجلس کی ویڈیو بنانا، اخبار پر تصویر کے ساتھ آنا، ٹی وی پر نامحرم عورتوں کے پاس بیٹھ کر دین کی بات کرنا، سی ڈی کیسٹ کے کور کے اوپر اپنی تصویر بنا کر پیکنگ بنانا...... ماخوذ از سوال) وہ سب شرعی ضرورت سے جدا چیزیں ہیں شرعاً ان میں سے کسی بھی چیز کی اجازت نہیں خصوصاً دینی محافل میں تصویر کشی، دینی محافل کی برکات و انوارات کو ضائع کرنے کے مترادف ہے نیز ٹی وی پر نامحرموں کے ساتھ بیٹھنا پھر دین کی باتیں کرنا تو دین کے ساتھ مذاق اور استہزاء ہے، اسی طرح بیوی کی عریاں تصویر کو موبائل میں محفوظ رکھنا نہ صرف حرام ہے بلکہ بے حیائی اور دیوثیت کی اعلیٰ مثال ہے......''

ضروری وضاحت:

''دارالعلوم (کراچی) کے حضرات ڈیجیٹل کیمرہ سے تصویر کے لئے بہت سی قیود لگاتے ہیں جن کا خیال نہ رکھنے پر وہ بھی اسے ناجائز ہی کہتے ہیں...... ان شرائط کو تصویر بنانے والے یکسر فراموش کر دیتے ہیں اور اپنے اس شنیع عمل پر دارالعلوم کے فتویٰ کی چادر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، ان لوگوں کا یہ طرزِ عمل سوائے اتباع ہویٰ کے اور کچھ نہیں۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہئے کہ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ بھی جمہور کے موافق ڈیجیٹل تصویر کی حرمت پر ہے...... ھٰذا ما عندی واللّٰہ اعلم بالصواب.''

الجواب صحیح: عطاء الرحمٰن ۲۸/ ۷/ ۱۴۳۹ھ (تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے)

۲۵۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء ومہتمم جامعہ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور نے درج بالا فتوی کی تصدیق فرمائی ہے۔

نوٹ: مکمل فتوی ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۲۵۳۔ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی مدظلہم اپنی مرتب کردہ تفسیر ''گلدستۂ تفاسیر'' میں فرماتے ہیں:

جز نمبر ا: ''ذی روح کی تصاویر کا بنانا اور استعمال کرنا ہماری شریعت میں حرام کیا گیا، رسول اللہ ﷺ کی احادیث صحیحہ متواترہ سے اس کی حرمت ثابت ہے جس کے احکام تفصیل سے علماء نے مستقل تصانیف میں جمع کردیئے ہیں۔ یہ وضاحت یہاں اس لئے عرض کی گئی کہ آج کل تصاویر کے بنانے اور اس کے استعمال کرنے کا گناہ وبائے عام کی طرح پھیلا ہوا ہے جبکہ احادیث میں اس پر شدید وعیدیں آئی ہیں...... اللہ تعالیٰ اس لعنت سے مسلمانوں کو بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

(درسِ قرآن جلد ۵ حصہ پارہ ۲۱ تا ۲۵ ص ۲۱۴)

جز نمبر ۲: ''شریعت اسلام نے صرف ایک وجہ سے نہیں بہت سے اسباب پر نظر کر کے جاندار کی تصاویر بنانے اور اس کو استعمال کرنے کو حرام قرار دے دیا ہے اب اگر کسی خاص فرد میں فرض کرلیں کہ وہ اسباب اتفاق سے موجود نہ ہوں تو اس اتفاقی واقعہ سے قانونِ شرعی نہیں بدل سکتا۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا قطعاً غلط ہے کہ فوٹو تصویر سے خارج ہے کیونکہ وہ تو ظل اور عکس ہے جیسے آئینہ اور پانی وغیرہ میں آجاتا ہے تو جس طرح آئینہ میں اپنی صورت دیکھنا جائز ہے ایسے ہی فوٹو کی تصویر بھی جائز ہے، جواب واضح ہے کہ عکس اور ظل اُس وقت تک عکس ہے جب تک وہ کسی ذریعہ سے قائم و پائیدار نہ بنالیا جائے جیسے آئینہ یا پانی میں اپنا عکس جس وقت پانی کے مقابلہ سے آپ ہٹ جائیں گے ختم ہوجائے گا، اگر آئینہ کے اوپر کسی مسالہ اور آلہ کے ذریعہ اس صورت کے عکس کو پائیدار بنادیا جائے تو یہی تصویر ہوجائے گی جس کی حرمت وممانعت احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔''

(معارف مفتی اعظم بحوالہ گلدستۂ تفاسیر ج ۶ ص ۳۴، ۳۵ مرتب مولانا عبدالقیوم مدظلہم مہاجر مدنی، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، تاریخ اشاعت ربیع الاول ۱۴۳۷ھ)

اِس تفسیر کے پسند فرمودہ کے تحت مندرجہ ذیل علمائے کرام کے اسماء گرامی لکھے ہیں:

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

۲۵۴۔ محقق و مدقق شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مد ظلہم

۲۵۵۔ شیخ الحدیث فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبد الستار صاحب رحمہ اللہ دارالعلوم کبیر والا

۲۵۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد طیب صاحب فیض آبادی مد ظلہم خلیفۂ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سابق مدرس دارالعلوم دیوبند نے بھی اس تفسیر پر تقریظ لکھی ہے۔

۲۵۷۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ انڈیا کا فتوی:

اپنے مرتب کردہ فتاوی ''جامع الفتاوی سنہ طبع ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ'' میں فرماتے ہیں:

جز نمبر ۱: ''جو شخص ٹی وی اور ویڈیو فلم کو جائز کہتا ہے وہ تو بالکل غلط کہتا ہے، شریعت میں تصویر مطلقاً حرام ہے خواہ دقیانوسی زمانے کے لوگوں نے ہاتھ سے بنائی ہو یا جدید سائنسی ترقی نے اسے ایجاد کیا ہو......'' (جامع الفتاویٰ ج ۴ ص ۶۳ مرتب مفتی مہربان علی صاحب رحمہ اللہ، تکمیل ترتیب تخریج واضافہ اشرفیہ مجلس علم وتحقیق، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

جز نمبر ۲: ''ٹیلی ویژن کا مدار تصویر ہے اور تصویر کا ملعون ہونا ہر مسلمان کو معلوم ہے اور کسی ملعون چیز کو کسی نیک کام کا ذریعہ بنانا بھی درست نہیں مثلاً شراب سے وضو کر کے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے تمام اہل علم اس پر متفق ہیں کہ عکسی تصویریں جو کیمرے سے لی جاتی ہیں ان کا حکم تصویر ہی کا ہے خواہ متحرک ہو یا ساکن۔'' (آپ کے مسائل ج ۷ ص ۳۷۹ بحوالہ جامع الفتاوی ج ۴ ص ۶۶)

جز نمبر ۳: ''ویڈیو فلم پر تصویریں لی جاتی ہیں اور تصویر جاندار کی حرام ہے اور شریعت اسلام میں حرام کام کی اجازت نہیں......'' (جامع الفتاوی ج ۴ ص ۲۶)

جز نمبر ۴: ''علماء کا ٹیلی ویژن پر آنا تصویر کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتا......'' (جامع الفتاوی ج ۴ ص ۸۰)

جامع الفتاوی پر مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی مد ظلہم خلیفہ مجاز حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تقریظ لکھی ہے اور ان کا اپنا فتوی (نمبر شمار ۶۴ کے تحت)

گزر چکا ہے۔

۲۵۸۔ استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا فتاوی ''جامع الفتاوی'' پر مقدمہ لکھا ہے۔(مرتب ''خیر الفتاوی'' جامعہ خیر المدارس ملتان)

۲۵۹۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محبوب احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ فاضل جامعہ دارالعلوم کبیر والا کا فتوی:

''کیمرے کی تصویر کا حکم''...... ''یہ عنوان مستقل اس لئے قائم کیا ہے کہ جمہور امت کے برعکس بعض آزاد طبع نے کیمرے کی تصویر کو مجسم تصویر کے حکم سے جدا و مباح قرار دیا ہے...... جمہور اہل علم وارباب فتویٰ وتقویٰ نے کیمرے کی تصویر کا حکم وہی بیان کیا ہے جو سایہ دار اور مجسم تصویر کا ہے اور مصر کے علماء و محققین کے نزدیک مایہ ناز اور محقق مفتی کفایت اللہ نے کفایت المفتی ''کتاب الحظر والاباحۃ ج۹ ص۲۴۳'' میں بتصریح لکھا ہے فوٹو گرافی کا پیشہ حرام ہے......''

(انعام المعبود شرح سنن ابوداؤد ج۴ ص۱۲۷ تحت کتاب اللباس از مفتی محبوب احمد صاحب مدظلہ)

آگے مزید مروج تصاویر کے متعلق فرماتے ہیں: ''اب رہ جاتی ہے بات ٹیلی ویژن، ویڈیو اور کمپیوٹر کی تصویر کی تو اس کے بارے میں جمہور اہل فتاویٰ کا فتویٰ عدم جواز کا ہے...... یہ حضرات یہی کہتے ہیں کہ ان کی تصاویر کا وہی حکم ہے جو دوسری عام تصاویر کا ہے، آج کل دنیا میں جتنے ٹی وی چینل ہیں ان میں ہمارے علم کے مطابق ایک بھی ایسا نہیں جس میں کوئی شرعی قباحت نہ پائی جاتی ہو، غیر محرم کی تصویر (وہ بھی نیم عریاں یا بالکل عریاں) سے کوئی چینل بھی خالی نہیں اس لئے حیاء وحفاظت ان سے اجتناب واحتراز میں ہے (کشف) تصاویر کے شیوع اور کثرت ابتلاء کی وجہ سے یہ بحث قدرے تفصیل سے درج کر دی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے اور منکرات سے بچائے۔'' (انعام المعبود ج۴ ص۱۳۵ تحت کتاب اللباس)

نوٹ: اس کتاب ''انعام المعبود شرح سنن ابی داؤد'' پر مندرجہ ذیل علمائے کرام نے تقاریظ تحریر فرمائی ہیں:

۲۶۰۔ شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث ومہتمم دارالعلوم کبیر والا

حضرت فرماتے ہیں: ''...... احادیث پر اعراب، سلیس ترجمہ، عام فہم تشریح اور اختلافی مسائل کی عمدہ تحقیق اس کتاب کی خاصیات میں سے ہیں......عزیزم نے اپنی شرح میں جو بات تحریر کی ہے باحوالہ تحریر کی ہے۔'' (انعام المعبود ص۵)

۲۶۱۔ قادر الکلام، امام صرف ونحو، استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب دامت برکاتہم خیر المدارس ملتان (انعام المعبود ص۶)

۲۶۲۔ شیخ التفسیر والحدیث مولانا عبدالرحمٰن جامی صاحب مدظلہ العالی بانی ومدیر جامعہ حفصہ جھنگ موڑ مظفر گڑھ ومدرس جامعہ رحیمیہ ملتان (انعام المعبود ص۸)

۲۶۳۔ حضرت مولانا عبدالستار واحدی صاحب دامت برکاتہم بانی ومدیر مدرسہ زینت البنات ومدرسہ واحدیہ ملیر، خطیب جامع مسجد اقصیٰ کراچی (انعام المعبود ص۹)

۲۶۴۔ مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب دامت برکاتہم بانی ورئیس جامعہ مصباح العلوم محمودیہ وخطیب مریم مسجد منظور کالونی کراچی خلیفہ مجاز حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ (انعام المعبود ص۱۰)

۲۶۵۔ شیخ القرآن والحدیث حضرت مفتی قاری عبدالرؤف رحیمی صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ عربیہ نواب شاہ سندھ (انعام المعبود ص۱۱)

☆ نیز شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمنقول مولانا منظور احمد نعمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مہتمم جامعہ عربیہ احیاء العلوم رحیم یار خان نے بھی اس کتاب پر تقریظ لکھی ہے۔

۲۶۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کبیر والا کا فتوی:

جز نمبر ۱: مفتی صاحب نے مندرجہ بالا کتاب ''انعام المعبود شرح سنن ابی داؤد'' پر تقریظ تحریر

فرمائی ہے۔(انعام المعبود ص ۷)

جز نمبر۲: ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’شادی بیاہ، کرکٹ میچ، فلم، مذہبی پروگرام یا دنیوی پروگرام کی ویڈیو عام ہے کہ وہ کیمرہ کے ذریعہ بنائی گئی ہو یا موبائل کے ذریعے سے، اسی طرح وہ ویڈیو سی ڈی میں محفوظ ہو یا میموری کارڈ میں یا ٹی وی پروگرام ہوں یہ سارے تصویر کے حکم میں ہیں اور تصویر کا بنانا اور رکھنا ناجائز اور حرام ہے کیونکہ تصویر سازی کی حرمت پہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور ائمہ فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اجماع بھی ہے اور احادیث مبارکہ میں بھی تصویر کے بارے میں سخت وعید آئی ہیں کہ جس گھر میں جاندار کی تصویر موجود ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، اسی طرح تصویر بنانے والے کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ اس طرح کی ویڈیو وغیرہ میں بے حیائی کے ساتھ ساتھ غیر محرم کی تصویریں بھی ہوتی ہیں اور نامحرم مرد کی تصویر کا کسی نامحرم عورت کو، نامحرم عورت کی تصویر کا نامحرم مرد کو دیکھنا ناجائز اور حرام ہے، خلاصہ یہ ہوا کہ کسی طرح کی ویڈیو، ٹی وی پروگرام وغیرہ کا دیکھنا جائز نہیں ہے‘‘ (فتوی نمبر ۲۶۵۶۷)

جز نمبر۳: ’’جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا ہے، جاندار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں عرف و عادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلات صنع وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے، اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں اس لئے تصویر کی اباحیت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اجراء یا علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت و اباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔ مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلاف شرع امور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔‘‘

(مروجہ اسلامی بینکاری تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد و تبصرہ ص ۳۴۵-۳۴۶، تحقیق و ترتیب رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی طبع ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۲۶۷۔ حضرت مولانا مفتی تنظیم عالم قاسمی صاحب مدظلہم استاذ الحدیث دارالعلوم سبیل السلام

حیدرآباد (انڈیا) فرماتے ہیں:

''......حرام اشیاء کی تجارت نہ کیجئے، جو اشیاء اسلام نے حرام قرار دی ہیں ان کو مال تجارت بنانا یا ان کی خرید وفروخت کرنا بھی حرام ہے جیسے شراب، افیون، ہیروئن وغیرہ......اسی طرح لاٹری، سٹہ بازی، قُحبہ گری، سودی لین دین، اخلاق سوز فلمیں اور آڈیو ویڈیو کیسٹس، آلات موسیقی، گانے بجانے کے اسکول یا اکیڈمیاں، اخلاق سوز ناول، فحش لٹریچر اور رسالے وغیرہ اس ممانعت میں شامل ہیں۔'' (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند شمارہ ۱۲ ج ۹۹/صفر ۱۴۳۷ھ/ دسمبر ۲۰۱۵ء)

۲۶۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد خالد حسین نیموی قاسمی صاحب دامت برکاتہم ناظم تعلیمات جامعہ بدرالاسلام بیگوسرائے رکن الاتحاد العالمی المسلمین فرماتے ہیں:

''موجودہ زمانے میں باکسنگ، مکا بازی، فری سٹائل فائٹنگ کے جو مقابلے منعقد ہوتے ہیں وہ شریعت اسلامی میں بالکل حرام ہیں، اسے جائز ورزش کا نام نہیں دیا جا سکتا، ایسے باکسنگ مقابلوں کو ٹی وی پر براہِ راست نشر کرنا بھی جائز نہیں...... وہ بڑے ویڈیو گیم جن میں جانداروں کی تصویریں واضح ہوں، یہ کھیل تصویر کی حرمت کی وجہ سے ناجائز ہوں گے''......مزید ''تعلیم وتذکیر کے لئے فلموں کا استعمال'' کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں: ''فلم درحقیقت عکس بندی کا نام ہے یہ عکس بندی جاندار چیزوں کی بھی ہوتی ہے اور بے جان چیزوں کی بھی، جاندار کی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا کسی حال میں بھی درست نہیں ہے خواہ ہاتھ کے ذریعہ ہو یا پریس پر چھاپ کر یا سانچہ اور مشین میں ڈال کر...... ویڈیو اور کیمرہ کی تصویر بھی درحقیقت تصویر ہی ہے، اس سلسلہ میں عرب کے بعض غیر محتاط علماء کے ضعیف اقوال کو وجہ جواز نہیں بنایا جا سکتا، لہٰذا جاندار چیزوں کی فلم بندی کسی حال میں درست نہیں......ضرورت کے مواقع مستثنیٰ ہیں، تعلیمی مقاصد وتذکیری مقاصد ضرورت میں شامل نہیں...... کارٹون جو اخباروں اور ٹیلی ویژن میں مروج ہے جس میں سر بھی ہوتا ہے چہرہ بھی ہوتا ہے...... کارٹون جو موجودہ زمانے میں مروج ہے وہ بھی تصویر کے حکم میں داخل ہیں...... کارٹون بنانا چونکہ گناہ کا کام ہے اس لئے اس کو ذریعۂ آمدن بنانا اور اس مقصد کے لئے

ملازمت کرنا گناہ کے کاموں پر تعاون ہونے کی وجہ سے ممنوع ہوگا۔‘‘

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند شمارہ ۱۰-۱۱ ج ۹۶ ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ محرم ۱۴۳۴ھ بمطابق اکتوبر نومبر ۲۰۱۲ء)

۲۶۹۔ حضرت مولانا مفتی شعیب احمد صاحب مدظلہم دارالافتاء والتحقیق جامعہ دارالتقویٰ لاہور کا فتویٰ:

جز نمبر ۱: ’’ہماری تحقیق میں ویڈیو ممنوع اور غیر شرعی تصویر کے زمرے میں آتی ہے اور کسی نیک کام کے لئے غیر شرعی طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں لہٰذا ٹی وی پر ویڈیو تبلیغ ونعت شرعاً جائز نہیں......‘‘

(فتویٰ نمبر ۱۲/۲۱۲ بتاریخ ۱۳/۱۰/ ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۸ جون ۲۰۱۸ء......استفتاء نمبر ۵۳۲۳)

جز نمبر ۲: ’’تصویر وہ عکس ہے جو محفوظ ہو جائے اور جب چاہیں اسے دیکھ سکیں، اس لئے جاندار کی ڈیجیٹل تصویر اور ویڈیو بھی تصویر ہی ہے اور ناجائز ہے...... ایک سوال ’’مساجد و مدارس، خانقاہوں میں حتیٰ کہ بیت اللہ و مسجد نبوی میں موبائل فون سے فوٹو اتارنا، بھیجنا، واٹس ایپ پہ لگانا، قانون شریعت میں کیسا ہے؟‘‘ کے جواب میں لکھتے ہیں...... جائز نہیں‘‘

(فتویٰ نمبر ۱۲/ ۲۲۸ بتاریخ ۱۶/۱۰/ ۱۴۳۹ھ بمطابق یکم جولائی ۲۰۱۸ء......استفتاء نمبر ۵۲۷۵)

۲۷۰۔ حضرت مولانا مفتی محمد رفیق صاحب مدظلہم دارالافتاء والتحقیق جامعہ دارالتقویٰ لاہور کا فتویٰ:

جز نمبر ۱: ’’ہماری تحقیق میں ویڈیو ممنوع اور غیر شرعی تصویر کے زمرے میں آتی ہے اور کسی نیک کام کے لئے غیر شرعی طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں لہٰذا ٹی وی پر ویڈیو تبلیغ ونعت شرعاً جائز نہیں......‘‘

(فتویٰ نمبر ۱۲/۲۱۲ بتاریخ ۱۳/۱۰/ ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۸ جون ۲۰۱۸ء......استفتاء نمبر ۵۳۲۳)

جز نمبر ۲: ’’تصویر وہ عکس ہے جو محفوظ ہو جائے اور جب چاہیں اسے دیکھ سکیں، اس لئے جاندار کی ڈیجیٹل تصویر اور ویڈیو بھی تصویر ہی ہے اور ناجائز ہے...... ایک سوال ’’مساجد و مدارس، خانقاہوں میں حتیٰ کہ بیت اللہ و مسجد نبوی میں موبائل فون سے فوٹو اتارنا، بھیجنا، واٹس ایپ پہ لگانا، قانون شریعت میں کیسا ہے؟‘‘ کے جواب میں لکھتے ہیں...... جائز نہیں‘‘

(فتویٰ نمبر ۱۲/ ۲۲۸ بتاریخ ۱۶/۱۰/ ۱۴۳۹ھ بمطابق یکم جولائی ۲۰۱۸ء......استفتاء نمبر ۵۲۷۵)

۲۷۱۔ حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن سہارنپوری صاحب مدظلہم انڈیا فرماتے ہیں:

''ٹی وی پر میچ دیکھنا بھی خطرات سے خالی نہیں بہت سی خرابیوں کو ذکر کیا جاتا ہے......

''قصداً تصاویر دیکھنا'' یہ بات بھی ذہن نشین رہے ٹی وی پر بہت سی تصاویر ہوتی ہیں، ہر ایک تصویر دیکھنے کا الگ گناہ ہوتا ہے...... ٹی وی سے دلچسپی رکھنے والا بھلائی کے کاموں سے محروم رہتا ہے......'' (ماہنامہ دار العلوم دیوبند شمارہ ۶ ج ۱۰۰ شعبان ۱۴۳۷ھ بمطابق جون ۲۰۱۶ء)

۲۷۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد ارشاد قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھاگلپوری استاذ الحدیث والافتاء جامعہ ریاض العلوم گورینی جونپور فرماتے ہیں:

جز نمبر ۱: ''ایسی چیز جو گانے بجانے سے متعلق ہو، اجنبی عورتوں کی تصویریں ہوں، فحاشی کی چیزیں، اس کا خریدنا فروخت کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ ٹی وی گناہ کبیرہ کا سرچشمہ ہے، اس میں آنکھ کا زنا، کان کا زنا، قلب کا زنا ہے، اس میں زنا اور فحاشی کی دعوت ہے، مسلمانوں کے لئے حرام ہے، تھوڑے سے دنیاوی فائدے کے لئے ایمان کو پامال کرنا، ذہن اور معاشرہ کو فحاشی اور بے حیائی میں مبتلا کرنا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں، جن امور کی حضرات انبیاء نے ممانعت کی ہے ان حرام امور کی ترویج ہوتی ہے...... پس اے مسلمانو! ٹی وی کو استعمال کرو نہ اس کی دکانداری کرو، نہ اس کی تجارت کرو...... سن لو اے ٹی وی بیچنے والو اور تجارت کرنے والو! ٹی وی کی تجارت فواحش کی اشاعت اور گناہ کبیرہ پر اعانت ہے جس قدر لوگ ٹی وی خرید کر یہاں سے لے جائیں گے اور ٹی وی دیکھنے کا گناہ کریں گے...... مجالس الابرار میں ہے آج کل ہمارے دکاندار حضرات ریڈیو ٹی وی کو آمدنی کی زیادتی کا سبب سمجھتے ہیں حالانکہ دن بھر جتنے لوگ اس دکان پر گانے اور عورتوں کی تصاویر دیکھنے کا گناہ کرتے ہیں وہ سب جمع کر کے اس دکاندار کی گردن پر ڈالا جائے گا......''

(تاجرو! جنت کیسے جاؤ گے؟ ص ۱۰۲-۱۰۳ سنہ طبع ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ ناشر مکتبۃ الحرمین لاہور)

جز نمبر ۲: فقہی مباحث ج ۲۷ میں حضرت مفتی ارشاد صاحب مدظلہم کا مضمون شایع ہوا ہے، مرتب فقہی مباحث خلاصہ لکھتے ہیں:

''ویڈیو کیسٹ'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''عدم جواز کی رائے اپنانے والوں میں مولانا برہان الدین سنبھلی، مولانا ارشاد قاسمی، مولانا عبداللطیف پالنپوری، مولانا زبیر احمد قاسمی، مولانا اختر امام عادل، مولانا محمد قاسم مظفر پوری اور مولانا عبدالقیوم پالنپوری کے اسمائے گرامی ہیں۔'' (فقہی مباحث ج ۲۷ ص ۴۱)

۲۷۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد اشرف عاطف صاحب دامت برکاتہم سابق صدر مفتی دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال ایک سوال کا جواب تحریر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اگر اتصال صفوف ہو بھی تو محض ٹی وی کی آواز پر نماز کی ادائیگی مکروہ ہوگی کیونکہ ایک تو ٹی وی پر تصاویر کا آنا اور دوسرے اس قسم کی نماز میں ٹی وی کی طرف ہی دھیان رہے گا نماز میں خشوع وخضوع باقی نہ رہے گا'' (جدید فقہی مسائل ص ۲۴-۲۵ سنہ اشاعت ۲۰۰۷ء ناشر مکی دارالکتب لاہور)

۲۷۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد کامران صدیق صاحب دامت برکاتہم رئیس دارالافتاء والارشاد راولپنڈی/ خلیفۂ مجاز فقیہ وقت مفتی حمید اللہ جان صاحب رحمہ اللہ کا فتوی:

''مسجد، مدرسہ، دینی مراکز، حرمین شریفین ہوں یا دنیوی امور پر مشتمل مجالس ومحافل ہوں جاندار ذی روح کی تصویر یا ویڈیو بنوانا/ بنانا ناجائز ہے نیز آلات کے بدلنے سے حکم نہیں بدلتا (الامور بمقاصدھا) عوام کا کہنا کہ یادگار کے طور پر بناتے ہیں اور ایسا کرنا ضروری ہے شریعت مطہرہ کی روشنی میں کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ جس گھر یا کمرے میں تصاویر (جاندار کی) موجود ہوں یا ٹی وی وغیرہ پر ویڈیو چل رہی ہو تو اس گھر میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے اور ٹی وی تو گناہوں کا مجموعہ ہے...... کتبہ محمد کامران صدیق عفی عنہ ۴ ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ دارالافتاء والارشاد راولپنڈی۔'' (فتویٰ نمبر ۱۰-۱۰/۷/۰۶)

۲۷۵۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی صاحب مدظلہم بانی ومہتمم جامعہ ربانی منوروا شریف سمستی پور بہار الہند کا فتوی:

جز نمبر ۱: ''تصویر بنانے، رکھنے اور اسے دیکھ کر لطف اندوز ہونے کے تینوں مراحل کو فقہاء نے

معصیت میں شمار کیا ہے، ذی روح کی تصویر سازی کسی صورت میں اور کسی کے نزدیک جائز نہیں...... حاصل یہ ہے کہ ٹی وی فحشاء ومنکرات کی اشاعت سے کتنا ہی پاک ہو اس میں کوئی غیر شرعی عمل نہ ہو اور سارا اختیار محتاط ومتدین طبقہ کے ہاتھوں میں ہو لیکن تصویر سازی، تصویر نمائی اور تصویر بینی کے مراحل سے گزرے بغیر چارہ نہیں اور تصویر رکھنے اور دیکھنے کی بعض جائز صورتیں تو ممکن ہیں لیکن تصویر سازی کے جواز کی کوئی صورت نہیں۔'' (جدید فقہی مباحث ج ۲۷ ص ۳۸-۳۹)

جز نمبر ۲: مرتب فقہی مباحث ''ویڈیو کیسٹ'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''عدم جواز کی رائے اپنانے والوں میں مولانا برہان الدین سنبھلی، مولانا ارشاد قاسمی، مولانا عبداللطیف پالنپوری، مولانا زبیر احمد قاسمی، مولانا اختر امام عادل، مولانا محمد قاسم مظفر پوری اور مولانا عبدالقیوم پالنپوری کے اسمائے گرامی ہیں۔'' (فقہی مباحث ج ۲۷ ص ۴۱)

۲۷۶۔ حضرت مولانا مفتی عبداللطیف پالنپوری صاحب مدظلہم جامعہ نذیریہ گجرات انڈیا کا فتوی:

مرتب فقہی مباحث ''ویڈیو کیسٹ'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''عدم جواز کی رائے اپنانے والوں میں مولانا برہان الدین سنبھلی، مولانا ارشاد قاسمی، مولانا عبداللطیف پالنپوری، مولانا زبیر احمد قاسمی، مولانا اختر امام عادل، مولانا محمد قاسم مظفر پوری اور مولانا عبدالقیوم پالنپوری کے اسمائے گرامی ہیں۔'' (فقہی مباحث ج ۲۷ ص ۴۱)

۲۷۷۔ حضرت مولانا مفتی زبیر احمد قاسمی صاحب مدظلہم اشرف العلوم سیتامڑھی انڈیا کا فتوی:

مرتب فقہی مباحث ''ویڈیو کیسٹ'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''عدم جواز کی رائے اپنانے والوں میں مولانا برہان الدین سنبھلی، مولانا ارشاد قاسمی، مولانا عبداللطیف پالنپوری، مولانا زبیر احمد قاسمی، مولانا اختر امام عادل، مولانا محمد قاسم مظفر پوری اور مولانا عبدالقیوم پالنپوری کے اسمائے گرامی ہیں۔'' (فقہی مباحث ج ۲۷ ص ۴۱)

۲۷۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد قاسم مظفر پوری صاحب مدظلہم کا فتوی:

مرتب فقہی مباحث ''ویڈیو کیسٹ'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''عدم جواز کی رائے

اپنانے والوں میں مولانا برہان الدین سنبھلی، مولانا ارشاد قاسمی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مولانا زبیر احمد قاسمی، مولانا اختر امام عادل، مولانا محمد قاسم مظفر پوری اور مولانا عبد القیوم پالنپوری کے اسمائے گرامی ہیں۔'' (فقہی مباحث ج ۲۷ ص ۴۱)

۲۷۹۔ حضرت مولانا مفتی عبد القیوم پالنپوری صاحب مدظلہم جامعہ نذیریہ گجرات انڈیا کا فتویٰ:

مرتب فقہی مباحث ''ویڈیو کیسٹ'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''عدم جواز کی رائے اپنانے والوں میں مولانا برہان الدین سنبھلی، مولانا ارشاد قاسمی، مولانا عبد اللطیف پالنپوری، مولانا زبیر احمد قاسمی، مولانا اختر امام عادل، مولانا محمد قاسم مظفر پوری اور مولانا عبد القیوم پالنپوری کے اسمائے گرامی ہیں۔'' (فقہی مباحث ج ۲۷ ص ۴۱)

۲۸۰۔ ابو عکاشہ حضرت مولانا مفتی نور الرحیم اورکزئی صاحب حفظہ اللہ فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی فرماتے ہیں:

''چنانچہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ عام مسلمان منکرات سے بڑی حد تک مانوس ہو چکے ہیں اور حیلے بہانے تلاش کر کے ان پابندیوں سے آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں، از ان جملہ ایک حسین نظارہ آج کے دور میں تصاویر کا مجموعہ ہے جو بولنے اور چلنے پھرنے کے علاوہ...... بڑی آسانی سے جہاں جی چاہے دیکھا جا سکتا ہے، برائیوں کے صدر دروازے کو پہچانیئے، دینی دعوت کے نشر و ابلاغ کا فطری ذریعہ صوت و قلم ہیں نہ کہ انسانی تصاویر اور ویڈیو! کیونکہ شریعت اسلامیہ کی رُو سے جاندار اشیاء کی تصاویر حرام اور ناجائز، اللہ تعالیٰ سے دوری اور غیبی حقائق سے غفلت کا سبب اور دنیا و آخرت میں حرماں و بدنصیبی کا باعث ہیں، اس لئے اس تصویری فتنہ عالمگیر سے بچنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔''

(پاکدامنی کے انعامات اور بے حیائی کے نقصانات ص ۱۹۰، ۱۹۱ ناشر اسلامی کتب خانہ کراچی)

اس کتاب ''پاکدامنی کے انعامات اور بے حیائی کے نقصانات'' پر مندرجہ ذیل علماء کرام نے تقاریظ لکھی ہیں:

☆ شیخ الحدیث فقیہ العصر حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم خلیفۂ مجاز حضرت مولانا شاہ حکیم اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ رئیس دارالافتاء و مہتمم جامعہ خلفائے راشدین کراچی

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء و مہتمم جامعہ صدیقیہ گارڈن سٹی گلشن معمار کراچی

۲۸۱۔ حضرت مولانا تحسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ (مدیر الفاروق انٹرنیشنل) خلیفۂ مجاز حضرت مولانا نور محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۲۸۲۔ نور المشائخ حضرت مولانا حافظ نور محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ عثمانیہ مسجد خلیفۂ مجاز حضرت مولانا شاہ حکیم اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی مندرجہ بالا کتاب پر تقریظ لکھی ہے، حضرت کا موقف بھی مروج ڈیجیٹل تصویر کے ناجائز ہونے کا ہے۔

۲۸۳۔ امام اہل السنۃ محدث کبیر علامہ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ کے پوتے اور قائد اہل السنۃ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ تعالیٰ کے نواسے مولانا احسن خدامی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ڈیجیٹل تصویر اور ٹی وی چینل کے متعلق مفصل تحریر میں فرماتے ہیں:

جز نمبر ا: ’’آہ......ان صاحب کو کون سمجھائے کہ اگر آپ کو اپنی دینی دعوت ہی لوگوں تک پہنچانی تھی تو اسے بغیر تصویر کے صرف آڈیو کے ذریعے بھی لوگوں تک پہنچانا ممکن تھا مگر آپ نے یہ عذر کیا کہ بغیر تصویر کے صرف آڈیو کو لوگ شوق اور توجہ سے دیکھتے نہیں ہیں۔ کاش! آپ اس بات کو سمجھ سکتے کہ جس دن آپ نے لوگوں کو خوش کرنے اور ان کی دلچسپی کو ’’ضرورت اور مجبوری‘‘ کے دائرے میں شامل کیا تھا اسی روز آپ کا قبلہ مکہ سے ہٹ کر لندن کی طرف ہو گیا تھا، اب وہی طبقہ جو دین کی بات سننے کے لئے آڈیو پر قانع نہیں تھا اور ویڈیو کا تقاضا کر رہا تھا، آج وہی طبقہ سوکھی ویڈیو دیکھ کر دین کی بات سننے سے اکتا چکا ہے اور ان کے باشرع حلیوں کے اندر مچلتی نفسانی خواہشات انہیں خواتین کی زبانی موسیقی کی دھنوں کے ساتھ ساتھ ’’دین کی بات‘‘ سننے کا تقاضا کرنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ آج آپ ان کی اس خواہش کو ’’ضرورت اور مجبوری‘‘ قرار دے کر اسے پورا کرنا چاہ رہے ہیں

کل کو یہی طبقہ اس خواہش پرستی میں مزید ترقی کر کے رقص دکھانے کا مطالبہ کرے گا، پرسوں یہی طبقہ انگریزوں کے راستے پر چلتے ہوئے چوپاؤں سے بدتر ہو کر اس سے زیادہ حیا سوز مناظر دکھانے کی خواہش کرے گا......آپ کون کون سے طریقے سے ان کی خواہشات کو پورا کر کے انہیں دین کی دعوت پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائیں گے؟ ذلت، پستی اور بے غیرتی کی کون سی کھائیوں تک اپنے آپ کو گرائیں گے؟ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ابھی سے اپنے آپ کو سنبھال لیں اور ٹی وی، میڈیا کے شیطانی طریقوں کو راہِ نجات سمجھنے کی بجائے مسجد، مدرسہ، دعوت وتبلیغ اور انفرادی دعوت کے نبوی ومبارک اور پاکیزہ باوقار طریقوں کو حرز جان بنالیں؟...... جب تک ہمارے حضرات کا مجموعی مؤقف ٹی وی کے عدم جواز کا رہا، ہمارا دین دار طبقہ اس لعنت سے محفوظ رہا‘‘ (مجلّہ صفدر شمارہ ۷۹)

نوٹ: پورا مضمون بہت ہی مفصل ومدلل ہے، منگوانے کے لئے (0333-2117851) پر رابطہ فرما سکتے ہیں۔

جز نمبر ۲: حضرت مولانا احسن خدامی صاحب حفظہ اللہ کی اسی عنوان سے متعلق فکر انگیز تحریر ’’مجلّہ صفدر شمارہ ۸۷ ص ۳ تا ۵‘‘ میں ملاحظہ فرمائیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

۲۸۴۔ حضرت مولانا احسان الحق چاریاری صاحب حفظہ اللہ جامعہ حنفیہ فیصل آباد، جامعہ حسینیہ جہان سومرو سندھ کے سالانہ جلسہ کے متعلق مضمون لکھتے ہوئے پہلی سطر میں ہی لکھتے ہیں:

’’حسب سابق موبائل یا کسی بھی ذریعہ سے تصویر اور ویڈیو بنانے سے سختی سے منع کیا گیا۔ الحمد للہ......‘‘ (مجلّہ صفدر ص ۳ شمارہ ۸۸ جون ۲۰۱۸ء)

اور حضرت مولانا احسان الحق چاریاری صاحب حفظہ اللہ کا اپنا موقف بھی یہی ہے۔

۲۸۵۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ کے نواسے اور حضرت علامہ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ کے پوتے حضرت مولانا حمزہ احسانی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ مدیر مجلّہ صفدر لاہور کا موقف:

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبد المجید لدھیانوی رحمہ اللہ کے متعلق لکھے گئے مضمون

میں فرماتے ہیں: ''دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں وفاق المدارس کے اجلاس کے لئے وقت کے بڑے بڑے علماء ومشائخ جمع تھے، بدقسمتی سے ویڈیو بھی بن رہی تھی، مصلحت، مروت اور رواداری کی بنا پر سب خاموش تھے، ایسے میں ایک منکر کے خلاف آواز بلند کرنے اور سب کو توجہ دلانے والے حضرت رحمہ اللہ ہی تھے جنہوں نے کھڑے ہو کر فرمایا ''آج یہاں مسلک دیوبند کا علم وتقوی جمع ہے یا تو سب مل کر اس ویڈیو کے جواز کا فتوی دیں یا اسے بند کرائیں' جائز قرار دینے کی ہمت تو کسی کو نہ ہوئی، سب نے یہی کہا کہ اسے بند کر دیا جائے، یوں اس لعنت سے سب کی جان چھوٹی۔''

(مجلّہ صفدر شمارہ ۴۹ ص ۵۱ مارچ ۲۰۱۵ء)

۲۸۶۔ حضرت مولانا مفتی جمیل الرحمان صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ عربیہ اظہار الاسلام چکوال کا فتوی:

''جاندار چیزوں کی تصویر بنانا حرام اور ناجائز ہے......تبلیغ دین وتصوف وسلوک، عقائد ومسائل وغیرہ کے لئے ویڈیو بنانا چاہے موبائل سے ہو یا کیمرے سے، جائز نہیں ہے۔ ویڈیو چاہے محرم کی ہو یا غیر محرم کی دونوں کا دیکھنا حرام ہے۔ خبروں اور ٹی وی چینلز وغیرہ میں چونکہ تصاویر پائی جاتی ہیں اس لئے ٹی وی چینلز وغیرہ میں نوکری اور ملازمت اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔ هذا جواب صحیح /جمیل الرحمٰن عفا اللہ عنہ' (۱۷ رجب ۱۴۳۶ھ)

۲۸۷۔ حضرت مولانا مفتی عبدالرشید صاحب دامت برکاتہم العالیہ استاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ نظامیہ ملتان کا موقف:

جز نمبر ۱: ''......تصویر سازی اور فوٹو لیب میں نوکری کرنا بالاجماع حرام ہے اور باقی جن احادیث میں استثنا آیا ہے وہ ان احادیث کے معارض ہیں جن میں حرمت آئی اور شریعت کا قاعدہ ہے کہ جب حلت اور حرمت کا اجتماع ہو جائے تو حرمت کو ترجیح ہوتی ہے۔''

(خیر التوضیح اردو شرح مشکوٰۃ المصابیح ۲۱۳/۵ طبع رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ ناشر ادارہ اشاعت الخیر ملتان)

جز نمبر ۲: ایک حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: ''باقی اس حدیث کے ذریعے تمام تصاویر کی

حرمت کا حکم واضح ہے خواہ وہ ہاتھ سے بنائی گئی ہوں یا کسی آلہ یا مشین (موبائل، کیمرہ وغیرہ از ناقل) کے ذریعے، اس سے ان لوگوں پر تردید ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ عکس ہے اصل فوٹو کے حکم میں نہیں......فوٹو کی ممانعت صرف عبادت اصنام کی وجہ سے نہیں بلکہ ''تشبیہ بخلق اللّٰہ'' بھی اس کی علت ہے اور ''احیوا ماخلقتم ای انفخوا الروح فیما صورتم'' بھی اس کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہ ہر قسم کے فوٹو کے لئے عام ہے لہٰذا ہر قسم کی تصویر ناجائز ہوگی خواہ کسی آلہ سے حاصل کی جائے یا ہاتھ وغیرہ سے بنائی جائے......'' (خیر التوضیح اردو شرح مشکوٰۃ المصابیح ۲۱۴/۵)

۲۸۸۔ محقق عالم دین حضرت مولانا مفتی رب نواز صاحب حفظہ اللہ مدیر اعلیٰ مجلّہ الفتحیہ و مدرس دار العلوم فتحیہ بہاولپور تحریر فرماتے ہیں:

جز نمبر ا: ''احادیث میں تصویر کی مذمت پر جتنی وعیدیں آئی ہیں وہ ساری وعیدیں ویڈیو کیمرہ کی تصویر کو بھی شامل ہیں کیونکہ عرف عام میں انہیں بھی تصویر ہی کہا جاتا ہے۔ تفصیلات کے لئے کتاب ''ڈیجیٹل تصویر فنی وشرعی تجزیہ از حضرت مفتی شعیب عالم صاحب مدظلہ دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن'' کا مطالعہ فرمائیں۔ باقی رہا زمانہ قدیم میں تصویر کی تعریف کا مسئلہ تو اللہ جزائے خیر دے فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو جنہوں نے قیامت تک کے لئے آنے والے جدید سے جدید مسائل کا حکم لگانے کے لئے اصول بتا دیئے۔ تصویر کی حرمت کی علت ''یضاھون بخلق اللّٰہ'' ہے، جاندار کی شبیہ محرم کی کامل علت وہ ''مضاہاۃ'' ہے جس میں انسان کی صنعت اور اختیار کا دخل ہے اور حکم کا دار و مدار علت پر ہے اور یہ علت ''ے'' خود رسول اللہ ﷺ کے فرمان مبارک میں بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ چونکہ موبائل یا ویڈیو کیمروں سے بننے والی تصاویر میں یہ علت موجود ہے لہٰذا حکم بھی تصویر کا لگایا جائے گا۔ تصویر خواہ ڈیجیٹل ہو یا پرنٹ شدہ ہو دونوں ناجائز ہیں۔ تفصیلی دلائل کے لئے درج ذیل کتب ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہیں: (۱) کیمرہ، ٹی وی اور ویڈیو تصاویر علماء عرب کی نظر میں از شیخ الحدیث مفتی محمد شعیب اللہ مفتاحی مدظلہم بانی جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور (۲) ڈیجیٹل تصویر اور ٹی وی چینل کے ذریعے تبلیغ از شیخ الحدیث مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم جامعہ

خلفائے راشدین کراچی (۳) ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی از دارالافتاء جامعہ خلفائے راشدین کراچی (۴) ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتوی مع تصدیقات اکابر از شیخ الحدیث مفتی نجم الحسن امروہوی مدظلہم۔ رب نواز۔۲۰محرم ۱۴۴۰ھ‘‘ (مدیر مجلّہ الفتحیہ بہاولپور)

جز نمبر ۲: ’’مہمان کے لئے ہدایات‘‘ عنوان کے تحت ویڈیو کو خلاف شرع فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: ’’اگر وہاں خلاف شرع امور ہوں مثلاً مووی بنائی جا رہی ہو تو اس کی تردید کر دیں اور اگر وہ روکنے کے باوجود نہ رکے تو وہاں سے اٹھ جائیں......‘‘ (مجلّہ الفتحیہ ص ۳۹ شمارہ ۲۹)

جز نمبر ۳: ’’ولیمہ کے آداب‘‘ کے تحت فرماتے ہیں: ’’ولیمہ وغیرہ کے مواقع میں مووی بنانا اور بنوانا گناہ ہے، اس سے پرہیز کریں......مووی مردوں کی بنانا بھی گناہ ہے اور عورتوں کی مووی بنانا گناہ ہونے کے ساتھ بے غیرتی بھی ہے۔‘‘ (مجلّہ الفتحیہ ص ۲۶ شمارہ نمبر ۳۲)

۲۸۹۔ حضرت مولانا مفتی عارف اللہ صاحب دامت برکاتہم رئیس دارالافتاء جامعۃ الحمید لاہور کا فتوی:

’’سوال میں مذکور (موبائل سے ویڈیو بنانا، واٹس ایپ پر ایک دوسرے کو بھیجنا، سیلفیاں بنانا، مسجد ومدرسہ میں ویڈیو بنانا بنوانا، ختم بخاری کے پروگرام کی تصاویر بنانا، فیس بک پر لگانا...... ماخوذ از سوال) تمام کام ناجائز ہیں کیونکہ سب تصویر ہی کے حکم میں ہے، صرف آلہ صناعت مختلف ہونے سے حکم بدلتا نہیں جیسے کہ دیسی مٹکے میں شراب بنانے اور آج کل مشینوں کے ذریعہ شراب بنانے کا ایک ہی حکم ہے......ضرورت میں وہ امور داخل ہیں کہ اگر اس کو استعمال میں نہ لایا جائے تو دین، نفس، عقل، نسب یا مال کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو......علمائے کرام کے ویڈیو بیانات اور تصاویر کو ملک اور بیرون ملک کے بڑے بڑے مشائخ نے ناجائز قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ’’ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل ومدلل فتوی‘‘......الجواب صحیح: عارف اللہ‘‘ (فتوی نمبر ۱۸۹۵۷۳۵۹ تاریخ ۱۸/۸/۱۷)

۲۹۰۔ حضرت مولانا مفتی صادق شاہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ فاضل متخصص جامعہ حقانیہ اکوڑہ

خٹک کا فتوی:

اپنی کتاب ''موبائل فون کے شرعی مسائل'' میں فرماتے ہیں: ''تصویر اور ویڈیو بنانا کسی حالت میں درست نہیں چاہے شادی کا موقع ہو یا غم کا اور شادی (نکاح) کے مبارک موقع پر ایسی حرکتوں کا ارتکاب اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔''

(موبائل فون کے شرعی مسائل ص ۳۳ طبع سوم ۲۰۱۷ء ناشر مکتبہ عمر فاروق پشاور)

''مسجد میں ویڈیو بنانا'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''جاندار کی تصویر لینا حرام ہے......اور مسجد جیسی مقدس جگہ میں اس کا ارتکاب یقیناً گناہ بالائے گناہ ہے اس لئے اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔'' (موبائل فون کے شرعی مسائل ص ۴۸)

۲۹۱۔ حضرت مولانا مفتی اسامہ پالنپوری صاحب دامت برکاتہم استاذ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل (گجرات) کا فتوی:

''تاہم خیال رہے کہ یہ تو تصویر کے استعمال کی بات تھی البتہ تصویر بنانا بہرصورت ناجائز ہے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، محل ذلت میں استعمال کی جانے والی ہو یا محل احترام میں، بغیر سر کے ہو یا سر کے ساتھ ہو، اسی طرح وہ تصویر خواہ قلم سے بنائی جائے یا سانچہ، مشین، کیمرہ، موبائل وغیرہ سے اور خواہ تصویر سایہ دار ہو یا غیر سایہ دار، بہرصورت ناجائز اور حرام ہے۔''

(مسائل المیز ان ص ۲۹۲، ۲۹۳ مؤلف مفتی اسامہ پالنپوری صاحب مدظلہم ناشر مکتبہ عاصم دیوبند انڈیا)

نوٹ: صدر المدرسین حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالنپوری مدظلہم نے مندرجہ بالا کتاب ''مسائل المیز ان'' پر نظرِ ثانی فرمائی ہے۔

۲۹۲۔ حضرت مولانا مفتی محمد مکرم محی الدین حسامی قاسمی صاحب مدظلہم دارالعلوم حیدر آباد فرماتے ہیں:

''فلم بندی، تصویر کشی وغیرہ کوئی ایسے گناہ نہیں ہیں جن کی قباحت اور حرمت پر بھاری بھرکم دلائل قائم کئے جائیں، کتاب وسنت میں جابجا صراحت کے ساتھ ان گناہوں کی مذمت بیان کی گئی ہے'' (صدائے حق ص ۳۰-۳۱ مؤلف مفتی محمد مکرم محی الدین حسامی قاسمی، ناشر الکرم پبلشرز مغلپورہ)

۲۹۳۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین قاسمی دامت برکاتہم صدر مفتی دارالعلوم حیدرآباد نے اس کتاب ''صدائے حق'' کی تعریف فرماتے ہوئے تقریظ لکھی ہے۔(صدائے حق ص۴)

۲۹۴۔ حضرت مولانا اسلم اللہ خان صاحب رشادی رحمۃ اللہ علیہ سابق ناظم تعلیمات واستاذ حدیث جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور فرماتے ہیں:

''میں اپنے تمام گھر والوں کو تقویٰ اختیار کرنے اور جلوت وخلوت میں اللہ سے ڈرنے اور گناہوں، بے حیائی کی باتوں اور برائیوں سے بالخصوص تصویر لینے اور ٹیلی ویژن دیکھنے وغیرہ سے بچنے کی وصیت کرتا ہوں۔''

(نقوش اسلم ص ۶۷ مرتب مولانا محمد خان قاسمی جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور انڈیا)

۲۹۵۔ حضرت مولانا مفتی محمد جاوید قاسمی سہارنپوری صاحب مدظلہم سابق معین المدرسین دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں:

''آج کے دور میں ہر چیز پر جاندار کی تصویر آنے لگی ہے جبکہ بلاضرورت جاندار کی تصویر لینا یا رکھنا شرعاً جائز نہیں'' (حیاتِ خلیل ص ۴۱-۴۲ طبع ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰۱۷ء ناشر مکتبہ دارالفکر دیوبند)

۲۹۶۔ محدث العصر استاذ العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک فرماتے ہیں:

''تصاویر مطلقاً حرام ہیں'' کے تحت فرماتے ہیں: ''بعض لوگ تصاویر کے لئے حیلے اور بہانے نکالتے ہیں کہ یہ عکس ہے، تصویر نہیں ہے۔ یہ ویسے بہانے ہیں، ہر قسم ذی روح کی تصویر ناجائز اور حرام ہے، اس میں تاویلات فاسد ہیں خواہ وہ تصویر ظل ہو یا غیر ذی ظل۔''

(شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ المدنی کی درسگاہ میں ص ۱۴۴ ناشر القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ)

۲۹۷۔ عظیم مذہبی اسکالر حضرت علامہ ابوالحسن علی میاں ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف:

''...... یہ ویڈیو کا پروگرام، یہ ٹی وی کی بولتی تصویریں، یہ ریکارڈ جو سنے جاتے ہیں سب لہوالحدیث ہیں، آج سے چودہ سو سال پہلے جب یہ سب چیزیں ایجاد ہونا تو درکنار کسی نے خواب وخیال میں بھی نہیں دیکھا تھا، جس وقت کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا، اس وقت اللہ تعالیٰ کی

کتاب مقدس نے کہہ دیا تھا کہ ٹی وی اور ویڈیو وغیرہ سب لہو الحدیث ہیں۔''

(ٹی وی چینل کے نقصانات غیر مطبوعہ ص ۱۰۲ از مفتی اعظم ہاشمی صاحب)

۲۹۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد عمرانور صاحب مدظلہم فاضل بنوری ٹاؤن کراچی کا فتوی:

''میڈیا خصوصاً ٹی وی چینل پہ آ کر اسلام کی خدمت کسی طور ممکن نہیں ہاں البتہ اسلام اور مسلمانوں کی توہین وتضحیک ضرور ممکن ہے، میڈیا اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ کبھی نہیں ہو سکتا......میڈیا کے ذریعے جو حضرات اسلام کی تبلیغ وترویج چاہتے ہیں اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ کسی کچرے کے ڈھیر پر عنبر وعود جیسی خوشبو رکھ دی جائے اور وہاں سے گزرنے والوں سے امید کی جائے کہ وہ اس کچرے میں رکھی ہوئی خوشبو سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ ٹی وی چینل کا رنگین اسلام اس وقت تک مسلمان اور خاص طور پر غیر مسلموں میں اسلام کے متعلق تشویش کا باعث بن رہا ہے......مسلمان دن بدن میڈیا کے شکنجے میں آتے چلے جا رہے ہیں، اس پس منظر میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کیمرہ کی تصاویر کو بعض حضرات کے نزدیک اب تصویر کے حکم میں نہیں مانا جا رہا ہے حالانکہ یہ سائنسی ترقی کا زمانہ ہے، کل تک تصویر ہاتھوں سے نقش ونگار کے ذریعے بنائی جاتی تھی پھر اس کی ترقی یافتہ صورت کیمرہ فلم اور ریل پرنٹ کی شکل میں نمودار ہوئی وہ بھی تصویر کہلائی جاتی تھی اور علماء کے نزدیک وہ بھی بالاتفاق تصویر ہی کے حکم میں تھی، اب اکیسوی صدی کے اس فیصلہ کن موڑ پر تصویر کی نئی ترقی یافتہ شکل ڈیجیٹل ٹیکنالوجی ہے بلکہ اب تو موبائل سے لے کر ٹیلی ویژن اسکرین تک تمام تصاویر اور ویڈیو ڈیجیٹل ہو چکی ہیں۔'' (ٹی وی چینل کے نقصانات غیر مطبوعہ ص ۱۴۴ تا ۱۴۷)

۲۹۹۔ شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہم مہتمم جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کا موقف:

حضرت مولانا تصور حسین صاحب حفظہ اللہ فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد اپنے ایک مکتوب (جو کہ ناشر کے پاس محفوظ ہے) میں فرماتے ہیں کہ ''حضرت جی دامت برکاتہم سبقاً بھی اور وعظاً بھی اور عملاً بھی ڈیجیٹل تصاویر اور ویڈیوز سے منع فرماتے ہیں حتیٰ کہ میں نے خود ایک

طالب علم کو موبائل سے تصویر بناتے دیکھا تو اس کا موبائل حضرت جی مدظلہم کے خادم خاص نے ضبط کرلیا اور چند دن بعد تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت جی سختی سے منع فرماتے ہیں......اسی طرح دورانِ دورہ تفسیر جمیعت علماء اسلام کے چند سیاسی رہنما جامعہ میں آئے اور انہوں نے ویڈیو ریکارڈ کے لئے موبائل اور کیمرے لائے ہوئے تھے لیکن حضرت الشیخ المفتی سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کی آمد پر سب نے کیمرے اور موبائلز چھپا لئے کسی نے بھی کوئی تصویر نہیں بنائی اور نہ ہی ویڈیو......اسی طرح دورانِ دورہ تفسیر کچھ نکاح کی محافل بھی ہوئیں لیکن حضرت جی دامت برکاتہم کی آمد سے پہلے ہی اسٹیج سیکرٹری اعلان کر کے متنبہ فرما دیتا کہ کوئی بندہ بھی موبائلز وغیرہ سے تصویر یا ویڈیو نہ بنائے......اختتامی تقریب میں بھی اسی طرح اعلان کیا گیا اور ایک طالب علم نے کوشش کی تو اسٹیج سیکرٹری نے سختی سے منع فرمایا اور حضرت جی مدظلہم نے بھی ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تصویر کوئی نہ بنائے۔ اس تقریب میں شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہم بھی تشریف فرما تھے......الحمدللہ احقر کو اس مجلس میں دونوں مشائخ مدظلہم سے اول انعام حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔'' (۱۴محرم الحرام ۱۴۴۰ھ/ ۲۵ ستمبر ۲۰۱۸ء)

۳۰۰۔ پروفیسر حضرت مولانا تصور حسین صاحب حفظہ اللہ فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد ڈیجیٹل تصویر سے متعلق شیخ التفسیر والحدیث حضرت مفتی سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ کے موقف کو بیان فرماتے ہوئے آخر میں اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''احقر کی رائے بھی یہی ہے کہ آڈیو ریکارڈ کافی ہے، بندہ نے جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کی لائبریری کے کمپیوٹر میں ریکارڈ دیکھا ہے جس میں پچھلے کئی سالوں کے حضرت جی مدظلہم کے بیانات، اصلاحی مجالس اور اختتامی تقریبات پہ مشتمل بہت بڑا ذخیرہ موجود تھا لیکن اس میں ایک بھی تصویر یا ویڈیو والا نہیں تھا۔'' خادم اکابر علماء دیوبند تصور حسین تلہ گنگ

تلمیذ فی التفسیر پیر سید مفتی جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ......۱۴محرم الحرام ۱۴۴۰ھ/ ۲۵ ستمبر ۱۸ء

۳۰۱۔ حضرت مولانا مفتی قاضی ظفیر اسجد قاسمی دامت برکاتہم مفتی دارالافتاء والقضاء بارہ

بنکی یوپی (ہند) کا فتویٰ:

سوال ''مفتی صاحب اس دور میں تصویر کا کیا حکم ہے؟ جائز ہے یا ناجائز؟ کیونکہ آج کل عوام اور اہل علم حضرات بھی فوٹو کھینچتے کھنچواتے ہیں اس لئے قرآن وسنت سے حوالہ پیش فرمائیں'' کے جواب میں فرماتے ہیں: ''ضرورت شدیدہ کے بغیر تصویر کھینچنا اور کھنچوانا قطعاً ناجائز اور حرام ہے، حدیث پاک میں سخت وعید وارد ہوئی ہے اور جو لوگ بلاضرورت شوقیہ تصویر کھینچتے اور کھنچواتے ہیں یہ باعث گناہ ہے، اس سے کلی طور پر اجتناب لازم وضروری ہے۔ **عن عبداللّٰہ بن مسعود** رضی اللہ عنہ **قال سمعت رسول اللّٰہ** ﷺ **اشد الناس عذابًا یوم القیامة المصورون.** (بخاری ۵۹۵۰، مسلم ۲۱۰۹)...... **فقط واللّٰہ تعالٰی اعلم بالصواب.**

قاضی ظفیر اسجد قاسمی ابن قاضی شریعت حضرت اقدس مفتی نذیر احمد قاسمی نوراللہ مرقدہ
دارالافتاء والقضاء ضلع بارہ بنکی یوپی (ہند)

رابطہ دارالافتاء والقضاء: ۹۹۳۵۲۳۶۸۷۷-۹۰۴۴۵۵۲۲۶۱

۳۰۲۔ حضرت مولانا مفتی ثناء اللہ محمود صاحب دامت برکاتہم جامعہ احتشامیہ کراچی کا فتویٰ:

جز نمبرا: اپنی مرتب کردہ کتاب ''خواتین کے مسائل اور ان کا حل'' میں لکھتے ہیں: ''یہ اصول ذہن میں رکھئے کہ گناہ ہر حال میں گناہ ہے خواہ خدانخواستہ ساری دنیا اس میں ملوث ہو جائے، دوسرا اصول یہ بھی ملحوظ رکھئے کہ جب کوئی برائی عام ہو جائے تو اگرچہ اس کی نحوست بھی عام ہوگی مگر آدمی مکلّف اپنے فعل کا ہے۔ پہلے اصول کے مطابق کچھ علماء کا ٹیلی ویژن پر آنا اس کے جواز کی دلیل نہیں نہ امام حرم کا تراویح پڑھانا ہی اس کے جواز کی دلیل ہے، اگر طبیب کسی بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو بیماری بیماری ہی رہے گی اس کو صحت کا نام نہیں دیا جا سکتا اور دوسرے اصول کے مطابق جہاں قانونی مجبوری کی وجہ سے تصویر بنوانی پڑے یا تصویر میں آدمی ملوث ہو جائے تو اگر وہ اس کو برا سمجھتا ہے تو گنہگار نہیں ہوگا اور اللہ کے رحم وکرم سے توقع ہے کہ وہ اس پر مواخذہ نہیں فرمائیں گے لیکن جن لوگوں کے اختیار میں ہو کہ اس برائی کو مٹائیں اس کے باوجود نہیں مٹاتے تو وہ گنہگار رہوں گے......

مفتی یوسف لدھیانوی'' (خواتین کے مسائل اور ان کا حل یعنی مجموعہ فتاویٰ برائے خواتین ص ۴۷۳-۴۷۴ ج ۲

ناشر دار الاشاعت کراچی)

جز نمبر۲: ''گناہ کے کام کی اجازت دینا'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''یہ اس لئے گناہ ہے کہ یہ گناہ اور معصیت سے رضامندی ہے مثلاً اپنی بیوی اور بیٹیوں کو بے پردگی والی جگہوں پر جانے کی اجازت دے دینا یا نامحرموں کے گھر جانے کی اجازت دینا جہاں بے پردگی کا احتمال ہو یا مخلوط اجتماع یا تقریب میں مثلاً مہندی وغیرہ کی تقریب کی اجازت دینا جہاں غیر شرعی کام ہو رہے ہوں مثلاً گانا بجانا یا فلم/مووی بن رہی ہو، ایسی تقاریب اور جگہوں پر جانے کی اجازت دینا گناہ ہے۔ اس گناہ کا توڑ یہ ہے کہ شریعت پر مضبوطی سے کاربند رہا جائے اور شریعت کے احکامات پر کسی کا دباؤ تسلیم نہ کیا جائے نہ ہی لچک دکھائی جائے۔''

(اعضائے انسانی کے گناہ ص ۶۸ مرتب مفتی ثناء اللہ محمود صاحب مدظلہم ناشر بیت العلوم لاہور)

۳۰۳۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالرحیم آشخانی مدظلہم نائب مفتی جامعہ مفتاح العلوم مستونگ بلوچستان کا فتوی:

''باسمہ تعالیٰ! قرآن وحدیث اور اجماع امت کے رو سے تصویر کی حرمت متفق علیہا مسئلہ ہے لہٰذا قدیم وجدید کسی بھی طریقہ اور آلہ سے بنائی گئی تصاویر حرام ہیں کیونکہ شبیہ جاندار کی علمائے کرام نے چار قسمیں بیان کی ہیں (۱) ظل (۲) عکس (۳) تصویر (۴) مجسمہ، ان میں پہلی دو چونکہ غیر اختیاری ہیں اس لئے جائز ہیں اور دوسری دو میں انسان کے اختیار اور عمل کو دخل ہے اس لئے یہ دونوں ناجائز اور حرام ہیں لہٰذا اسکرین پر ظاہر ہونے والی تصویر بھی خواہ موبائل کی ہو یا ٹی وی یا کمپیوٹر کی، اختیاری ہے دوسری دو میں شامل ہے'' (راقم الحروف محمد رحیم آشخانی......۱۴ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۲ مارچ ۲۰۱۹ء) نوٹ: تحریر ناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۳۰۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد الیاس صاحب مدظلہم جامعہ رحمانیہ بفرزون کراچی کا فتوی:

''تصاویر اور ڈیجیٹل تصاویر'' عنوان کے تحت لکھتے ہیں: ''اس وقت افسوس ناک حال یہ ہے کہ متعدد دین دار لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ڈیجیٹل تصاویر جائز ہیں اور اس کی وجہ

سے دین دار گھرانوں حتیٰ کہ اصلاح نفس کے لئے بزرگوں سے اصلاحی تعلق رکھنے والے گھرانوں میں بھی ٹی وی داخل ہوتا جا رہا ہے اور گھر کے افراد بے فکری سے انٹرنیٹ اور موبائل پر ویڈیو اور تصاویر دیکھنے میں بلکہ بنانے میں بھی مشغول ہیں اور اس وجہ سے جو دین و دنیا کا نقصان ہے اس سے بے خبر ہیں بلکہ بعض حضرات جو اپنے گھروں میں اسلامی معاشرت اور ماحول قائم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ان کو شکایت ہے کہ اب بیوی بچوں کو ٹی وی اور انٹرنیٹ سے بچانا مشکل ہوتا جا رہا ہے، بیوی بچے کہتے ہیں کہ یہ تو جائز ہے، اس سے کیوں روکتے ہو؟ اور اس غلط فہمی کا ایک سبب بعض علماء کرام کا ٹی وی پر آنا اور ٹی وی پر دینی پروگرام کا رواج ہو جانا ہے ورنہ ہمارے اکابر اور مشائخ جو گزر چکے وہ تو اپنی زندگی میں علی الاعلان ڈیجیٹل تصاویر کو تصاویر ہی کی طرح حرام فرماتے رہے......'' (ماہنامہ الرحمانیہ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ کراچی)

۳۰۵۔ حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل طورو صاحب دامت برکاتہم العالیہ رئیس دارالافتاء جامعہ بنوریہ للتعلیمات النبویہ راولپنڈی کا فتوی:

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ ٹی وی کی تصویر عکس ہے جو جائز ہے تصویر نہیں ہے، میرے پیارے بھائیو! عکس میں آئینہ کے سامنے سے جب معکوس ہٹ جائے تو عکس باقی نہیں رہتا اور تصویر باقی رہتی ہے تو عکس بندے کے ہٹنے سے مروجہ ہو جاتا ہے، تصویر نہیں ہٹتی اور عکس عارضی اور تصویر دائمی ہوتی ہے لہٰذا ٹی وی کی تصویر، تصویر ہے بلکہ یہ مروجہ تصویر کی اعلیٰ اور گمراہ کن صورت ہے اس لئے حرام ہے...... اگر میں قسم کھاؤں تو گناہ گار نہیں ہوں گا کہ آج جتنے حالات خراب ہیں چاہے دنیاوی ہوں یا دینی اس کے دو اسباب ہیں تصویری میڈیا اور بے پردہ عورت۔'' (الہدیٰ انٹرنیشنل کیا ہے ص ۱۴۴ از حضرت مفتی اسماعیل طورو صاحب مدظلہم جامع اقصیٰ ریلوے ہسپتال راولپنڈی)

۳۰۶۔ حضرت مولانا شاہد محمود صاحب مدظلہم جامعہ منہاج العلوم مانسہرہ لکھتے ہیں:

جز نمبر ا: ''داعی کے یہاں خلافِ شرع امور کا ارتکاب ہو رہا ہو تو ایسی مجلس طعام میں شریک نہ ہو کہ یہ درست نہیں ہے مثلاً گانا بجانا، ڈھول، قوالی، تصویر، ویڈیو فلم اور ٹی وی وغیرہ ہو۔''

(گلستان سنت ص ۱۶۰ طبع مئی ۲۰۱۷ء ناشر ادارۃ المحمود مانسہرہ)

جز نمبر۲: ''اپنے گھر میں یا کسی دوسرے کے گھر میں جائے اور کوئی بات غیر شرعی دیکھے مثلاً تصاویر، ٹی وی وغیرہ تو شفقت سے ان کو سمجھائے اور ان چیزوں کے نقصانات اور گناہ بیان کرے تا کہ یہ خرافات گھروں سے ختم ہو جائیں۔'' (گلستان سنت ص ۱۷۹)

جز نمبر۳: ''آخر میں بندہ فقیر اس کتاب پڑھنے والوں میں سے جو مخیّر اور وسعت والے حضرات ہیں ان کو دعوت دیتا ہے ایک پروگرام کی طرف وہ یہ کہ چند اللہ کے بندے مل کر اگر پورے ملک یا چند شہروں میں اس طرح کی پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کا انتظام کر لیں جو ٹیپ، ٹی وی، وی سی آر کی لعنت سے پاک ہو اور اس کا سارا عملہ اور انتظامیہ دینی ماحول کے ساتھ خصوصاً تبلیغ کے ساتھ منسلک ہو تو یہ ایک بہت بڑی مبارک کوشش ہوگی جو اس کو جاری کرے گا قیامت تک اس کو اجر ملتا رہے گا۔'' (گلستان سنت ص ۲۰۹)

اس کتاب ''گلستان سنت'' پہ درج ذیل حضرات (نمبر شمار ۳۰۷ تا ۳۱۳) نے تقاریظ لکھی ہیں:

۳۰۷۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض الباری صاحب مدظلہم مہتمم جامعہ منہاج العلوم وخطیب جامع مسجد سنہری مانسہرہ (ص ۹)

☆ حضرت مولانا مفتی محمود الحسن شاہ مسعودی صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ ابوہریرہ مظفر آباد کشمیر (ص ۱۵)

۳۰۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الرشید صاحب مدظلہم جامعہ اشرف المدارس کراچی (ص ۱۰)

۳۰۹۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام نبی شاہ صاحب مدظلہم مہتمم جامعہ سید احمد شہید ٹھاکرہ مانسہرہ (ص ۱۱)

۳۱۰۔ حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمٰن صاحب مدظلہم خطیب مرکزی جامع مسجد ومدیر مدرسہ اسحاقیہ وانوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد (ص ۱۲)

۳۱۱۔ حضرت مولانا قاضی خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم محمدیہ شہیدیہ وخطیب مرکزی جامع مسجد سید احمد شہید بالاکوٹ (ص ۱۳)

۳۱۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم سعیدیہ اوگی (ص ۱۴)

۳۱۳۔ حضرت مولانا قاضی یونس انور صاحب دامت برکاتہم خطیب مسجد شہداء شارع قائداعظم لاہور (ص ۱۷)

۳۱۴۔ حضرت مولانا مفتی شاہ ولی اللہ صاحب مدظلہم دارالافتاء افضل العلوم گلستان جوہر کراچی کا فتویٰ:

''جاندار کی تصویر بنوانا، کھینچنا یا کھنچوانا سب ناجائز اور حرام ہے خواہ ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعے لی جائے یا نان ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعے لی جائے۔ لہٰذا ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعے تصویر لینا یا موبائل کے ذریعے علماء کرام کے بیانات کی ویڈیو بنانا شرعاً سب ناجائز اور حرام ہے۔'' (فتویٰ نمبر ۱/۲۳ مؤرخہ ۱۵-۶-۱۴۳۹ھ)

۳۱۵۔ خطیب لاثانی حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب خطیب جامع مسجد غلہ منڈی خانپور ضلع رحیم یارخان...... شیخ الحدیث مولانا عطاء المنعم شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد لکھتے ہیں:

''ہمارے ایک بزرگ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت عطاء المنعم شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دین دین ہی کے راستے سے آئے تو قبول ہے، دین دنیا کے راستے سے آئے تو قبول نہیں...... یعنی اشاعت دین کا کفر وفسق اور ٹی وی کبھی نہیں ہوسکتا۔'' (ٹی وی نے کیا کیا رنگ دکھائے ص ۴۱)

۳۱۶۔ حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کا موقف:

''محافل حسن قرأت گو کہ فی نفسہٖ جائز ہیں لیکن جن قبائح اور خرافات کا آج کل رواج ہے ان کی وجہ سے ان کا انعقاد بے شمار بدعات اور منکرات کے وجود کا سبب بن رہا ہے اس لئے ان

محافل کے منعقد کرنے والے اگر ان منکرات وخرافات کا سدِّ باب کر سکیں تو فبہا ورنہ ان سے اجتناب ضروری ہے۔ شریعتِ مطہرہ جہاں نیک اعمال کی ترغیب دیتی ہے وہاں ان کی ترتیب اور طریقہ بھی بتاتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ان تمام چور دروازوں کی نشاندہی بھی کرتی ہے جن سے ابلیس لعین داخل ہو کر نیک اعمال کو برباد بھی کرسکتا ہے اس لئے شریعت ان سے دور رہنے کا سختی سے حکم صادر فرماتی ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت انفراداً ہو یا اجتماعاً اپنی جگہ بڑی نیکی اور ثواب اس وقت تک ہے جب تک شریعت کے بتائے ہوئے قواعد کے موافق ہو، اگر ان سے سرمو انحراف کر کے کوئی نیکی کی گئی تو نیکی برباد گناہ لازم والی بات ہے۔ فوٹو بازی، تصویر سازی، ویڈیو مووی، شعائر اللہ کے توہینی وتحقیری پہلو تلاوت قرآن کریم کے آداب سماع کی خلاف ورزی ودیگر جتنی بھی ایسی چیزیں جن سے شریعت مطہرہ نے سختی کے ساتھ منع فرمایا' ان کا ارتکاب بالخصوص ایسی مقدس محافل میں انتہائی نامناسب ہے بلکہ ان محرمات ومنکرات کو سندِ جواز فراہم کرنے اور عوام الناس کے دلوں میں پہلے سے موجود ان منکرات کی محبت کو مزید تقویت دینے کی کوشش ہے۔ پھر دیندار اور مذہبی لوگوں کی سرپرستی میں جب اس طرح منکرات کا کھلے عام پرچار ہو رہا ہو، عوام بے چارے جو پہلے ہی ان میں ڈوبے ہوئے ہیں ان کے لئے ایک طرح کی حوصلہ افزائی اور اس کی قباحت سے صرف نظر کا باعث ہو سکتی ہے بلکہ ہو رہی ہے۔ اس لئے ارباب علم ودانش سنجیدگی کے ساتھ نوٹس لے کر اس کے سدِّ باب کی کوشش فرمائیں، محافل اگر منعقد کرنی ہیں تو ضرور کریں لیکن ان محافل میں ہونے والے منکرات کا سدِّ باب بھی ضرور کریں ورنہ عند اللہ جواب دہ ہوں گے۔''

(کالم آپ کے مسائل کا شرعی حل القلم ج ا ش ۴۸ بحوالہ خطرناک کوتاہیاں ص ۲۰، ۲۱ اشاعت اول ضخامت ۴۸ ناشر مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی)

۳۱۷۔ حضرت مولانا مفتی محمد طفیل قاسمی صاحب مدظلہم مرتب کتاب ''خطرناک کوتاہیاں'' کا موقف بھی یہی ہے جو اوپر حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمٰن صاحب مدظلہم کے حوالے سے انہوں نے اپنی کتاب میں ترتیب دیا ہے۔

☆ حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب مدظلہم العالی نائب مفتی دارالعلوم کراچی اس

کتاب ’’خطرناک کوتاہیاں‘‘ کے ص ۵ پر تصدیق فرمائی ہے۔

۳۱۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سعید الرحمٰن صاحب مدظلہم العالی استاذ حدیث وفقہ پراچہ جامعہ اسلامیہ اٹک کی تقریظ بھی ص ۷ پر ثبت ہے۔(خطرناک کوتاہیاں ص ۷)

۳۱۹۔ حضرت مولانا مفتی شیخ محمد بلال بابر صاحب دامت برکاتہم العالیہ خطیب وامام جامع مسجد نعمان بلاک اوڈیرہ غازی خان اپنی کتاب ’’موبائل فون کا استعمال‘‘ میں فرماتے ہیں:

’’موبائل فون پر کرکٹ میچ یا کوئی اور گیم کھیلنے میں اگر جوا، فحش اور جاندار کی محرم تصاویر ہوں تو اس کا کھیلنا ناجائز ہے البتہ ایسا کھیل جس میں جاندار کی تصویر نہ ہو یا جاندار کی تصویر واضح اور نمایاں طور پر نظر نہ آتی ہو، تصویر کی صحیح طور پر شناخت نہ ہو رہی ہو اور نہ اس میں جوا شامل ہو تو نابالغ بچوں کے لئے ایسا کھیل کھیلنا جائز ہے......‘‘ (فتوی دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۲۸۹/ ۵۵ بحوالہ موبائل فون کا استعمال ص ۱۹۷ اشاعت اول جون ۲۰۱۱ء ناشر مکتبہ عمر فاروق کراچی)

یہاں اس عبارت میں بھی موبائل کی تصاویر کو محرم تصاویر میں شامل کیا گیا ہے، اس رسالہ پر مندرجہ ذیل علماء کرام (مفتی عبدالمنان صاحب تا مولانا غلام رسول صاحب) کی تقاریظ ثبت ہیں:

☆ حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب مدظلہم نائب مفتی دارالعلوم کراچی

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ کراچی

☆ حضرت مولانا مفتی عبدالباری صاحب مدظلہم دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

☆ مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب شہید رحمہ اللہ تعالیٰ

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری رحمہ اللہ تعالیٰ بنوری ٹاؤن کراچی

☆ حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب مدظلہم مفتی جامعہ دارالھدیٰ گلستان جوہر کراچی

۳۲۰۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ جامعہ فاروقیہ ڈیرہ غازی خان

۳۲۱۔ حضرت مولانا مفتی حامد محمود راجہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

جز نمبر۱: ''جہاں ایک طرف ٹی وی کرکٹ میچوں کو گھر گھر پہنچا رہا ہے دوسری طرف خود کرکٹ بھی ٹی وی کو پھیلانے کا باعث بن رہی ہے، بہت سارے لوگ آپ کو یہ کہتے ہوئے ملیں گے کہ ہم ٹی وی صرف کرکٹ میچوں کے لئے خرید رہے ہیں، اس جملے سے وہ ٹی وی کو جائز کاموں کی حدود میں لانا چاہتے ہیں لیکن ان سے سوال یہ ہے کہ کیا کرکٹ کوئی نیک کام ہے جس کی وجہ سے ٹی وی خریدنا جائز ہے؟ قرآن کی تلاوت کے لئے وقت نہیں لیکن سارا دن کرکٹ میچ دیکھا جاسکتا ہے دوسرے اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اس ٹی وی پر صرف کرکٹ میچ چلے گا فحش ڈرامے اور فلمیں نہیں چلیں گی؟......'' (دعوت وتبلیغ کرکٹ کے میدانوں میں ص۱۳۶ مؤلف مفتی حامد محمود راجہ صاحب حفظہ اللہ طبع اول مکتبۃ الحسن لاہور)

جز نمبر۲: ''تصویر سازی'' عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''کرکٹ کی پیدا کردہ برائیوں میں سے ایک تصویر سازی ہے یوں تو سارا میچ ہی ریکارڈ ہوتا ہے لیکن ہر روز کے اخبارات میں کھلاڑیوں کی تصاویر اور گھروں میں ان تصاویر کے پوسٹر آویزاں کرنا معمول کی بات ہے تصویر کو آج کل حرام کاموں کی فہرست میں سے نکال دیا گیا ہے، لمبی چوڑی بحث میں پڑے بغیر صرف ایک حدیث نقل کر کے بات کو ختم کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصویر موجود ہو۔ اس حدیث کی وجہ سے بڑے بڑے فائدوں اور روشن خیالوں کی نادر تحقیقات کو پاؤں کی ٹھوکر میں رکھا جاسکتا ہے۔'' (دعوت وتبلیغ کرکٹ کے میدانوں میں ص۱۳۹)

جز نمبر۳: ''کرکٹ تو کرکٹ، ٹی وی تو قرآن کی تلاوت سننے کے لئے خریدنا بھی جائز نہیں......'' (دعوت وتبلیغ کرکٹ کے میدانوں میں ص۱۳۶)

۳۲۲۔ استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا کریم بخش صاحب مدظلہم نے اس کتاب ''دعوت وتبلیغ کرکٹ کے میدانوں میں'' پر پیش لفظ لکھا ہے۔

۳۲۳۔ دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور بھی ڈیجیٹل تصویر کو تصویر ہی سمجھتے ہیں ملاحظہ ہو ان کا فتوی:

ڈیجیٹل تصویر کے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ''سکرین پر ظاہر ہونے والی ڈیجیٹل شکل تصویر کی جدید قسم ہے جس کو ایک جدید طرز کے نیگیٹیو میں محفوظ کر کے دکھایا جاتا ہے، اس کو تصویر کے حکم سے خارج ماننا بدیہی امور سے انکار کے مترادف ہے کیونکہ یہ بھی عرف کے حوالے سے تصویر ہی ہے۔''

الجواب صحیح: نجم الرحمٰن ۲۵/ ۹/ ۲۰۱۸ء (نائب رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور)

الجواب صحیح: ۱۶/۱/۱۴۴۰ھ (رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور)

(فتوی نمبر ۳۲۸/۲۹۷/۴۳۲۱)

۳۲۴۔ دارالافتاء معہد عثمان بن عفان لانڈھی کراچی بھی مقامات مقدسہ پر فوٹو گرافی کو بے ادبی سمجھتے ہیں:

''مساجد، مدارس، تبلیغی مراکز اور خصوصاً حرمین شریفین میں موبائل سے ویڈیوز اور تصاویر بنانا، بنوانا اور دوسروں کو بھیجنا شرعی ضروریات میں سے نہیں ہے لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے اور اس میں مساجد اور حرمین شریفین کی بے ادبی کا پہلو بھی ہے۔''

الجواب صحیح: مسیح اللہ عفا اللہ عنہ ۱۶/۱/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح: محمد سلیم عفا اللہ عنہ ۱۶/۱/۱۴۴۰ھ (رقم ۶۷/۶۰)

۳۲۵۔ حضرت مولانا مفتی محمد معاذ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ دارالافتاء جامعہ تدریس القرآن چکوال کا فتوی:

''حامدًا و مصلیًا و مسلمًا...... ڈیجیٹل کیمرے کی تصاویر اور ویڈیوز ہر اعتبار سے تصویر ہی کے حکم میں ہیں، شریعت شریفہ میں تصاویر کے متعلق جو وعیدات آئی ہیں ڈیجیٹل تصاویر اور ویڈیوز بھی اس کا مصداق ہیں، ڈیجیٹل تصاویر کو شرعی تصاویر قرار نہ دینا ناقابل فہم بات ہے کہ اس کو تصاویر بھی کہا جا رہا ہے اور اس کے تصویر ہونے کا انکار بھی کیا جا رہا ہے، یہ تو عرف و عقل کے بھی خلاف ہے......'' (۱۶ شوال المکرّم ۱۴۴۰ھ)

۳۲۶۔ مشہور خطیب حضرت مولانا محمود الحسن شاہ صاحب دامت برکاتہم کا موقف:

۱۳ دسمبر بروز جمعرات ''جامع مسجد برکت علی اچھرہ لاہور'' کی سالانہ ''رحمۃ اللعالمین کانفرنس'' پہ خطاب کرتے ہوئے ایک آدمی ویڈیو بنانے لگے تو فرمایا ''ویڈیو نہ بنانا بھائی، اللہ جزائے خیر دے اِن چیزوں نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا'' (مجلّہ صفدر ص ۹ شمارہ ۹۵ جنوری ۲۰۱۹ء)

۳۲۷۔ حضرت قاری محمد اسحاق ملتانی صاحب حفظہ اللہ مرتب کتب کثیرہ، ناظم ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ و مدیر ماہنامہ محاسن اسلام ملتان لکھتے ہیں:

''ٹی وی دیکھنا کہنے کو تو ایک گناہ ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک گناہ نہیں بلکہ یہ لاتعداد گناہوں کا مجموعہ ہے جن میں سے چند یہ ہیں (۱) گناہ کے آلہ کا استعمال (۲) اس کی خریداری پر مال ضائع کرنا (۳) تصویر سازی (۴) تصویر بینی (۵) تصویر نمائی (۶) رحمت کے فرشتوں سے دوری (۷) لعنت کا مستحق ہونا......''

(آج کا سبق ص ۳۴۵ ناشر ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان)

۳۲۸۔ حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ دارالافتاء والتحقیق مرکز العلوم الاسلامیہ منگھوپیر کراچی کا فتوی:

''ذی روح کی تصویر کھینچنا، کھنچوانا ناجائز اور حرام ہے خواہ کیمرے کے ذریعے ہو یا موبائل فون کے ذریعے یا ہاتھ سے بنائی ہو، سب صورتوں کا ایک ہی حکم ہے۔ جن احادیث صحیحہ میں تصاویر کی حرمت وارد ہوئی ہے ان میں یہ تفریق نہیں ہے بلکہ مطلقاً تصویر کی حرمت ہے......مساجد میں موبائل فون کے ذریعے تصویر کشی اس کی حرمت کو پامال کرنے کے مترادف اور اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے۔ ٹی وی دیکھنا جائز نہیں اور نہ ہی گھر میں رکھنا جائز ہے۔ الجواب صحیح: امداد اللہ عبد القیوم......الجواب صحیح اختر زیب'' (استفتاء نمبر ۱۳۵۵/۱/۱، ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۵ جولائی ۲۰۱۹ء)

مندرجہ ذیل علماء کرام (نمبر شمار ۳۲۹ تا ۳۳۰) نے اس فتوی کی تصحیح فرمائی ہے:

۳۲۹۔ حضرت مولانا مفتی امداد اللہ عبد القیوم صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ بالا فتوی کی تصحیح

فرمائی ہے۔(حوالہ بالا)

۳۳۰۔ حضرت مولانا مفتی اختر زیب صاحب مدظلہ العالی نے بھی مندرجہ بالافتوی کی تصحیح

فرمائی ہے۔(حوالہ بالا)

نوٹ: تحریرناشر کے پاس محفوظ ہے۔

۳۳۱۔ حضرت مولانا برھان الدین صاحب حفظہ اللہ (رابطہ نمبر 0303-6386856)

نے کوئٹہ سے ایک پوسٹر شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے ''تصویر بنانا کبیرہ گناہ ہے'' اس پوسٹر میں:

(۱) چاروں صوبوں کے مقتدر مفتیان کرام کا متفقہ فتوی جو کہ جامعہ فاروقیہ کراچی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیرنگرانی تحریر فرمایا گیا تھا، اس کو بھی مع تصدیقات شائع کیا گیا ہے۔

(۲) دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا فتوی بھی شامل ہے جس کا ذکر ہم ماقبل کر چکے ہیں۔

(۳) ڈیجیٹل تصویر، موبائل یا کمپیوٹر کی تصویر کا سائنسی جائزہ سے بھی اس کا تصویر ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

(۴) صوبہ سندھ کے علماء کرام کا فتوی بھی شامل کیا گیا ہے۔

(۵) اس پوسٹر پر آخر میں جید مفتیان کرام کی تصدیقات مع دستخط موجود ہیں۔

صوبہ سندھ کے مفتیان کرام جن کا نام اس پوسٹر میں تحریر کیا گیا ہے:

☆ حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ شیخ صاحب رحمہ اللہ

۳۳۲۔ حضرت مولانا عبدالوہاب چاچڑ صاحب دامت برکاتہم

۳۳۳۔ حضرت مولانا مفتی عبدالغفار جمالی صاحب مدظلہ العالی

۳۳۴۔ حضرت مولانا سراج احمد جمالی صاحب مدظلہ العالی

۳۳۵۔ حضرت مولانا مفتی عبدالواحد چاچڑ صاحب مدظلہ العالی

پوسٹر پر دستخط فرمانے والے مفتیانِ کرام:

☆ حضرت مولانا مفتی گل حسن صاحب مدظلہ العالی جامعہ رحیمیہ کوئٹہ

☆ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ العالی لاہور

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا حمد اللہ جان صاحب رحمہ اللہ (ڈاگئی صوابی)

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغنی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ چمن بلوچستان

☆ سیدی و مرشدی شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ العالی کراچی

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحلیم مدظلہ العالی (دیر بابا جی) جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

☆ حضرت مولانا رشید احمد صاحب استاذ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ العالی جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

۳۳۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مدظلہ العالی اسحاق آباد کوئٹہ

۳۳۷۔ حضرت مولانا عبدالہادی صاحب مہتمم مدرسہ فاروقیہ تبلیغی مرکز غوث آباد کوئٹہ

۳۳۸۔ حضرت مولانا مفتی سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی مدرسہ تجوید القرآن کوئٹہ

۳۳۹۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام شہید رحمہ اللہ کوئٹہ

۳۴۰۔ حضرت مولانا مفتی عبدالباقی صاحب مدظلہ العالی مفتاح العلوم کوئٹہ

۳۴۱۔ حضرت مولانا مفتی عبدالباری صاحب مدظلہ العالی احسن العلوم سریاب روڈ کوئٹہ

۳۴۲۔ حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب مدظلہ العالی مشرقی بائی پاس کوئٹہ

۳۴۳۔ حضرت مولانا مفتی نیاز محمد صاحب مدظلہ العالی جامعہ امدادیہ سریاب روڈ کوئٹہ

۳۴۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالستار شاہ صاحب مدظلہ العالی کوئٹہ

۳۴۵۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب مدظلہ العالی غوث آباد کوئٹہ

۳۴۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ہیبت اللہ آفندزادہ صاحب مدظلہم

۳۴۷۔ **اتحاد علماء افغانستان کا متفقہ فتوی:**

اشتہار کے آخر میں شیخ الشہداء حضرت مولانا عبداللہ الزاکری رحمہ اللہ تعالیٰ رئیس اتحاد علماءِ

افغانستان کے ڈیجیٹل تصویر کی حرمت پر لکھے گئے فتوی پر ''شیخ الحدیث وصدر مفتی حضرت مولانا مفتی فرید رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک'' کی تصدیق بھی موجود ہے۔

''ٹی وی، موبائل، ڈی وی ڈی، کمپیوٹر وغیرہ کی اسکرین پر ڈیجیٹل نظام کی جو شکل ظاہر ہوتی ہے اس کے بارے میں یہ بات کہ یہ حقیقت میں تصاویر نہیں بلکہ عکس ہے اور یہ جائز ہے اور یا تصویر ہونے کے باوجود جائز ہے تو یہ بھی تحقیق انہی مستغربین کا ایک تحفہ ہے لیکن (ان اللّٰہ یجمع امتي علیٰ ضلالة، ویداللّٰه علی الجماعة، ومن شذ شذ فی النار) کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ اہل حق کا سلسلہ قطع نہیں کرتے خاص طور پر اس طرح کے علماء حق ہر عصر میں موجود رہیں گے جو دین اسلام کی حفاظت کریں گے......تو الحمد للہ امت مسلمہ کے سواد اعظم کے محققین اور حقانی علماء بشمول اکابرین دیوبند کی تصویر کے بارے میں متفقہ فیصلہ حرمت کا ہے......'' (بحوالہ نام نہاد اسلامی بینکاری علماء امت کے فتاوی کی روشنی میں ص ۶۹۳ تا ۶۹۶ الجامعۃ العربیہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی)

☆ دارالعلوم کراچی سے تعلق رکھنے والے مفتیانِ کرام کے فتاوی جات:

۳۴۸۔ ٹی وی کے متعلق دارالافتاء دارالعلوم کراچی کا فتوی:

جز نمبر ا: سوال: کیا اسلام میں مسجدوں میں ویڈیو فلموں کی کیسٹیں تیار کرنا جائز ہے؟

الجواب: درست نہیں۔ (فتاویٰ عثمانی ج ۲ ص ۵۲۱ طبع ۲۰۱۳ء بحوالہ مقالہ معراج النبی ﷺ ص ۱۶۶)

جز نمبر ۲: ''موجودہ حالات میں ٹیلی ویژن بے شمار منکرات ومحرمات اور فواحشات پر مشتمل ہے جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

☆...... گانا بجانا، ساز وسارنگی اور ڈھولک از روئے شرع قطعاً ناجائز ہیں اور ٹی وی کے اکثر پروگرام اسی پر مشتمل ہوتے ہیں، ان کے ہوتے ہوئے تو تصاویر کے بغیر بھی کوئی پروگرام دیکھنا اور سننا جائز نہیں۔

☆...... نامحرم مرد کا کسی نامحرم عورت کو اور نامحرم عورت کا عکس یا تصویر نامحرم مرد کو دیکھنا جائز نہیں جیسے آئینہ میں کسی نامحرم مرد وعورت کے لئے ایک دوسرے کا عکس دیکھنا جائز نہیں۔ ٹی وی کے

پروگرام نامحرم مرد وعورت ہی پر مشتمل ہوتے ہیں اور عام دیکھنے والے بھی نامحرم ہی ہوتے ہیں۔

☆...... پروگرام خواہ کسی نوعیت کا ہوٹی وی کے جو عام اثرات سامنے آرہے ہیں وہ یہ ہیں کہ بے حیائی، بے غیرتی، بے شرمی، بے ادبی، فحاشی اور دیگر جرائم میں نہایت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور پورا مسلم معاشرہ تباہ ہو کر رہ گیا ہے، ظاہر ہے کہ ٹی وی کے حاصل اور انجام کو دیکھا جائے گا اور انجام بالکل خلاف شرع اور انتہائی خطرناک ہے...... تحقیق سے معلوم ہوا کہ ٹی وی کے پروگرام تین قسم کے ہوتے ہیں...... ان میں پہلی قسم ''واقعات کی مصور فلم ٹی وی پر دکھلائی جائے'' میں جو کچھ دکھلایا جاتا ہے خواہ کتنا ہی پاکیزہ، مذہبی اور تعلیمی نوعیت کا پروگرام ہو وہ بلاشبہ تصویر ہے، جاندار کی تصویر دیکھنا دکھلانا قطعاً حرام ہے، اس میں متحرک وغیر متحرک تصاویر کے حکم میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جس طرح جانداروں کی تصاویر کو بنانا حرام ہے اسی طرح بلا عذر بالقصد اور بالارادہ ان کو دیکھنا بھی حرام ہے...... ہر وقت، ہر جگہ اور ہر شخص کس طرح یقین کرے کہ یہ پروگرام کی فلم آرہی ہے یا براہِ راست پروگرام ہو رہا ہے اور مسئلہ حرام اور غیر حرام کا ہے جس میں ترجیح حرمت ہی کو ہوتی ہے اس لئے اس بنیاد پر مطلقاً ٹی وی دیکھنے کو جائز سمجھنا یا بتلانا درست نہیں بالخصوص جبکہ مذکورہ بالا منکرات وفواحش ٹی وی پروگراموں میں ''جز لاینفک'' کی حیثیت رکھتے ہوں تو ایسی صورت میں ٹی وی خریدنا، گھر میں رکھنا اور دیکھنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔'' (اقتباس از فتویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی مؤرخہ ۱۱/۱/۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۲/۱/۱۴۰۶ء)

جز نمبر۲: ''مسجد میں ویڈیو بنانا مسجد کے تقدس اور احترام کے خلاف ہے نیز عرفاً اسے آدابِ مسجد کے خلاف سمجھا جاتا ہے اس لئے مسجد میں ویڈیو بنانے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ الجواب صحیح...... مفتی عبدالمنان نائب مفتی دارالعلوم کراچی'' (فتویٰ دارالعلوم کراچی فتویٰ نمبر ۱۸۴۳/۴۰ مورخہ ۱۹/۲/۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰/۱۱/۲۰۱۶ء)

☆ (غور سے پڑھئے اور اپنے حالات کا جائزہ لیجئے کہ کیا ہم دارالعلوم کا محض نام استعمال کر کے اپنی خواہشات کی تسکین تو نہیں کر رہے؟)

۱۔ ’’کوئی اچھی یا خیر کی بات دوسروں تک پہنچانے اور اس کی اشاعت وتبلیغ کے ذریعہ دوسروں کی اصلاح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جائز ذرائع اور جائز طریقے اختیار کئے جائیں کیونکہ دوسروں کی اصلاح یا نیکی کی بات دوسروں تک پہنچانے کے لئے ناجائز طریقہ اختیار کرنا یا خود کسی گناہ میں مبتلا ہونا جائز نہیں...... اگر کسی نے ایسا پیغام دوسروں کو بھیجا جو ناجائز یا گناہ کی باتوں پر مشتمل ہے تو اس پیغام کو بھیجنے کی وجہ سے بھیجنے والا نہ صرف گناہ گار ہوگا بلکہ جب وہ شخص جس کو بھیجا گیا اس گناہ میں مبتلا ہوگا تو اس کے گناہ میں بھیجنے والا بھی برابر کا شریک ہوگا وہ چیزیں درج ذیل ہیں؛

(الف) ویڈیو پیغام نامحرم مرد یا نامحرم خواتین کی تصویر پر مشتمل ہو۔
(ب) پیغام (میسج) کسی کی غیبت یا کسی دوسرے گناہ کی بات پر مشتمل ہو۔
(ج) اس میں کسی کا مذاق اڑایا گیا ہو۔
(د) غیر مستند اور موضوع احادیث پر مشتمل ہو۔
(ہ) بطورِ حدیث کوئی بات بیان کی گئی ہو نہ اس کا مستند حوالہ ہو اور نہ مستند ہونے کا یقین ہو۔

یہ چند اصولی باتیں ہیں جن کی پابندی بہت ضروری ہے ورنہ میسج فارورڈ کرنا جائز نہیں......‘‘

۲۔ ’’اس بات میں واقعۃً کوئی شبہ نہیں ہے کہ آج کل لوگوں میں ڈیجیٹل کیمرہ والے موبائل اور دیگر جدید ذرائع سے ڈیجیٹل منظر کشی، ڈیجیٹل عکس بندی اور ویڈیو گرافی کا استعمال بہت ہی زیادہ عام ہو گیا ہے اور لوگ تمام شرعی حدود کو پس پشت ڈال کر بلکہ تمام شرعی حدود کو پامال کرتے ہوئے ناجائز، حرام اور مکروہ امور کی عکس بندی، اس کے لئے ناجائز طریقے کا ارتکاب اور محض اپنا شوق پورا کرنے کے لئے متبرک ومقدس مقامات کے تقدس اور آداب کو پامال کرتے ہوئے ویڈیو بنانے میں مصروف نظر آتے ہیں بلکہ کسی حاجت وضرورت کے بغیر محض یادگار یا تفریحی مشاغل کے طور پر مقاماتِ مقدسہ میں عکس بندی اور ویڈیو گرافی میں مبتلا نظر آتے ہیں......مساجد ہوں یا دیگر مقامات

مقدسہ ہر جگہ ویڈیو اور منظر کشی کی بہتات نظر آتی ہے اور ویڈیوز کے شوقین لوگوں کو ان مقامات مقدسہ کی حرمت و آداب کو پامال کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے حالانکہ مساجد سمیت تمام مقدس مقامات سب کے سب اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں اور قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم اور ان کو بے حرمتی سے بچانے کی سختی سے تاکید کی گئی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے شعائر (نشانیوں) کی بے حرمتی نہ کرو...... اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔ یعنی جن چیزوں کے ادب کا شریعت نے حکم دیا یا جن چیزوں کے ادب کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ احکام مقرر کئے ہیں ان احکام کی خلاف ورزی کر کے یا ان کا تقدس پامال کر کے ان کی بے ادبی نہ کرو، نیز قرآن وحدیث کی رُو سے مساجد کو صرف اللہ جلّ جلالہ کی عبادت اور ذکر و تسبیح کے لئے مختص کرنے کا حکم ہے، انہیں کسی دنیوی مقاصد یا تفریحی مشاغل کے لئے مشغلہ کے طور پر ویڈیوز بنانا ایک فعل عبث اور فضول کام ہے جس سے مساجد کو پاک رکھنے کا شرعاً تاکیدی حکم ہے لہٰذا ہر مسلمان پر ان باتوں کی پابندی لازم ہے۔''

۳۔''مذکور لوگوں (ڈیجیٹل ویڈیوز کے جائز و ناجائز میں اختلاف ہے لہٰذا گنجائش ہے ملخصاً) کی بات درست نہیں کیونکہ مقدس مقامات کی حرمت واحترام کی پامالی یا ویڈیوز بنانے کے لئے کسی امر ناجائز یا ممنوع شرع کا ارتکاب ایسے امور ہیں جن کے ناجائز ہونے میں کسی بھی عالم دین کا اختلاف نہیں بلکہ ان کا عدمِ جواز تمام اہل علم کے نزدیک متفق علیہ ہے اور ان کا ناجائز ہونا واضح دلائل شرعیہ سے ثابت ہے ان کا ناجائز ہونا ڈیجیٹل تصویر کو تصویر محرم قرار دینے پر ہرگز موقوف نہیں لہٰذا یہ سمجھنا درست نہیں کہ چونکہ ڈیجیٹل عکس بندی یا ڈیجیٹل ویڈیوز اہل فتویٰ حضرات کے ہاں مختلف فیہ مسئلہ ہے اس لئے مقامات مقدسہ کی حرمت کی پامالی کر کے حرمین شریفین میں بھی ویڈیوز بنانے کی گنجائش ہے...... واللہ اعلم بالصواب'' (مفتی محمد تفضّل علی صاحب مدظلہ: الجواب صحیح: مفتی محمود اشرف صاحب مدظلہ: ۱۲۵کتوبر ۲۰۱۷ء فتویٰ نمبر ۴۲/۱۹۲۳ مؤرخہ ۴/۲/ ۱۳۳۹ھ)

جز نمبر۳:''نامحرم مرد کا کسی نامحرم عورت کو اور نامحرم عورت کا عکس یا تصویر نامحرم مرد کو دیکھنا جائز

نہیں جیسے آئینہ میں کسی نامحرم مرد وعورت کے لئے ایک دوسرے کا عکس دیکھنا جائز نہیں۔ٹی وی کے پروگرام نامحرم مرد وعورت ہی پر مشتمل ہوتے ہیں اور عام دیکھنے والے بھی نامحرم (مرد یا عورت از ناقل) ہی ہوتے ہیں......مسئلہ حرام اور غیر حرام کا ہے جس میں ترجیح حرمت ہی کو ہوتی ہے اس لئے اس بنیاد پر مطلقاً ٹی وی دیکھنے کو جائز سمجھنا یا بتلانا درست نہیں......''

الجواب صحیح: احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ ۱۲/۱/۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح: عبدالرؤف سکھروی ۱۲/۱/۱۴۰۶ھ

(تصویر اور سی ڈی کے شرعی احکام ص ۱۲۳ تا ۱۲۵)

نوٹ: جز نمبر ۱ میں مذکور فتوی پر ان حضرات وغیرھم کے دستخط بھی موجود ہیں:

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

☆ حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

☆ حضرت مولانا مفتی عبدالسلام چاٹگامی صاحب مدظلہم

☆ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم

۳۴۹۔ حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۵۰۔ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۵۱۔ حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم نائب مفتی دارالعلوم کراچی فرماتے ہیں:

جز نمبر ۱: ''ٹی وی دیکھنا بدنگاہی کا ذریعہ ہے چنانچہ متعدد لوگ جو حج بھی کرتے ہیں، عمرے بھی کرتے ہیں، نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں مگر ساتھ میں ٹی وی پر فلمیں وغیرہ بھی دیکھتے ہیں حالانکہ ٹی وی پر فلمیں وغیرہ دیکھنے میں بدنگاہی اور بدنظری کے سوا اور کیا ہے؟ ٹی وی میں جتنی فلمیں اور دیگر پروگرام وغیرہ آتے ہیں وہ اکثر نامحرم مردوں، عورتوں پر مشتمل ہوتے ہیں، ان کو شہوت سے دیکھنا بلاشبہ گناہ ہے۔آج اس ٹی وی کے ذریعے بدنگاہی کا گناہ کتنے وسیع پیمانے پر ہو

رہا ہے اور آج انسان ٹی وی دیکھ کر اپنی جنسی خواہشات کو تسکین دیتا ہے، اس کے نتیجے میں پورے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے، کس قدر بے راہ روی، بے حیائی، بے غیرتی، عیاشی، بدمعاشی تیز رفتاری سے ہمارے معاشرے میں پھیل رہی ہے اور جن گھروں میں ٹی وی دیکھنے کا عام مشغلہ ہے وہاں پر عموماً دین صرف نام کی حد تک رہ گیا ہے۔ نہ ان میں اخلاق ہے، نہ کوئی اچھا کردار ہے نہ کوئی حیا اور شرم باقی ہے اور اسلام کی کوئی چیز بظاہر وہاں موجود نہیں ہے سوائے نام کے کہ نام مسلمانوں جیسا ہے ورنہ ان کا بولنا چالنا، اٹھنا بیٹھنا اور لباس و پوشاک، وضع قطع سب غیر اسلامی ہے کیونکہ رات دن ٹی وی سے یہی سبق مل رہا ہے اور زبردست بدنگاہی ہو رہی ہے......'' (نماز میں دل کی حفاظت کیجئے آنکھ اور زبان کی حفاظت کیجئے ص ۵۲ تا ۵۴ از مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ ناشر گا باسنز)

جز نمبر ۲: ''نظریں نیچی رکھیں: لیکن یہ حکم صرف گھر کی حد تک محدود نہیں ہے بلکہ اصل حکم یہ ہے کہ اپنے قصد و اختیار سے نہ تو نامحرم عورتیں نامحرم مردوں کو دیکھیں نہ ہی نامحرم مرد نامحرم عورتوں کو دیکھیں، جہاں اللہ پاک نے پردہ کا حکم دیا ہے وہاں دوسری طرف نظروں کو نیچی رکھنے کا حکم بھی دیا ہے، یہ حکم مردوں کو بھی دیا ہے اور عورتوں کو بھی دیا ہے...... چنانچہ مردوں کو حکم دیتے ہوئے فرمایا ''قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم '' (سورۃ نور) یعنی ''آپ ﷺ مؤمن مردوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں'' مسلمان خواتین کو حکم دیتے ہوئے فرمایا ''وقل للمؤمنت يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن ولا يبدين زينتهن '' (سورۃ نور) یعنی ''آپ ﷺ مؤمن خواتین سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی آرائش و زیبائش کو ظاہر نہ ہونے دیں'' یعنی باقاعدہ مکمل پردے کے ساتھ رہیں تاکہ ان کی آرائش اور زیبائش نامحرم مردوں پر ظاہر نہ ہونے پائے، نظریں نیچی رکھنے کا گھر کے اندر بھی حکم ہے اور گھر کے باہر بھی حکم ہے'' (آنکھ اور زبان کی حفاظت کیجئے ص ۴۳ تا ۴۵)

جز نمبر ۳: ''شہوت کے گناہوں کا آغاز نظر سے ہوتا ہے:...... جب ایک نامحرم عورت اور نامحرم مرد ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں بس یہیں سے شیطان اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔'' (آنکھ اور زبان کی حفاظت کیجئے ص ۴۵-۴۶)

جز نمبر۴: ''ٹی وی دیکھنا چھوڑ دیں: اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم پہلی فرصت میں ٹی وی دیکھنے سے بچیں اور اپنے گھر میں اور اپنے خاندان اور برادری میں سب مل کر شرعی پردے کا اہتمام کرائیں تب جا کر ہم اس گناہ سے بچ سکیں گے ورنہ کم از کم ہر شخص اپنے اوپر تو اختیار رکھتا ہے وہ اپنی نظر کو بچائے......'' (آنکھ اور زبان کی حفاظت کیجئے ص۵۴-۵۵)

جز نمبر۵: اپنی کتاب ''شادی بیاہ کے اسلامی احکام'' میں ''پہلا گناہ: تصویر کشی'' عنوان قائم فرما کر لکھتے ہیں: ''اس موقع پر جو ایک بہت خطرناک اور بہت ہی سنگین گناہ ہوتا ہے وہ تصویر کشی کا گناہ ہے، منگنی سے اس کا آغاز ہوتا ہے اور عام طور پر دعوت ولیمہ پر اس کا اختتام ہوتا ہے، ابتداء تا انتہاء ہر مرحلے پر یہ گناہ کثرت سے ہوتا ہے، ہر مرحلہ پر جی بھر کر تصویریں کھینچی جاتی ہیں، با قاعدہ یادگار کے لئے اور البم بنانے کے لئے تصویریں کھینچی جاتی ہیں اور بڑے فوٹو کھنچوا کر فریم کروا کے لگائے جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی ویڈیو بھی بنتی ہے حالانکہ ہمارے دین اور ہماری شریعت کے اندر جاندار کی تصویر کھینچنا ناجائز اور گناہ ہے اور احادیث میں اس پر بڑی سخت سے سخت وعیدیں آئی ہیں......قرآن کریم میں سب سے زیادہ سخت عذاب ایک تو آل فرعون کے بارے میں آیا ہے کہ فرعون اور فرعون کے ماننے والوں کو سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا اور ایک سب سے زیادہ سخت عذاب حدیث شریف میں تصویر بنانے والے کے لئے بیان ہوا ہے......

اس خوشی کے موقع کو ہم نے جہنم میں داخل ہونے کا ذریعہ بنا دیا، اس تقریب کو جہنم کا ایندھن بنا کر رکھ دیا، منگنی کے موقع پر کتنی تصویریں کھینچی ہیں، پھر منگنی کے بعد مختلف موقعوں پر، خاص شادی والی رات کو، پھر دن کے اندر پھر اس رات کو، پھر رخصتی کے موقع پر، پھر اس کے بعد ولیمہ کے موقع پر کتنے ہی جہنم کے انگارے اپنے اوپر برسائے اور ہم نے جتنی تصویریں کھینچی ہوں گی ان میں سے ہر تصویر پر الگ الگ عذاب ہوگا......مثلاً پانچ سو فوٹو کھنچوائے ہیں تو جہنم میں پانچ سو انسان اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو عذاب دیں گے'' (شادی بیاہ کے اسلامی احکام ص۶۰ تا ۶۴ ناشر گابا سنز کراچی)

جز نمبر۶: مساجد ودینی اجتماعات کی ویڈیو کے متعلق لکھتے ہیں، غور سے پڑھیے: ''مساجد ودینی

اجتماعات پر ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعے تصویر اور ویڈیو بنانے میں بھی بہت سے مفاسد ہیں لہٰذا ان مفاسد کی بنا پر ایسے اجتماعات پر تصاویر اور ویڈیو بنانا درست نہیں۔ وہ مفاسد درج ذیل ہیں:

۱۔ یہ مسجد کے ادب و احترام اور تقدس کے خلاف ہے......

۲۔ دینی تقریبات پر اس طرح تصاویر اور ویڈیو بنانے سے عام لوگ ناجائز تقریبات پر بھی اس کو جائز سمجھنے لگ جائیں گے۔

۳۔ دینی تقریبات کی ویڈیو اور تصاویر دیکھنے کی آڑ میں غلط اور فحش قسم کے افعال پر مشتمل تقریبات کو دیکھنے کی راہ کھل جائے گی جو کہ جائز نہیں۔

۴۔ اسلامی تقریبات کی ویڈیو اور تصاویر کے استعمال سے ان کے ناجائز استعمال کی حوصلہ افزائی ہوگی جو کہ درست نہیں۔

لہٰذا ان مفاسد کے پائے جانے کی وجہ سے اسلامی تقریبات پر مذکورہ طریقے سے تصویر اور ویڈیو بنانے سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ (فتویٰ نمبر ۱۵۱۴/۱۱)

الجواب صحیح: احقر محمود اشرف غفراللہ : ۲۰/۴/۱۴۳۴ھ

☆ مفتی محمد یعقوب صاحب دامت برکاتہم مندرجہ بالا فتویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں: الجواب صحیح ۲۰/۴/۱۴۳۴ھ

☆ مفتی اصغر علی ربانی صاحب دامت برکاتہم مندرجہ بالا فتویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں: الجواب صحیح ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ‘‘

نوٹ: حضراتِ دارالعلوم کراچی نے تو مسجد میں ویڈیو بنانے کو مسجد کے ادب واحترام اور تقدس کے خلاف فرمایا ہے جبکہ ہم بے دھڑک مسجد کی بے ادبی میں مصروف ہیں...... اللہ ہم سب کو سمجھ عطا فرمائے۔

۳۵۲۔ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ پر وقتاً فوقتاً ڈیجیٹل تصاویر اور ویڈیوز کی حرمت کے متعلق جاری ہونے والے آن لائن فتاوی جات کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں: بحمداللہ

تعالیٰ ہم نے بفضلِ خدا تعالیٰ دارالعلوم دیوبند سے جاری ہونے والے درج ذیل ۱۰۵ فتاوی جات کو ایک شمار کیا ہے۔ اس عنوان سے متعلق مزید فتاوی جات بھی تلاش کیے جا سکتے ہیں، بہر حال ہم نے اسی پر اکتفا کیا:

۱۔ جواب نمبر ۲۱۲، فتوی ۳۴۳/ ب: ۳۳۶/ ب/ ۲۱ اپریل ۲۰۰۷ء

۲۔ جواب نمبر ۳۹۴، فتوی ۴۸۰/ ج: ۴۸۰/ ج/ ۷ مئی ۲۰۰۷ء

۳۔ جواب نمبر ۴۰۶، فتوی ۳۴۶/ ج: ۳۴۵/ ج/ ۱۰ مئی ۲۰۰۷ء

۴۔ جواب نمبر ۳۷۹، فتوی ۳۲۴/ ن: ۳۱۱/ ن/ ۲۳ مئی ۲۰۰۷ء

۵۔ جواب نمبر ۴۶۵، فتوی ۵۱۰/ ج: ۵۱۰/ ج/ ۲۳ مئی ۲۰۰۷ء

۶۔ جواب نمبر ۵۴۱، فتوی ۵۴۲/ ج: ۵۴۲/ ج/ ۲ جون ۲۰۰۷ء

۷۔ جواب نمبر ۸۷۴، فتوی ۴۴۵/ ن: ۴۳۳/ ن/ ۲۸ جون ۲۰۰۷ء

۸۔ جواب نمبر ۱۶۰۲، فتوی ۱۳۵۴/ ھ: ۱۰۵۸/ ھ/ ۲۲ ستمبر ۲۰۰۷ء

۹۔ جواب نمبر ۵۳۳۲، فتوی ۲۴۶/ ل: ۲۴۶/ ل/ ۱۲ ستمبر ۲۰۰۷ء

۱۰۔ جواب نمبر ۱۵۰۷، فتوی ۲۹۴/ ن: ۶۰۶/ ن/ ۲۰ ستمبر ۲۰۰۷ء

۱۱۔ جواب نمبر ۱۶۰۶، فتوی ۵۳۰/ م: ۵۲۸/ م/ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۷ء

۱۲۔ جواب نمبر ۱۵۴۷، فتوی ۱۰۸۳/ ب: ۱۰۱۵/ ب/ ۴ اکتوبر ۲۰۰۷ء

۱۳۔ جواب نمبر ۲۰۶۲، فتوی ۱۴۲۲/ ب: ۱۲۵۴/ ب/ ۲۱ نومبر ۲۰۰۷ء

۱۴۔ جواب نمبر ۲۳۴۹، فتوی ۱۵۴۸/ ب: ۱۳۷۰/ ب/ ۱۱ دسمبر ۲۰۰۷ء

۱۵۔ جواب نمبر ۲۶۵۳، فتوی ۱۸/ ل: ۱۸/ ل/ ۲۷ جنوری ۲۰۰۸ء

۱۶۔ جواب نمبر ۳۴۴۸، فتوی ۴۹۲/ ھ: ۳۷۰/ ھ/ ۹ اپریل ۲۰۰۸ء

۱۷۔ جواب نمبر ۳۵۴۴، فتوی ۴۷۴/ م: ۳۷۳/ ب/ ۱۹ اپریل ۲۰۰۸ء

۱۸۔ جواب نمبر ۳۶۶۰، فتوی ۵۴/ م: ۵۴/ م/ ۵ مئی ۲۰۰۸ء

۱۹۔جواب نمبر۳۷۰۴،فتوی۴۴/م:۴۴/م/۵مئی ۲۰۰۸ء

۲۰۔جواب نمبر۳۸۴۹،فتوی۴۸۹/ب:۵۹۹/ب/۷مئی ۲۰۰۸ء

۲۱۔جواب نمبر۵۴۷۰،فتوی۹۵۸:۷۳۱/ھ/۳جون ۲۰۰۸ء

۲۲۔جواب نمبر۵۱۲۵،فتوی۵۱۸:۵۵۴/ل/۹جولائی ۲۰۰۸ء

۲۳۔جواب نمبر۵۹۵۴،فتوی۴۵۹:۴۵۹/م/۱۲جولائی ۲۰۰۸ء

۲۴۔جواب نمبر۵۸۸۴،فتوی۴۹۳:۴۹۳/م/۱۳جولائی ۲۰۰۸ء

۲۵۔جواب نمبر۶۳۲۲،فتوی۵۸۰:۵۸۰/م/۲۶جولائی ۲۰۰۸ء

۲۶۔جواب نمبر۶۶۴۹،فتوی۱۶۴۶:۱۲۶۰/ھ/۶ اگست ۲۰۰۸ء

۲۷۔جواب نمبر۷۰۹۹،فتوی۱۵۴۲:۱۳۲۳/ب/......

۲۸۔جواب نمبر۸۷۲۱،فتوی۲۱۴۰:۱۷۴۰/ب/۱۶نومبر ۲۰۰۸ء

۲۹۔جواب نمبر۸۶۱۶،فتوی۱۳۴۵:۱۱۳۹/ل/۱۷نومبر ۲۰۰۸ء

۳۰۔جواب نمبر۸۶۴۵،فتوی۱۴۳۴:۱۱۹۹/ل/۱۷نومبر ۲۰۰۸ء

۳۱۔جواب نمبر۸۷۸۸،فتوی۲۱۹۷:۱۷۹۱/ب/۲۴نومبر ۲۰۰۸ء

۳۲۔جواب نمبر۸۸۰۰،فتوی۲۱۹۸:۱۷۹۰/ب/۲۴نومبر ۲۰۰۸ء

۳۳۔جواب نمبر۹۰۸۵،فتوی۲۳۰۱:۱۷۹۳/ھ/۲۵نومبر ۲۰۰۸ء

۳۴۔جواب نمبر۱۰۳۷۷،فتوی آئی ڈی۲۲۶-۱۷۵ھ/۳فروری ۲۰۰۹ء

۳۵۔جواب نمبر۱۸۹۰۸،فتوی(ھ)۱۱۲:۱۰۷-۱۴۳۱/۲/۱۹جنوری ۲۰۱۰ء

۳۶۔جواب نمبر۳۱۷۱۷،فتوی(د)۹۳۰:۲۱۷-۱۴۳۲/۵/یکم مئی ۲۰۱۱ء

۳۷۔جواب نمبر۳۶۱۹۶،فتوی(ل)۱۳۰:۷۳-۱۴۳۳/۲/۳جنوری ۲۰۱۲ء

۳۸۔جواب نمبر۳۶۲۵۳،فتوی(د)۱۶۷:۱۲۷-۱۴۳۳/۲/۵جنوری ۲۰۱۲ء

۳۹۔جواب نمبر۳۹۱۸۵،فتوی۱۱۹۰-۹۹۸/۱۴۳۳/۶/ب/۲۱مئی ۲۰۱۲ء

۴۰۔ جواب نمبر ۵۱۹۸۱،فتوی آئی ڈی ۹۰۷/۱۴/ ۱۴ اپریل ۲۰۱۴ء

۴۱۔ جواب نمبر ۵۶۲۳۱،فتوی ۲۹-۲۹/س ن/ ۲۰ نومبر ۲۰۱۴ء

۴۲۔ جواب نمبر ۵۷۱۹۹،فتوی ۴۳۴-۴۱۲/ ۱۶ فروری ۲۰۱۵ء

۴۳۔ جواب نمبر ۵۸۰۸۹،فتوی ۴۷۲-۴۷۲/ ایم/ ۱۱ مارچ ۲۰۱۵ء

۴۴۔ جواب نمبر ۵۷۴۶۰،فتوی ۵۶۷-۵۷۳/ ن/ ۲۹ اپریل ۲۰۱۵ء

۴۵۔ جواب نمبر ۵۸۳۶۰، ۸۰۵-۸۳۷/ ل/ ۲ مئی ۲۰۱۵ء

۴۶۔ جواب نمبر ۵۹۲۵۶،فتوی ۳۶۹-۳۶۹/س د: ۱۴۳۶/ ۶ مئی ۲۰۱۵ء

۴۷۔ جواب نمبر ۵۹۱۴۶،فتوی ۹۱۰-۹۲۸/ ل/ ۱۳ مئی ۲۰۱۵ء

۴۸۔ جواب نمبر ۵۹۴۵۲،فتوی ۶۴۸-۶۵۵/ ن/ ۲۷ مئی ۲۰۱۵ء

۴۹۔ جواب نمبر ۶۰۲۹۳،فتوی ۸۹۷-۹۰۲/ ایچ/ ۲۹ جولائی ۲۰۱۵ء

۵۰۔ جواب نمبر ۶۰۷۴۰،فتوی ۱۰۰۶-۱۰۰۶/م/ ۱۳ اگست ۲۰۱۵ء

۵۱۔ جواب نمبر ۶۱۱۶۴،فتوی ۸۲۷-۸۱۷/س ن/ ۱۲ ستمبر ۲۰۱۵ء

۵۲۔ جواب نمبر ۶۱۶۰۰،فدتوی ۸۱۲-۸۴۷/س ن/ ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۵ء

۵۳۔ جواب نمبر ۶۰۹۳۵،فتوی ۱۱۹۸-۱۱۹۸/م/ ۱۲۴ کتوبر ۲۰۱۵ء

۵۴۔ جواب نمبر ۶۱۸۶۱،فتوی ۸۱۶-۸۱۶/س د/ ۴ نومبر ۲۰۱۵ء

۵۵۔ جواب نمبر ۶۳۱۹۵،فتوی ۲۴۰-۲۹۳/س ن/ ۱۱ جنوری ۲۰۱۶ء

۵۶۔ جواب نمبر ۶۳۲۰۹،فتوی ۲۹۸-۳۰۴/س ن/ ۲۷ جنوری ۲۰۱۶ء

۵۷۔ جواب نمبر ۶۴۲۶۴،فتوی آئی ڈی ۲۶۹/ ۸ مارچ ۲۰۱۶ء

۵۸۔ جواب نمبر ۶۴۲۹۱،فتوی آئی ڈی ۵۸۹: ن/ ۵۸۵/ ۲۵ اپریل ۲۰۱۶ء

۵۹۔ جواب نمبر ۶۴۳۳۴،فتوی ۴۲۴-۴۲۴/س د/ ۲۵ اپریل ۲۰۱۶ء

۶۰۔ جواب نمبر ۶۴۷۲۰،فتوی ۵۰۱-۵۰۱/س د/ ۲۵ اپریل ۲۰۱۶ء

۶۱۔جواب نمبر ۶۵۰۹۲،فتوی ۵۳۲-۵۳۲/س د/ ۱۱ مئی ۲۰۱۶ء

۶۲۔جواب نمبر ۶۴۵۰۵،فتوی آئی ڈی ۵۳۲/ ۱۱ مئی ۲۰۱۶ء

۶۳۔جواب نمبر ۶۵۰۹۲/ ۱۵ مئی ۲۰۱۶ء

۶۴۔جواب نمبر ۶۷۳۷۹،Fatwa ID 840-840/M/ ۲۰ جون ۲۰۱۶ء

۶۵۔جواب نمبر ۶۶۱۵۲،Fatwa ID 940-947/N/ ۲۵ جولائی ۲۰۱۶ء

۶۶۔جواب نمبر ۶۷۶۳۲،Fatwa 1097-1203/H/ ۳ ستمبر ۲۰۱۶ء

۶۷۔جواب نمبر ۶۹۴۸۹،Fatwa ID 1141-1102/SN/ ۲۹ ستمبر ۲۰۱۶ء

۶۸۔جواب نمبر ۶۹۶۵۹،فتوی آئی ڈی ۹۷۳-۹۵۸/B/ ۲۹ ستمبر ۲۰۱۶ء

۶۹۔جواب نمبر ۶۹۵۹۲،Fatwa ID 867-977B/ ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۶ء

۷۰۔جواب نمبر ۱۴۵۴۸۶،فتوی آئی ڈی ۱۲/ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۶ء

۷۱۔جواب نمبر ۱۴۷۳۶۳،فتوی آئی ڈی ۳۰۸/ ۸ جنوری ۲۰۱۷ء

۷۲۔جواب نمبر ۱۴۷۵۴۸،فتوی آئی ڈی ۳۶۹/ ۱۷ جنوری ۲۰۱۷ء

۷۳۔جواب نمبر ۱۴۸۲۲۱،فتوی آئی ڈی ۴۹۳/ ۳۱ جنوری ۲۰۱۷ء

۷۴۔جواب نمبر ۱۴۷۵۶۸/ ۳۱ فروری ۲۰۱۷ء

۷۵۔جواب نمبر ۱۴۹۰۳۱،فتوی آئی ڈی ۵۲۳/ ۹ مارچ ۲۰۱۷ء

۷۶۔جواب نمبر ۱۴۹۴۳۳،فتوی ۶۱۸-۶۸۶/ ۱۵ مارچ ۲۰۱۷ء

۷۷۔جواب نمبر ۱۴۸۵۰۲/ ۲۷ مارچ ۲۰۱۷ء

۷۸۔جواب نمبر ۶۵۰۹۲،فتوی ۷۵۲-۷۷۱=L/ ۱۴۳۸/ ۷/ یکم اپریل ۲۰۱۷ء

۷۹۔جواب نمبر ۱۴۹۷۴۶،فتوی ۸۳۰-۸۵۹/م/ ۷/ ۱۴۳۸/ ۲۲ اپریل ۲۰۱۷ء

۸۰۔جواب نمبر ۱۵۰۰۱۹،فتوی ۸۰۱-۷۲۷/Sn/ ۲۲ اپریل ۲۰۱۷ء

۸۱۔جواب نمبر ۱۵۰۳۳۲،فتوی ۹۵۵-۸۳۰/H/ ۲۹ اپریل ۲۰۱۷ء

۸۲۔جواب نمبر۱۵۰۱۰۷،فتوی۳ ۹۰-۸۱۷/Sn/ یکم مئی ۲۰۱۷ء

۸۳۔جواب نمبر۱۵۱۰۱۷،فتوی۹۲۷-۹۹۱=sn/ ۱۶مئی ۲۰۱۷ء

۸۴۔جواب نمبر۱۵۰۷۷۸،فتوی۱۰۳۲-۹۸۶=M/ ۲۵مئی ۲۰۱۷ء

۸۵۔جواب نمبر۱۵۰۸۶۲،فتوی۱۰۸۸-۱۰۶۷=L/ ۲۵مئی ۲۰۱۷ء

۸۶۔جواب نمبر۱۵۱۴۱۵،فتوی۹۵۲-۱۰۷۶/ ۲۵مئی ۲۰۱۷ء

۸۷۔جواب نمبر۱۵۱۰۴۳،فتوی۹۸۸-۸۵۸=B/ ۱۵جون ۲۰۱۷ء

۸۸۔جواب نمبر۱۵۳۳۴۴،فتوی۱۲۲۸-۱۱۲۳:H/ ۳ اگست ۲۰۱۷ء

۸۹۔جواب نمبر۱۵۳۱۲۳،فتوی۱۱۹۷-۱۱۶۱/N/ ۶ اگست ۲۰۱۷ء

۹۰۔جواب نمبر۱۵۳۳۰۸،فتوی۱۱۷۵-۱۰۹۶/sd/ ۸ اگست ۲۰۱۷ء

۹۱۔جواب نمبر۱۵۳۸۳۲،فتوی۱۳۳۴:۱۳۰۳/M/ ۲۲ اگست ۲۰۱۷ء

۹۲۔جواب نمبر۱۵۴۶۸۲،فتوی۱۴۳۶-۱۳۸۶=SN/ ۳۰ستمبر ۲۰۱۷ء

۹۳۔جواب نمبر۱۵۴۸۹۷،فتوی۱۰-۶/M/ ۲۶ اکتوبر ۲۰۱۷ء

۹۴۔جواب نمبر۱۵۵۹۶۴،فتوی۲۰۴-۱۵۰/L/ ۱۲نومبر ۲۰۱۷ء

۹۵۔جواب نمبر۱۵۵۶۶۵،فتوی۱۰۵-۱۷/D/ ۱۹نومبر ۲۰۱۷ء

۹۶۔جواب نمبر۱۵۶۰۴۲،فتوی۱۶۶-۱۴۵/N/ ۲۲نومبر ۲۰۱۷ء

۹۷۔جواب نمبر۱۵۶۵۶۷،فتوی۲۷۹-۲۵۶/L/ ۱۳دسمبر ۲۰۱۷ء

۹۸۔جواب نمبر۱۵۷۲۱۲،فتوی۳۱۹-۲۶۸/ ۲۵دسمبر ۲۰۱۷ء

۹۹۔جواب نمبر۱۵۶۱۹۹،فتوی۲۴۰-۱۶۰/SD/ ۲۷دسمبر ۲۰۱۷ء

۱۰۰۔جواب نمبر۱۵۷۰۳۶،Fatwa 404-344/b= 4/1439/ ۳۰دسمبر ۲۰۱۷ء

۱۰۱۔جواب نمبر۱۵۸۴۱۳،فتوی۴۸۹-۵۹۴=L/ ۳۱جنوری ۲۰۱۸ء

۱۰۲۔جواب نمبر۱۶۰۰۱۳،فتوی۷۵۲:N/۶۹۴/ ۲۲ اپریل ۲۰۱۸ء

۱۰۳۔ جواب نمبر ۱۶۳۹۱۶، فتوی آئی ڈی ۱۱۹۶/۲ ستمبر ۲۰۱۸ء

۱۰۴۔ جواب نمبر ۱۶۴۶۶۷، فتوی آئی ڈی ۱۴۲۸-sd/۱۱۶۴/ ۵ ستمبر ۲۰۱۸ء

۱۰۵۔ جواب نمبر ۱۶۷۳۹۸، فتوی ۳۳۶-۲۶۷/D/ ۲۹ دسمبر ۲۰۱۸ء

۳۵۳۔ دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی ویب سائٹ www.banuri-edu.pk پر وقتاً فوقتاً ڈیجیٹل تصاویر اور ویڈیوز کی حرمت کے متعلق جاری ہونے والے آن لائن فتاوی جات کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں: ہم نے بفضلِ خدا تعالیٰ بنوری ٹاؤن سے جاری ہونے والے درج ذیل ۹۰ فتاوی جات کو بھی ایک شمار کیا ہے۔

۱۔ فتوی نمبر ۱۴۳۱۰۱۲۰۰۲۴۸
۲۔ فتوی نمبر ۱۴۳۴۰۶۲۰۰۰۶۲
۳۔ فتوی نمبر ۱۴۳۴۱۰۲۰۰۰۱۲
۴۔ فتوی نمبر ۱۴۳۵۰۲۲۰۰۰۲۱
۵۔ فتوی نمبر ۱۴۳۵۰۹۲۰۰۰۳۴
۶۔ فتوی نمبر ۱۴۳۵۱۲۲۰۰۰۱۰
۷۔ فتوی نمبر ۱۴۳۶۰۲۲۰۰۰۰۹
۸۔ فتوی نمبر ۱۴۳۶۰۲۲۰۰۰۱۷
۹۔ فتوی نمبر ۱۴۳۶۰۳۲۰۰۰۰۱
۱۰۔ فتوی نمبر ۱۴۳۶۰۴۲۰۰۰۲۶
۱۱۔ فتوی نمبر ۱۴۳۶۰۶۲۰۰۰۰۳
۱۲۔ فتوی نمبر ۱۴۳۶۰۶۲۰۰۰۰۴
۱۳۔ فتوی نمبر ۱۴۳۶۰۷۲۰۰۰۱۷
۱۴۔ فتوی نمبر ۱۴۳۶۰۸۲۰۰۰۲۰
۱۵۔ فتوی نمبر ۱۴۳۶۱۰۲۰۰۰۲۵
۱۶۔ فتوی نمبر ۱۴۳۶۱۱۲۰۰۰۲۵
۱۷۔ فتوی نمبر ۱۴۳۷۰۴۲۰۰۰۰۱
۱۸۔ فتوی نمبر ۱۴۳۷۰۴۲۰۰۰۲۹
۱۹۔ فتوی نمبر ۱۴۳۷۰۶۲۰۰۰۲۶
۲۰۔ فتوی نمبر ۱۴۳۷۰۹۲۰۰۰۰۱
۲۱۔ فتوی نمبر ۱۴۳۷۰۹۲۰۰۰۲۶
۲۲۔ فتوی نمبر ۱۴۳۷۱۰۲۰۰۰۰۴
۲۳۔ فتوی نمبر ۱۴۳۷۱۱۰۰۰۲۳
۲۴۔ فتوی نمبر ۱۴۳۷۱۱۲۰۰۰۰۱
۲۵۔ فتوی نمبر ۱۴۳۷۱۱۲۰۰۰۳۱
۲۶۔ فتوی نمبر ۱۴۳۷۱۲۰۰۰۰۹
۲۷۔ فتوی نمبر ۱۴۳۷۱۲۲۰۰۰۲۹
۲۸۔ فتوی نمبر ۱۴۳۸۰۲۲۰۰۰۳۴

۲۹۔فتوی نمبر۱۴۳۸۰۶۲۰۰۰۳۳
۳۰۔فتوی نمبر۱۴۳۸۱۰۲۰۰۰۳۲
۳۱۔فتوی نمبر۱۴۳۸۱۱۲۰۰۰۱۹
۳۲۔فتوی نمبر۱۴۳۸۱۱۲۰۰۰۳۳
۳۳۔فتوی نمبر۱۴۳۸۱۱۲۰۰۰۴۵
۳۴۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۳۲۰۰۰۹۸
۳۵۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۵۲۰۰۰۰۸
۳۶۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۵۲۰۰۰۵۵
۳۷۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۸۲۰۰۱۰۴
۳۸۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۸۲۰۰۲۴۲
۳۹۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۸۲۰۰۲۵۶
۴۰۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۸۲۰۰۴۷۳
۴۱۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۸۲۰۰۵۳۰
۴۲۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۸۲۰۱۰۵۱
۴۳۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۰۰۵۱۱
۴۴۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۰۲۵۷
۴۵۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۰۷۹۸
۴۶۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۰۸۰۱
۴۷۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۱۸۴۶
۴۸۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۰۸۹۵
۴۹۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۰۹۵۴
۵۰۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۱۰۱۷
۵۱۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۱۱۰۹
۵۲۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۱۳۱۳
۵۳۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۱۴۱۵
۵۴۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۱۷۴۲
۵۵۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۱۹۴۴
۵۶۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۲۰۵۵
۵۷۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۲۲۳۹
۵۸۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۲۲۸۲
۵۹۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۲۳۳۵
۶۰۔فتوی نمبر۱۴۳۹۰۹۲۰۲۳۶۱
۶۱۔فتوی نمبر۱۴۴۰۰۱۲۰۰۵۷۳
۶۲۔فتوی نمبر۱۴۴۰۰۱۲۰۰۶۸۷
۶۳۔فتوی نمبر۱۴۴۰۰۳۲۰۰۱۵۴
۶۴۔فتوی نمبر۱۴۴۰۰۳۲۰۰۱۶۵
۶۵۔فتوی نمبر۱۴۴۰۰۳۲۰۰۴۶۲
۶۶۔فتوی نمبر۱۴۴۰۰۳۲۰۰۴۷۳
۶۷۔فتوی نمبر۱۴۴۰۰۴۲۰۰۳۴۳
۶۸۔فتوی نمبر۱۴۴۰۰۴۲۰۰۴۴۶
۶۹۔فتوی نمبر۱۴۴۰۰۴۲۰۰۷۸۷
۷۰۔فتوی نمبر۱۴۴۰۰۴۲۰۱۲۹۳

۷۱۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۴۲۰۱۳۱۳

۷۲۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۴۲۰۱۳۵۶

۷۳۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۴۲۰۱۴۲۵

۷۴۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۴۲۰۱۵۱۱

۷۵۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۷۲۰۰۱۷۵

۷۶۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۷۲۰۰۳۱۷

۷۷۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۷۲۰۰۴۰۶

۷۸۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۷۲۰۰۴۱۵

۷۹۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۷۲۰۰۵۱۸

۸۰۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۷۲۰۰۶۰۹

۸۱۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۸۲۰۰۲۳۱

۸۲۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۸۲۰۰۵۲۴

۸۳۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۸۲۰۰۶۸۳

۸۴۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۸۲۰۰۷۴۷

۸۵۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۸۲۰۱۰۶۴

۸۶۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۰۸۲۰۱۱۰۳

۸۷۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۱۰۲۰۰۲۰۰

۸۸۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۱۰۲۰۰۳۴۶

۸۹۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۱۰۲۰۰۸۰۶

۹۰۔فتوی نمبر ۱۴۴۰۱۰۲۰۰۹۷۵

﴿علماء عرب کے فتاویٰ جات﴾

۳۵۴۔ حضرت شیخ علامہ عبداللہ بن عقیل کا فتوی:

’’یہ حرمت کا حکم ہر جاندار مخلوق کی تصویر کو عام ہے خواہ وہ انسان ہو یا کوئی اور مخلوق، اور احادیث کے عموم کی وجہ سے اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ تصویر مجسمہ ہو یا غیر مجسمہ ہو اور خواہ کسی آلہ سے لی گئی ہو یا رنگوں یا نقش وغیرہ سے بنائی گئی ہو، سب کا حکم ایک ہے۔‘‘ (فتاوی الشیخ عبداللہ بن عقیل ج ۲ ص ۵۵۰ بحوالہ کیمرہ، ٹی وی اور ویڈیو کی تصاویر علماء عرب کی نظر میں ص ۱۸ از مفتی شعیب اللہ خان مفتاحی)

۳۵۵۔ حضرت شیخ علامہ عبدالرزاق العفیفی کا فتوی:

شیخ علامہ عبدالرزاق العفیفی جو کہ مصر کی معروف یونیورسٹی ’’جامعۃ الازہر‘‘ میں استاد تھے اور بعد میں سعودی حکومت میں ’’الجنۃ الدائمۃ‘‘ میں مفتی کے عہدے پر فائز رہے، لکھتے ہیں:

’’رہی جاندار کی شمسی تصویر تو وہ حرام وممنوع ہے کیونکہ اس میں اللہ کی تخلیق سے مشابہت ونقالی ہے اور اس لئے بھی کہ اس کام کو انجام دینے والا ظالم لوگوں میں سے ہے۔‘‘

(فتاوی الشیخ عبدالرزاق العفیفی ص ۲۱۱ بحوالہ بالا ص ۹)

۳۵۶۔ علامہ شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ کا فتوی:

سعودی عرب کے قاضی القضاۃ و مفتی الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ کے رئیس اور رابطہ عالم اسلامی کے صدر اور ان کے فتاویٰ شاہ فیصل رحمہ اللہ کے حکم پر جمع کئے گئے:

(۱) ''یہ حرمت کا حکم ہر جاندار مخلوق کی تصویر کو عام ہے خواہ وہ انسان ہو یا کوئی اور مخلوق، اور احادیث کے عموم کی وجہ سے اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ تصویر مجسمہ ہو یا غیر مجسمہ ہو، سب کا حکم ایک ہے۔'' (فتاوی ورسائل محمد بن ابراہیم ۱/۱۳۴ بحوالہ بالا ص ۱۱)

(۲) ''تصاویر خواہ وہ ہاتھ سے بنائی جائیں اور ان کا سایہ ہو یا آلے سے لی جائیں یا رنگ سے یا سیون سے بنائی جائیں، سب کی سب تصویر کی حرمت میں داخل ہیں۔''

(فتاوی ورسائل محمد بن ابراہیم ۸/ ۱۲۵ بحوالہ بالا ص ۱۲)

۳۵۷۔ شیخ عبدالرزاق العفیفی، شیخ عبداللہ بن غدیان، شیخ عبداللہ بن قعود، شیخ علامہ عبدالعزیز ابن باز رحمہم اللہ کا فتوی:

''شمسی تصویر محض عکس نہیں بلکہ آلے کے واسطے سے ایک عمل ہے جس سے عکس پیدا ہوتا ہے لہٰذا وہ بھی اس آلے کی فنکاری کے ذریعہ اللہ کی تخلیق کی نقالی ہے، پھر یہ تصویر کا ممنوع ہونا سب صورتوں کو عام ہے۔'' (فتاوی الجنۃ الدائمۃ ۱/ ۴۶۶، رقم الفتوی ۴۵۱۳ بحوالہ بالا ص ۱۴)

۳۵۸۔ ''انسان وحیوان وغیرہ جاندار چیزوں کی شمسی وعکسی تصویر لینا اور ان کو باقی رکھنا حرام بلکہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے'' (فتاوی الجنۃ الدائمۃ ۱/ ۴۵۹، رقم الفتوی ۱۹۷۸ بحوالہ بالا ص ۱۵)

۳۵۹۔ ''جس طرح دلائل تصویر بنانے والوں پر لعنت اور ان کو آخرت میں دوزخ کی آگ کی دھمکی کے سلسلے میں وارد ہیں، اسی طرح جو شخص اپنی تصویر لینے کے لئے خود کو پیش کرتا ہے وہ بھی اس میں داخل ہے۔'' (فتاوی الجنۃ الدائمۃ ۱/ ۴۷۰، رقم الفتوی ۲۲۲ بحوالہ بالا ص ۱۶)

۳۶۰۔ ''جاندار کی تصویر حرام ہے، خواہ وہ کسی مصلیٰ کی ہو یا قاریٔ قرآن کی یا ان کے علاوہ کسی اور کی...... اور اسلام کی نشر واشاعت اور غیروں کے اسلام کی جانب رغبت یا اس میں داخل

ہونے کی امید پر تصاویر کا جرائد و رسائل میں شائع کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ حرام چیزوں کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ذریعہ بنانا جائز نہیں جبکہ مشروع وسائل تبلیغ و دعوت بھی بہت سے موجود ہیں...... اور رہا عرب ممالک میں تصویر کا رواج تو یہ اس کے جواز پر حجت نہیں۔'' (فتاوی الجنۃ الدائمۃ ۱/ ۴۸۶-۴۸۷، رقم الفتوی ۲۹۲۲ بحوالہ بالا ص ۱۹)

۳۶۱۔ شیخ علامہ محمد علی الصابونی کا فتوی:

علامہ، شیخ، مفسر جامعۃ ام القریٰ مکۃ المکرّمہ کے استاذ اور متعدد علمی کتب کے مصنف ہیں، لکھتے ہیں: ''حق یہ ہے کہ فوٹوگرافی کی شمسی تصویر تصویر کی ایک قسم ہونے سے خارج نہیں کیونکہ جو آلے کے ذریعہ تصویر نکلتی ہے اس کو تصویر ہی کہا جاتا ہے۔''

(روائع البیان، فتنۃ تصویر العلماء ص ۶۴-۶۵ بحوالہ بالا ص ۲۲)

۳۶۲۔ مصری عالم شیخ ابوذر قلمونی کا فتوی:

''بلاشبہ جن تصویروں کی حرمت نصوص میں وارد ہے ان میں اور ان تصاویر میں یہ فرق بیان کرنا کہ یہ شمسی تصویریں ''الیکٹرانک شعاعیں'' ہیں، یہ ایسے وصف سے فرق بیان کرنا ہے جس کا شرع میں کوئی اعتبار نہیں کیونکہ شرعاً حرمت تصویر کا حکم اللہ کی تخلیق سے مشابہت پر معلق ہے لہٰذا یہی وصف حکم میں مؤثر ہوگا۔'' (فتنۃ تصویر العلماء ص ۴۶ بحوالہ بالا ص ۲۸)

☆ مندرجہ ذیل چھ علماء کرام (شیخ عبدالعزیز بن باز تا شیخ بکر بن عبداللہ ابو زید) کا موقف اُن کی تصدیقات کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں:

☆ صدر شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

☆ نائب صدر شیخ عبدالرزاق العفیفی

☆ رکن لجنۃ عبداللہ بن غدیان

۳۶۳۔ رکن لجنۃ شیخ بکر بن عبداللہ ابو زید

۳۶۴۔ رکن لجنۃ شیخ عبدالعزیز آل شیخ

۳۶۵۔ رکن لجنۃ شیخ صالح بن فوزان

''ہاں! ویڈیو کی تصویر کا حکم بھی عموم دلائل کی وجہ سے فوٹوگرافی کی تصویر کی طرح منع وحرام ہونے ہی کا حکم رکھتا ہے۔'' (فتنہ تصویر العلماء ص ۱۹ بحوالہ بالا ص ۳۶)

۳۶۶۔ **شیخ عبدالعزیز ابن باز** سے سوال کیا گیا کہ کیا ٹیلی ویژن بھی تصویر کے حکم میں داخل ہے؟ تو جواب میں فرمایا کہ تمام قسم کی تصویریں حرام ہیں۔ (فتنہ تصویر العلماء ص ۱۴ بحوالہ بالا ص ۳۷)

۳۶۷۔ **مفتی شیخ حمود بن عبداللہ بن حمود التویجری لکھتے ہیں:** ''ان سہولت پسند لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں جو فتویٰ دینے میں بغیر تثبت کے جلد بازی کرتے ہیں کیونکہ شریعت مطہرہ میں مصلحت سے یا بغیر مصلحت کسی بھی وجہ سے تصویر کا حلال ہونا وارد نہیں ہے۔''

(ملخصاً تحریم التصویر ۲ بحوالہ ٹی وی چینل کے ذریعہ تبلیغ اور ڈیجیٹل تصویر ص ۱۰۷)

۳۶۸۔ شیخ صالح بن عثیمین کا فتویٰ:

شادی کے موقع پر ہونے والی خرافات ومنکرات فوٹوگرافی، ویڈیوگرافی کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: ''رہا اس موقع کی آلہ تصویر سے تصویر کشی کرنا تو کوئی عاقل اس کی قباحت میں شک نہیں کرتا اور کوئی عقل منداس سے راضی نہیں ہوتا چہ جائیکہ کوئی مومن راضی ہو کہ اپنے محارم میں سے اپنی ماؤں، بیٹیوں، بہنوں اور بیویوں وغیرہ کی تصویر لی جائے......اور اس سے بھی زیادہ بری بات یہ ہے کہ اس موقع کی تصویر ویڈیو سے لی جائے کیونکہ یہ ویڈیو موقعے کی تصویر کشی اس طرح کرتا ہے کہ گویا وہ آنکھوں کے سامنے زندہ موجود ہو......'' (فتاوی الاسلامیۃ ۳/ ۱۸۷ بحوالہ حرمت تصویر علمائے عرب وعجم کے فتاوی ص ۱۰۱ طبع شوال ۱۴۳۵ھ ناشر مکتبہ مسیح الامت بنگلور)

۳۶۹۔ شیخ محمد بن صالح المنجد کا فتویٰ:

''شادیوں اور تقریبات میں کیے جانے والے گناہوں میں سے ایک عورتوں کی تصویر کشی بھی ہے اور یہ حرام وناجائز ہے چاہے یہ تصویر کشی ویڈیو کیمرے کے ذریعے کی جائے یا کیمرے کے ذریعے اور ویڈیو کے ذریعے تصویر کشی تو حد درجہ قبیح اور گناہ کا کام ہے۔''

(فتاوی الاسلام ۱/ ۲ بحوالہ حرمت تصویر علمائے عرب وعجم کے فتاوی ص ۶۸)

۳۷۰۔ علامہ ابو اسحاق الحوینی کا موقف:

علامہ صاحب سے موبائل سے لی جانے والی تصویر کے بارے میں سوال ہوا تو لکھا:
''اس کا حال بھی کیمرے کی تصویر کی طرح ہے اور کیمرے کی تصویر میں ہمارے اکثر علماء حرام ہونے پر ہیں الا یہ کہ کوئی ضرورت وحاجت ہو۔'' (حرمت تصویر علمائے عرب وعجم کے فتاوی ص۶۹)

نوٹ: اس سے جہاں ڈیجیٹل تصویر کا مسئلہ معلوم ہوا وہیں عام کیمرے کی تصویر کا حکم بھی معلوم ہوا کہ اکثر علماء کے نزدیک وہ حرام ہے۔ (از مفتی شعیب اللہ مفتاحی صاحب مدظلہ)

۳۷۱۔ شیخ عبداللہ بن سلمان بن حمید کا فتوی:

''تصویریں ہر حال میں حرام ہیں خواہ کپڑے، بستر، درہم و دینار، پیسے، برتن اور دیوار یا ان کے علاوہ کسی میں بھی ہوں اور چاہے اس کا سایہ ہو یا نہ ہو۔''
(فتاوی الشیخ ۱۵/ ۳۱۶ بحوالہ حرمت تصویر علمائے عرب وعجم کے فتاوی ص ۶۷)

۳۷۲۔ شیخ یحیی بن موسیٰ الزہرانی رحمہ اللہ امام الجامع الکبیر تبوک کا موقف:

اپنی کتاب میں ایک فتوی نقل فرماتے ہیں: ''ٹیلی ویژن کا رکھنا، اس کی دعوت دینا، اس کا بیچنا وخریدنا سب ناجائز ہے کیونکہ یہ گناہوں پر تعاون ہے۔''
(حرمت تصویر علمائے عرب وعجم کے فتاوی ص ۱۰۷، ۱۰۸)

۳۷۳۔ امام حرم مدنی مسجد نبوی شریف شیخ علی بن عبدالرحمٰن الحذیفی دامت برکاتہم کی مسلسل دو دن تصویر بنانے والوں پر تنبیہ:

جز نمبر ا: ''اے میرے مسلمان بھائیو! یہ موبائل فون میری نظر میں فتنہ بنتے جارہے ہیں ہر کوئی تصویر بنانے میں مشغول ہے، کیسے اللہ سے ڈرو گے جب اس کی آوازیں ہمارے کانوں میں پڑیں گی؟ لوگوں کو چاہیئے کہ نیکی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں، تم سے کوئی مسجد میں ہے اور اس کے باوجود وہ موبائل میں مصروف ہے اور لوگوں کی نماز میں تصویر بنارہا ہے، یہ منکر ہے لازم ہے کہ ہر آدمی اپنے ساتھ والے کو بتائے کہ (یہ......از ناقل) مسلمانوں کو اذیت دینا ہے (اور......از ناقل) آپ کا منع کرنا مسلمان مومنین اور مومنات کو اذیت سے بچائے گا۔''
(۷ا مارچ ۲۰۱۶ء بعد از نماز عصر......نماز جنازہ سے پہلے فرمایا)

جز نمبر۲: ’’اے میرے مسلمان بھائیو! یہ موبائل فون فتنہ ہے، امام خطبہ دے رہا ہوتا ہے اور لوگ امام کی تصویر بنانے میں مشغول ہوتے ہیں اور خطبہ غور سے سننا چھوڑ دیتے ہیں، امام کو بھی تکلیف دیتے ہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی اس سے تکلیف پہنچا رہے ہوتے ہیں، اس سے دوسرے مسلمان تشویش میں مبتلا ہو جاتے ہیں سارے کے سارے اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو ایک دوسرے کو اس سے رکنے کی نصیحت کرو کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ منکر ہے۔‘‘

(۱۸ مارچ ۲۰۱۶ء بعد نماز فجر......نماز جنازہ سے پہلے فرمایا)

نوٹ: مفتی مجیب الرحمٰن منصور صاحب دامت برکاتہم نے یہ تحریر ۲۸ نومبر ۲۰۱۸ء کو بذریعہ واٹس ایپ ہم کو بھیجی۔

شیخ علی بن عبدالرحمٰن الحذیفی مدظلہم کی تصویر کشی کی مذمت پر تقریر کا تذکرہ مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب مدظلہم نے اپنے ایک مضمون میں فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

(ماہنامہ انوارِ مدینہ ص ۳۳ شمارہ ستمبر ۲۰۱۵ء)

تصویر بنانے والوں کے لیے احادیث میں ذکر کردہ چند وعیدیں

۱۔ مفہوماً ’’قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔‘‘ (بخاری)

۲۔ ’’ایسا کرنے والا عذاب اشد میں آل فرعون وغیرہ کا شریک ہوگا‘‘ (فتح الباری)

۳۔ ’’رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے‘‘ (بخاری)

۴۔ ’’گویا اس نے وحی کا انکار کردیا جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی‘‘ (بلوغ القصد والمرام)

۵۔ ’’یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے بدتر ہیں‘‘ (متفق علیہ از مشکوٰۃ)

۶۔ ’’قیامت کے روز دوزخ میں سے ایک گردن نکلے گی وہ تین طرح کے لوگوں پر مسلط ہوگی ان میں سے تیسرا ’’تصویر سازی‘‘ کرنے والا ہے‘‘ (ترمذی)

۷۔ ’’اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے‘‘ (متفق علیہ) ’’نبی مکرم ﷺ نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے‘‘ (بخاری)

چند آخری گذارشات

☆ حکم کا مدار علت پہ ہوتا ہے یا طریقۂ کار پر؟

☆ کیا ڈیجیٹل کیمروں کی ویڈیوز میں متحرک تصاویر میں ''مضاهاة بخلق الله'' ہے یا نہیں؟

☆ بے جان و بے حرکت تصویر میں مشابہت زیادہ ہے یا ایک قسم کی جان والی اور چلتی، باتیں کرتی تصویر میں ''مشابهت فی التخلیق'' زیادہ ہے؟

☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں کفار کو دین کی دعوت دینا ہوتی تھی، کسی کا بھائی تو کسی کا باپ اور قریبی رشتہ دار ہی مسلمان نہ ہوتا تھا، مجبوری کے حالات تھے، مسلمانوں کی تعداد بھی کم تھی، اس کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ضرورت سمجھتے ہوئے تصویر، مجسمہ یا کسی اور صریح ناجائز وحرام کام کو دعوت وتبلیغ کا مستقل ذریعہ بنایا ہے؟

☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معیارِ حق ہیں، عشق ان کا کامل، محبت سچی مگر کسی صحابی نے نبی مکرم ﷺ کی تصویر بنا کر کہیں کسی جگہ ''دعوت وتبلیغ'' کے لئے لوگوں کو دکھائی کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے، ان پر ایمان لاؤ، کیا ایسی کوئی مثال ہے؟

☆ موبائل خود کہتا ہے کہ یہ ''PICTURE'' ہے، اگر اردو زبان موبائل میں چالو ہو تو کہتا ہے یہ ''تصویر'' ہے، جب موبائل بھی تصویر PICTURE کہتا ہے، بنانے والا، بنوانے والا بھی تصویر کہتا ہے جب کہا جائے کہ یہ تصویر ہے تو کہتے ہیں یہ تصویر نہیں۔

☆ موبائل اس تصویر کو عکس یعنی ''REFLECTED IMAGE'' نہیں کہتا، کیا کسی کا موبائل کہتا ہے کہ یہ ''REFLECTED IMAGE'' ہے؟

☆ موبائل خود کہتا ہے کہ اس تصویر کو ''PICTURE'' کو کہاں ''محفوظ'' کرنا ہے، میموری کارڈ یا موبائل STORAGE میں؟

☆ موبائل ویڈیوز یا تصاویر کو دوسروں کی نظر سے بچانے کے لیے موبائل ایک ''OPTION'' دیتا ہے کہ ''SECURITY CODE'' یعنی حفاظتی ہندسہ لگائیں تا کہ

کوئی دوسرا نہ دیکھ سکے، اگر تصاویر محفوظ ہی نہیں تو حفاظت کس چیز کی کی جارہی ہے؟

☆ موبائل کی اپنی میموری نہ ہو اور میموری کارڈ بھی نہ لگایا گیا ہو تو کیمرے سے بنائی گئی تصویر محفوظ کیوں نہیں ہوتی؟ کیونکہ محفوظ کرنے کی جگہ نہیں...... جب میموری کارڈ لگایا جاتا ہے تو پھر میموری کارڈ میں محفوظ ہو جاتی ہے، موبائل یہ نہیں کہتا کہ محفوظ کرنے کی جگہ نہیں ہے۔

☆ موبائل خریدتے وقت، کمپیوٹر خریدتے وقت اس کی ہارڈ ڈسک، RAM اور میموری کارڈ خریدتے وقت اس کی میموری 8GB، 16GB وغیرہ کو کیوں مدنظر رکھا جاتا ہے، ظاہر سی بات ہے کہ تصاویر اور ویڈیوز زیادہ سے زیادہ محفوظ کی جاسکیں اور جب ہم یہ سب سوچ سمجھ کر کر رہے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ تصویر نہیں، یہ عکس ہے جو کہ محفوظ نہیں...... میموری کارڈ کو کس چیز نے بھر دیا؟ موبائل میموری کس چیز نے بھر دی؟ ظاہر سی بات ہے کہ تصاویر ویڈیوز اس میں محفوظ ہیں، ویڈیو میں آواز مدہم بھاری کر سکتے ہیں، یہ انسانی صنعت کا کمال نہیں تو اور کیا ہے؟

☆ ویڈیو اور تصاویر دیکھنے سے لوگ اسلام قبول کریں گے یا بے دین لوگ دین دار بنیں گے یا آپ کی آڈیو یعنی آواز سن کر، کتنے ہی حضرات آڈیو بیانات وغیرہم کے ذریعہ سے پوری دنیا میں دعوت پہنچا رہے ہیں، جب متبادل صورت بھی بہترین شکل میں موجود ہے تو پھر ویڈیو بنانے کی کون سی مجبوری باقی رہ گئی؟؟

☆ اگر ڈیجیٹل تصویر محفوظ اور قائم نہیں تو پھر ذوالعکس میں تبدیلی کیے بغیر عکس میں تبدیلی کرنا کیسے ممکن؟ یعنی جس رنگ کے چاہو کپڑے کر دو، رنگ سفید کر دو یا کالا وغیرہ وغیرہ یعنی جس کا عکس ہے اس میں تبدیلی کیے بغیر عکس میں تبدیلی کیسے ممکن؟ ایسے ہی کرکٹ میچ میں ویڈیوز محفوظ کر کے ''REPLAY'' یعنی ذوالعکس کی غیر موجودگی میں عکس کی آہستہ یا تیز حرکت کیسے ممکن؟ حالانکہ ذوالعکس تو تیز بھاگتا ہے دوڑتا ہے کیا عکس ذوالعکس کی بعینہٖ حرکت کے علاوہ بھی حرکت کر سکتا ہے؟ عکس میں تغیر ممکن نہیں ہوتا جب تک اصل میں نہ ہو، یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کو محفوظ کر لیا گیا ہو اور وہ ذوالعکس کی تابعیت سے نکل چکا ہو لہٰذا جب وہ تابع نہ رہا تو عکس بھی نہ رہا۔

☆ تجربہ شاہد ہے کہ جب ویڈیو، تصاویر نہیں تھیں تب علماء کرام مدظلہم کی محبت، عزت، قدر اور ان کی زیارت کا شوق عوام الناس میں قابل دید تھا، لوگ راتوں کو جاگ جاگ کر جلسے سنا کرتے تھے اور اپنے کام چھوڑ کر قربانی سے جاتے تھے، آج کہاں گم ہو گیا وہ ذوق جنوں، کہاں شوق رہا علماء کی زیارت کا؟ یہ سب ویڈیوز کا کمال ہے۔

☆ ایک زمانہ تھا جلسے، پروگرامز سادہ ہوا کرتے تھے مگر بہت نافع، آج ہماری ساری توجہ بناوٹی کاموں میں لگ گئی، لشکارے والی ٹوپیاں خریدو، تیز لائٹس لگاؤ، ساؤنڈ سسٹم زیادہ ایکو والا ہو، ویڈیو گرافر وہ ہو جو سانس کی آواز بھی محفوظ کر سکے، کہاں رہا وہ جلسہ؟ تقریباً ہر کوئی دورانِ مجلس موبائل سے ویڈیو بنا رہا، اس کی سیٹنگ کر رہا ہے کہاں وہ سن نا رہا، کہاں وہ عمل رہا، فروری ۲۰۱۹ء کی بات ہے ہمارے ہاں ایک نامور خطیب صاحب مدظلہ تشریف لائے، بہت مدلل و مفصل بیان فرمایا، راقم بھی اس بیان میں وہاں موجود تھا، بندہ کے سامنے ایک خوبصورت سفید ریش بزرگ بیٹھے موبائل سے بیان کی ویڈیو بنا رہے تھے تقریباً ایک گھنٹے کا بیان تھا، اندازاً وہ ۴۰ منٹ ویڈیو بناتے رہے اور ان سے سیٹنگ نہیں ہو رہی تھی، کبھی کوئی بٹن دباتے اور کبھی کوئی، بالآخر تھک ہار کے موبائل جیب میں ڈال لیا، تو کہاں سنا ہوگا بیان؟ ''امر بالمعروف'' اور ''نہی عن المنکر'' یہ دونوں کام دعوت و تبلیغ کے کام ہیں۔ اپنی ویڈیو بنوانا یا بڑے کیمروں اور موبائلوں سے بنتی ہوئی دیکھنا اور جان بوجھ کر منع نہ کرنا درست ہے؟ خدارا اس منکر کے خلاف مضبوط آواز لگائیں، ہر درس میں، ہر بیان میں اس کا شدید انکار فرمائیں، ہم ہی عمل چھوڑ بیٹھے تو کون آئے گا اس حرام کام کو روکنے کے لیے؟

اللہ تعالیٰ ہمیں حق سمجھنے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر بندہ اور بندہ کے والدین و اساتذہ و دیگر معاونین اور پوری امت کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے

الحمدللہ آج بتاریخ ۳ ذوالحجہ ۱۴۴۰ھ بمطابق ۵ اگست ۲۰۱۹ء کو یہ کتاب مکمل ہوئی۔

تصویر کی حرمت کے متعلق تفصیلی دلائل کے لئے چند کتب

۱۔تصویر کے شرعی احکام ازمفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۔ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کی حرمت پر مفصل و مدلل فتوی مع تصدیقات ازھرالہند دارالعلوم دیوبند وغیرہ،از مفتی سید نجم الحسن امروہوی صاحب مدظلہم دارالافتاء جامعہ یاسین القرآن کراچی

۳۔ڈیجیٹل تصویراور ٹی وی چینل کے ذریعے تبلیغ ،از حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم دارالافتاء جامعہ خلفائے راشدین کراچی 03332117851

۴۔ٹی وی پر تبلیغ سے متعلق مدلل فتوی،ازشیخ الحدیث حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم

۵۔تصویر کی مختلف اقسام اور ہماری غفلت،ازشیخ الحدیث حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم

۶۔چارمسائل از،شیخ الحدیث حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم

۷۔شعاعی تصویر کی حقیقت اور شرعی حیثیت ،ازشیخ الحدیث مفتی کمال الدین المسترشد صاحب مدظلہم جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم کراچی

۸۔کیمرہ،ٹی وی اور ویڈیو کی تصاویر علماء عرب کی نظر میں ،از مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی صاحب مدظلہم بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور

۹۔ٹی وی اسلامی نقطۂ نظر سے ازمصنف حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی مدظلہم

۱۰۔ٹی وی اور ویڈیو کی تصویر ازمصنف حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی مدظلہم

۱۱۔کیوٹی وی کا شرعی حکم ازمصنف حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی مدظلہم

۱۲۔حرمت تصویر علمائے عرب وعجم کے فتاوی ازمفتی شعیب اللہ مفتاحی مدظلہم

۱۳۔ ڈیجیٹل تصویر فنی وشرعی تجزیہ ازمفتی شعیب عالم صاحب مدظلہم دارالافتاء بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۔تصویر کی ممانعت،وعیدیں،مروجہ شکلیں اوراس سے بچنے کا طریقۂ کار،ازمفتی محمد سلمان زاہد مدظلہم

۱۵۔ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علمائے امت کی نظر میں،ازمؤلف مولانا فضل کریم صاحب دامت برکاتہم بانی ومہتمم دارالعلوم محمودیہ ٹوپی 03348478927

۱۶۔ٹی وی چینلز اور ویڈیو کے نقصانات،ازمفتی اعظم ہاشمی صاحب مدظلہم فیصل آباد 03017152002

۱۷۔ٹی وی اور ویڈیو کے شرعی احکام ازافضال احمد صاحب حفظہ اللہ

۱۸۔ٹی وی نے کیا کیا رنگ دکھائے ازمولانا محمد صابر صفدر صاحب حفظہ اللہ

۱۹۔تنبیہ العلماء والاتقیاء ازابوعلی معاویہ صاحب حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Wifaq - ul - Madaris - al - Arabia, Pakistan. — **وفاق المدارس العربیہ پاکستان**

فون نمبر: 061 - 6514525- 6514526-27
فیکس نمبر: 061 - 6539485

مرکزی دفتر، گارڈن ٹاؤن، شیر شاہ روڈ ملتان۔

Ref.No. WFQ-2018-010 — الرقم و ف ۲۰۱۸/۰۱۰
Dated 16-04-2018 — التاریخ ۲۹-۷-۱۴۳۹ھ

محترم جناب مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب حفظہ اللہ

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گوش گزار کروانا یہ مقصود تھا کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے بے مثال امتحانی نظم کی بہتری کے لیے آپ سمیت تمام ذمہ داران کی خدمات قابل قدر اور لائق تحسین ہے، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

البتہ سالانہ امتحان کی رپورٹنگ کے حوالے سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ وفاق کے مختلف امتحانی مراکز میں طلبہ اور نگرانوں کی تصاویر اور مووی بنا کر میڈیا پر عام کی گئی ہیں۔ واضح رہے کہ وفاق المدارس کے قیام سے لے آج تک تمام اکابر کا بالعموم متفقہ موقف رہا ہے کہ تصویر سازی، فوٹو گرافی اور مووی کا کوئی بھی عمل شرعی لحاظ سے درست نہیں ہے۔

لہٰذا وفاق کے امتحانی مراکز اور دیگر اجتماعات کو تصویر سازی اور فوٹو گرافی سے محفوظ رکھنے کو یقینی بنایا جائے اور فوری طور پر تمام ماتحت ذمہ داروں کو اس ضروری امر کی اطلاع بھی کر دی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص سے خدمت کی توفیق عطا فرمائیں۔

(ڈاکٹر) عبد الرزاق اسکندر

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

Email:wifaqulmadaris@gmial.com web:www.wifaqulmadaris.org

مکتبہ حیدر کراچی اینڈ خوشبو محل تبلیغی مرکز تلہ گنگ (چکوال)

0323-3505211